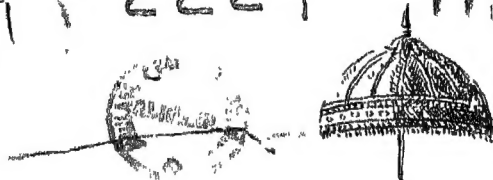


بسم الله الرحمن الرحيم

تبریک مبارک مصطفی و یوان نزد سلطان بن ... خاقان ابن الخا خا

۱۱۲۰ ۳۷۷۷ ۳۷۷۷ ۳۷۷۷ ۳۷۷۷

۲۰۰۰



شرف محمد علی و یوان بن محمد ... مبارک حضرت ... مبارک

... مبارک ... مبارک ... مبارک ... مبارک ... مبارک

تیری الفت میں ہر سلاکو رتبہ ہی گدہ کا

لگی ہو چوٹ جسکو عشق کی باتو میں اپنی تو

نہ مثل مہر تابان ہی نہ شعلی سی مطابق ہی

بھار خسار پر جب اشک چشم زاریوں کی

ہر بین داغ جنون کیونکر نہ جسم زار کی اوپر

قفس میں بند ہوں بنی بال پر یوں مہر چمکا

بتا دوں میں عشق پاک میں دنگر و نگو

شہید نامہ عشوق پر پچھڑا ہوا عاشق

کراؤنگا درجا نامو گسر گسر کی دربان کا

سوا تیری کسی زمین ہی دعویٰ خدا کا

زبان فی خاصہ پیدا کیا ہی موسیٰ کا

نیا انداز ہی محبوب کی رنگ طاسی کا

صد فکو غم ہی ای بھر کرم دہ کی جد کا

نہایت رشک ہی ہونہو نیہستی کی رسا کا

سبب ہی کونسا بیتا داب میری رہا کا

پڑی حبس میں کافر میں ہجرت اپار سائی کا

بڑا رتبہ ہوا ای محتسب دروختا کا

دکھا دوں گا یہ گسر گسر کی غلام حبیبہ کا

<p>وہ چو کڑی ہی بھول گیا دشتِ کمرین</p> <p>ہر ہر قدم پہ بھوکریں کہتا ہی روز و</p> <p>ہجرت کی پاؤں ٹوٹ چکی دشتِ کمرین</p> <p>مشتوق وہ ہی اکہی مضمون وہی ایک</p>	<p>ہاتھوں سی پاؤں ٹوٹ چکا ہی غزال کا</p> <p>کبکِ درسی غلام ہوا تیری چال کا</p> <p>کچھ ڈول ڈالا آج تو مہنی وصال کا</p> <p>دیوان اکہ بنا چکا میں اپنی حال کا</p>
<p>عقبتی مین ہوش</p> <p>دیوی جواب قہر مین پورا سوال کا</p>	<p>بغلیکین بجا رہیں</p>
<p>آہوتی ملاز کیا مجھ کو گالیجا بیکجا</p> <p>ناتہ اعمال پر امتد ہو گا مہربان</p> <p>ہاتھ خالی نرم افسون میں بجا بیکجا کہی</p>	<p>شوقِ وصل آہی مری خط کو اور ایجا بیکجا</p> <p>جب بغلیں داب کر اپنا کہا لیجا بیکجا</p> <p>زہر تھوڑا سا پتی زلفِ دو تالیجا بیکجا</p>

<p>کیا ہو اگر پیچ میں لٹوئی یہ دل آگیا استخوانی در وقت مرگی ہی چیتا بن جامہ عریان نہایا ہی عبث عشاق کو آہوان فکر کا ہونے نہ شب میں سپا کافر و دیندار کی ملت سی کچھ آیات تہ</p>	<p>عاشق مسموم اپنا خون بھالیا نیگا دیکھی مرقد سی اگر اب ہمالیا نیگا کیا کلاہ مہر تک ای خوش قبایلیا نیگا بہیر یا بگل میں اب مجھ کو اٹھالیا نیگا تیری در تک ایصنم مجھ کو خدالیا نیگا</p>
<p>کہندی ای اتریہ دیوان کتبت کا تمام چوڑ جائیگا اسی سجا ویا لیا نیگا</p>	
<p>مری زبان سی پوچھو مر محبت کا پڑا ہی پاؤں میں اب سلسلا محبت کا</p>	<p>شعر کتاب خوانسی سن لو کلا محبت کا براہمارا ہوا ہو بھلا محبت کا</p>



عجیب حسری یہ ماجرہ محبت کا

جمال صاف کی موسیٰ کو تاب کب آئے

ہر ایک در پہ ہی کر دشمن میرا کاشتم

نعیب فتح کسی ہو ملی شکست کسی

نہ سیم وزیر کی ہی حاجت نہ کچھ حکومت کی

تیرا کرتی پین ہم گھل کی چار یاروں پر

ولی وصی و رسول بنی و پغیشبر

بلا سی اس شب تیرہ مین چن تو ہو گا

مری یہ نام جو زن رہا محبت کا

جو دیکھتی تو ہی طالب خدا محبت کا

وہ شاہ حسن ہوا یہ گدا محبت کا

تنگ حسن سی ہی سامنا محبت کا

اُو گال دی کی دیا خون بھا محبت کا

لیا جو نام فلا بر ملا محبت کا

خدا ملک تو ملا آشنا محبت کا

اسیر زلف ہو مین بیتلا محبت کا

کہ ہری جاتا تھا یہ کیا ہوا فوس



خدا چای ہو اسامت محبت کا

زمن و کور ہو ارشک مسیا اوٹھ جا شعر
وہ و دل تو فی عبت میرا چہا یا اوٹھ جا

ایک نکتہ ہی مری دل کا ناما اوٹھ جا
بخیر روز کہا کرتا ہوں اوٹھ جا اوٹھ جا

سرو گز گئی نجلت سی عجب گل توتیہ
قد و بالائی ہو این تہ و بالا اوٹھ جا

انہر زار کو مجنون کی ملی ہی جا کیہ

انکہہ شرمائیگی اسی غیرت لیا اوٹھ جا

عارض صاف ترار شک قزو کیہ لیا شعر
جانسی اگیتی حب ایک خط و کیہ لیا

چشم و ابرو سی چا تا ہوں بہت لکوتین
کیا کروں نیرہ مرگان فی جگہ و کیہ لیا

بیچی گایہ جو ابر نہ چہتی کاہر گز
وز مضمون فی مری بیت کاہر و کیہ لیا



اب نہ کچھ ہو کا ان آ ہو کا اثر دیکھ لیا	نہ جلا خانہ صیتا دن کل مر جیاست
کیون جی کیون منع کئی پرہی دسر دیکھ لیا	توہی اسکا تمانچی سی نہیں دیون جواب
آج ہم باندھتی ہیں موی کر دیکھ لیا	نہ ملی وہ نہ ملی وہ جو ملی مل ہی گئی
دونی وحشت ہوئی وہ ماہ چین یاد کیا	
آزار فی کیون دوسر دیکھ لیا	
یا وغیر ونسی بدنی ہکو فراموش کیا	تا جکی کیکہ کی صورت بھی خاموش کیا
انکھوں کی دوڑی دیکھا کر بھی بیوش کیا	مختب کو بھی مری یار فی منوش کیا
شکر ہی شکر کیا خوب بکدوش کیا	خون بجائیسی مری ہاتھ لگا کیا تحکو
اپنی شمع کی صورت بھی خاموش کیا	ایسا پروانہ ہون جلکر ہی صد آئینے



کاشکاش مین کمانداری چنپای تیر	کانکو دهاپ لیا و لکونبا گوش کیش
مخلونین مین پت جا و نگایه یا کو	خون فی میری تن زار مین ب خوش کیش
کیفیت چشم کی وونی هوئی سجان آ	مجلو بیوش کیا آپ کو خاموش کیش
کوتی محرو تو کبھی خون کا بد لایکا	
مجمهره اسر کا جگر خوش کیش	
تو ہی گر غیرت لیا تو یہ مخنون تیرا	سر و باغی تو ہمارا تہ موزون تیرا
پچ وی دیکھی بلا میں ہمیں والا تو نے	سحری سحری یہ کیوئی شبگون تیرا
یہین اعجاز کیا واہ مسیحای جهان	پہ بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا
مجھی ڈرگتای ایجان بدل حامی مزاج	حال کچھ ہوتا ہی ہر روز و گر کون تیرا



کچھ بہر و سانبہن ای کنبہ گردون تیرا	تازین ساتھ بنائیکا یقین ہی محکو
اسکا محسن جو ہوا تو تو یہ مفتون تیرا	ارتباط دل عشق کو دیکھو اسی عشق
مصرع مطلع اول بی مین اُستہی ہسپا	
تو ہی کر غیرت لیلی تو یہ مجنون تیرا	
خط پڑھیکا کون اگر نامہ بر ہو جائیکا	صفت مضمون یہ نو تر ہو جائیکا
کاٹکا بندہ اگر عالی گھر ہو جائیکا	ریشک کی ماری زمر و کہاٹیکا ہیر کائیک
مطلع عالی مرا سو رجب کر ہو جائیکا	پد یو کی کٹڑیوسی دیک سینه گرم ہے
ہی یقین یو ار پر دیکھی تو در ہو جائیکا	سحر کاری ختم ہی اس عاشق جانبار پر
مصرع دیوان ہمارا تاج سحر ہو جائیکا	تخت مضمون پر جو زمین ہو وہ شاہ حسین

ایسی ہی مثنوین کچھ وصف کر ہو جائیگا

رات بہرین خط قرآن سر بسر ہو جائیگا

شعر ترسی نام اپنا بیشتر ہو جائیگا

کہتی کہتی مشق ہی کچھ بڑھ گئی ہی فکری

شام کیسویں پہنچا ہونین قریب وی یا

خوب ہی مجھ سوختہ کو شغل شعر و شاعری

شغل شعر و شاعری رہنمای ان روز بہت

نام ہی آخر تہا را بیشتر ہو جائیگا

پای وحشی سی بیابان عمر بہر کہنکا کیا

ناک کا تنکا ہماری آنکھ میں کہنکا کیا

خضر ہی آیا تو میری راہ میں بہنکا کیا

ہاتھ و نڈی بن گئی پردا چہرہ کھٹ کا کیا

خضر اس دشت جنونین چار سو بہنکا کیا

گانگی بلی سی دل چہد چہد گیا ای لالہ رو

رہنما ہو جایا دشت عدم میں فکری

کیا کہوں کس نازسی او کو سلا یا رات بہر



میری بازو دھر کھینچی دار بانوں نی ہن

صبح ہوتی ہوتی اس نو شاہ پر اب کیا بنی

کیا کہوں شہر کیا اپنی بلاؤں سی میں آپ

اس بہری مٹلین بہی ماروں طمانچی آگے

جب رو پہلا چوٹیں موباف والا یار فی

غیر کی آواز سنکر ڈر سی وس حجاب سے

بیچ دی دیکھی بنایا کیسوی شہ تاب کو

ایسی تھنچی ہی میں کیا تزدون فرمائی

من نہا یا چہرہ معشوق سا پہن میں کبھی

تنگ کر دے دروازی پراو سی جو چو کہت کا کیا

پہر عروس شب فی پردہ اوستی کہو گھٹ کا

چار میں جیت کر ہاتھوں کی چٹ چٹ کا کیا

صبح کو پھر تذکرہ راتوں کی کہت پٹ کا کیا

کر مک شہاب ساز لفون میں ل ل کا کیا

کیا کہیں ہم آن پڑتی پاس آہٹ کا کیا

مار زلف یار شب بہر کان پر س کا کیا

فکر مضمون کو کر کا یار کی پٹکا کیا

رات بہر مار سیہ زلفوں میں نہ پٹکا کیا

شترکین ہو کر پری سب اوسکی گھر سی مرا
گالیان شب بھر ملین موقع جو کہت چکا کیا

چھو لیا اُس سرنی جسم صاف غصہ گیا

اوتنا جامہ پہاڑ والا ہاتھ ہی چھینکا کیا

جوشکو بام پہ وہ ماہ بیفتا بیا
نہ انکھ چار ہوئی اس قدر حجاب آیا

خمار بڑھ گیا جب ساغر شراب آیا
مجھی یقین ہوا دلین آفتاب آیا

دل برشتہ مجھی عاشقوں کا یا د آیا
جو بزم می میں مری سامنی کباب آیا

بھلا سلائیگا کیا مجھ کو کوئی قصہ خوان
سلا یا پہلی کہانی کو بھی خواب آیا

کچھ ایسی اوس پڑی نام کو بھی غم ملا
چمن میں رات کو کیا رشک آفتاب آیا

گلاس توڑ نہ ڈالی صراحی چور نہ ہو
الہی خیر ہو وہ مست بی حجاب آیا



ہزار مکہ بہارات کا جواب آیا	خدا بچاتی کرو گناہ اب سوال دگر
حسینو چو کو خدا بر سر حساب آیا	کہاں تک یہ خدا اور کہاں تک تیرا
شراب بہہ گئی اور سنا غر پر آب آیا	عجیب نیک طبیعت تھی زندہ سر کے
گلاس صاف کی جاسا غر حساب آیا	وہ ناتوان ہو نہیں سکتا زمانہ میں
شکار کہیلنی صیاد کا حساب آیا	ابھی خیر ہو جگہوں کی باغ عالم میں
سیاہ کیسو ونسی دلمین پیچ و تاب آیا	شعاع رخساری چلی چشم غم سی صید ہوئی
کہ پیشوائیسی کہوڑیکو اضطراب آیا	عجیب طرح کا وہ شہسوار عالم میں
خزان چمن سی گیتی عالم شباب آیا	اکڑتی پہرتی ہیں صیاد باغ عالم میں
ضعیفی ہستی ہی کیوں نہم حساب آیا	سیاہ بال جوانی میں رنگ دیتی تھی

بہ نکی و سہلی ہر جادی نمایاں ہے

زمین کہتی ہی مریسی یہ عذاب آیا

ہر ایک آرزوں رہ گئی زمانی مین

ہر ایک ہوس کو زمین مین میں جا کی داب آیا

نہ دوری مین رہا گر تخلص نہ ہی

پیو پیو اسی پہ ساعینہ گلاب آیا

اچکی زلف سیہ نی سانپ اندھا کر دیا

میری آہ دل فی گیسو تیرا کالا کر دیا

گہری گہری اشکونی صحنہ کو دریا کر دیا

سو کھی سو کھی آہو نسی دریا کو صحر کر دیا

اور کیا اعجاز لیگا اسی سیحانی زمان

سیمپون مین انگہ کی موتی تو پند کر دیا

اب دیدہ بیا کا عالم کہل گیا اسی مہر وں

نور او سپر پڑ گیا چرک پا کر دیا

کون ڈھونڈ ہی کون اسکی جستجو مین ہو سزا

ہمنی مضمون کم کو آپ غمت کر دیا



پاؤں رکھ کر سنگ کو روئی کا گالا کر دیا	ختم ہی اسی نازین تجھ پر نراکت واہ واہ
یہ نیچے لیکر سر وہی دار مالا کر دیا	واہ اہی ترکِ جہان تو قاتلِ عالم ہوا
یہ کیا قیامت اس خدائی قد و بالا کر دیا	بہن کتنی دلیر امیدِ روزِ فردا اب نہیں
پوس کے ڈوروں نے اونیونی کو لاکر دیا	بزمِ مینو شائین دونی قد اب بے جاگی
<p>عشقِ بت موقوف کر رہیں ابوشکر</p> <p>جالیکی کرتی فی اب آنکھوں میں جالا کر دیا</p>	
یقین ہی ایک نظر و کئی دل کڑھتی ہو بلبل کا	نیا انداز ہی اسی باغبانوں باغ میں گل کا
حشرِ شیم سہیا جال پہلا ہی یہ سبزل کا	سبز گنچ مار زلف پہی بل کہا یا کرتی ہیں
پڑا ہی لٹپٹی دستا پر پہی دغ کا کل کا	کچھ جوری چو نیو فسی تازیانی کیوں لگاتی



رقیبِ روسیہ یارِ نندان تو دلیوگی	قناعتِ سب پر کر کی مزا چکنا تو گل کا
کرن سوچ کی جلتی ہی رخِ مہتابِ تہنیا	نہ و خور کو جلتا ہی تیرا عالمِ تحسین کا
تمامِ عشق میں کب خانیگی تنگ تنی	اوتھہ ہی لال اب نہیں موقعِ زرا بھر و تحمل کا
بلدا ہی کہی اتر کو غیر و نکو اوتھتا ہی	
سناتا ہی کہی قمِ شمعِ کھین موقعِ ہی قتل کا	
لجیائی سی ماز کہ ہی ایجان بدن تیرا	اب چھو نہیں سکتی ہم پھولا یہ چمن تیرا
اتھین تری زگر کس میں خسار تری گلین	چٹو اتا ہی ہو نہونکو سبِ ذوق تیرا
ناخن تری سوچ میں اور چاند تہنلی ہی	آئینہ خود رو ہی شفاف بدن تیرا
و ندان تری موتی میں خوشید ساداتھا	دُھر جڑتی ہیں باتو میں اب ہی دھن تیرا



حصہ میں لگا سیکے یہ ملک میں تیرا	عاشق لبِ نگیں کی بوسونپہ ہوئی مائل
کچھ پاس نہیں کرتا یہ سمن تیرا	ایذا ہی عبت قدسی باغی ہو گلشن میں
<p>اوستی بھی نفرت ہی غیر ونسی محبت ہی</p> <p>کب بجائیں گے سر کو ایجان چلن تیرا</p>	
شعر گوئی سی سیری خاقانی شہ باجائیں گے	میں تو ہوں سلطانِ مضمون مجھی کیا جائیں گے
میں جہان جاؤنگا میری ساتھ ویرا جائیں گے	مخلو نکوٹلو توں کورو کی پانی کرید
موتی بچ جاؤنگا گہر میں جو تو آجائیں گے	ای میسائی زمان بیمار کی تدبیر کر
آج کل کوچہ سی عاشق کا بھی مروا جائیں گے	بام کی اوپر چہرہ کھٹ فی عجب عالم کیا
دست و پائی عشق سی و امان صحر ا جائیں گے	خار خار غمسی بڑہ جاوگی عزت نہی یاد



کوہ و صحرا جل گئی کس سوختہ فی آہ یکے

آہ احراب کہلا اسی یا تو مجنون ہوا

درد و غم عاشقِ خود کشتہ کا سامان ہوگا

لبِ شیر لبِ زخم سی خندان ہوگا

پہرہ چولی نہ گریبانِ دامن ہوگا

گلشنِ دہر میری آہ سی ویران ہوگا

منتین کرتا ہوں اس جانبہ احسان ہوگا

نختِ دلی میری تربت پہ چرمان ہوگا

رتبہ شاہ و کد اختر میں یکساں ہوگا

شعر

دہنِ تنغسی بوسہ کی عوض چوٹ کرو

فصل گلین نہ لیکھا کہسی دہجی کا پتا

مخپلین ہوڑ کی بیا کینکی حسیناں جان

جانکی جان نہی لیچک کین اسجان جان

کم نہیں مہر سی کچہ روشنی داغ جگر

حسن خود رفتہ پہ مغرور نہ ہو قاتل دہر



سندِ حسنِ فریب ہی تجھی رشکِ پری	افسرِ عشق میرا تاجِ سلیمان ہو گا
زہر کہا جائیگی دنیا میں حسناںِ جهان	کیسوی یار اگر رخ یہ پریشان ہو گا
پھر کیا سہر طلبِ وصل سی آچہ	
سُن چکی سُن چکی صاحب وہی سلمان ہو گا	
بہ سفر خالی چلی کیا عید میں غم ہو گیا	عشرۂ ذی الحج میں ماتم تہا محرم ہو گیا
کس سلیمانِ جہانسی سکتہ الفت ملا	کو نسا جاری زبان پر اسمِ اعظم ہو گیا
ورگزر حیاتِ اس وحشی سی اس میں نہمین	دام میں یہ دبدم آیا تو بنیدم ہو گیا
نوبتِ فتح و ظفر سی سینہ کو ٹنگی رقیب	اب لوانی عشقِ فوجِ حسن پر خم ہو گیا
حرفِ سکتہ کی طرح میں خائز میں ہوا	کیا مٹی کا داغِ دل یہ نقشِ خاتم ہو گیا



کیون ورتاهای او بر کرای جهان پریال

انتخاب وهری بد لایهین پرمل گیا

طعمه زراغ و زغن هونگی حسینان جهان

پهر خیال زلفت مین وراغ ول سونما گئی

بنیصبی میری جاتیگی نه روز شترک

عشق معشوق حقیقی مین اهی شاه حسن

کوهر مرو تکی پنچ جانیگی هم ای جفا

کیون میناهای بهار نام رستم هو گیا

صورت غم مجسی هی مین جرت غم هو گیا

خم کف زریز مین فی سا ایک جم هو گیا

مشک کامر هم میری زخمو کامر هم هو گیا

جام شهید صاف اگر هاتیه مین هم هو گیا

ایک که اادنی سا ابراسیم او هم هو گیا

آب اس چاه و قن کا آب مرم هو گیا

کونسی بد خواه فی انور انمین بهکا دیا

آنا جان آج کل او نکا بهت کم هو گیا



رفیقہ رفیقہ ہنس اب وصفِ کمرہ بنی لگا	شعر نخل قامت پہر ہمارہ بنی ٹمر ہونی لگا
پہنہ گئی دنیا ی رہن مین ہزاروں لگا	بنی خبر تھکے عبت خوف و خطر ہونی لگا
ویکھ لیا پھر گلی سی اس چہری کی تیریا	پہر تہی مرغِ محروم سہ ہونی لگا
قائلِ حسنِ بُستان کیونکر نہوسا راہیان	مذکرہ صورت کا صاحبِ بدر ہونی لگا
ریشک کی ماری زمرہ و خاکین ملجا تہیکا	کا نکاسنہ یہی اب عالی گہر ہونی لگا
کیونگی کیون پر گالیاں کہاں کی صوت بن گئی	لطفِ غیر و پیر میری پیش نظر ہونی لگا
نفسگوئی عشق سی کیا جا بجا رسوا ہوئی	مذکرہ میرا تھرا اور بدز ہونی لگا

کب رُکی لڑکی تیج ابروی جانان کی چو

سامنی تلواری دل بی سپر ہونی لگا



گلوش می نوشی مین سونیکا جو بالا دیکها	اشر	جلوه حسن صنم بمنی دو بالا دیکها
عارض سُرخی پری چهره په کا لا دیکها		شب کو بمنی اشر زلف چلیپا دیکها
سرو یاد آیا جو اوسکا قد و بالا دیکها		یا قیامت یہ قہی بمنی دو بالا دیکها
چاند کو بمنی رخ زخم یہ بالا دیکها		قالتا آج تو اس زخم کو آلا دیکها
روی فرقت مین تو ہم بھی کہ دیا دیکها		آه ان آنوسی گلشن کو بھی صحر دیکها
مروید این شجاعت کو صف آرا دیکها		جدھر و تیر و کمان خنجر زیبا دیکها
برق رخسار کا سینہ نہ شرار دیکها		اگلی چوٹ زکی دلو کرار دیکها
گلشن بہر مین اوسکا قد و بالا دیکها		سرو آزاد چمن بمنی دو بار دیکها
عارض زرب زپہ یہ جو گئی آنسو سُرخی		رباط و اسلوب بہار اور خرا کا دیکها

نہ کوئی معجزہ دیکھانہ کرامت پائی	ہمین زندہ کیا قاصد کو مسجا و کیسا
----------------------------------	-----------------------------------

نہ ملی پر نہ ملی تہی طبیعت صاحب

دلِ اختر فی بہت لطف مدارا کیسا

بہم حضور تخت گلزار ہو گیا	ہم اشعر	داعوئی بندہ دیکھتی زردار ہو گیا
---------------------------	---------	---------------------------------

آہوئی جسم زار شرابار ہو گیا	بھلی سی دل لگا تو اثر پاز ہو گیا
-----------------------------	----------------------------------

کافرا و ہرجو بستہ ز تار ہو گیا	بنن یہ بات سوچکی دیندار ہو گیا
--------------------------------	--------------------------------

جام شراب وصلی سرشار ہو گیا	کیا بی خبر کئی تہی خبر دار ہو گیا
----------------------------	-----------------------------------

جو او سکا چشم دلی طلبکار ہو گیا	پیشک خدا او سیکامہ دگار ہو گیا
---------------------------------	--------------------------------

سچ ہی کہ تو طبیب دل زار ہو گیا	بدہ یہ سن کی سن کا بیمار ہو گیا
--------------------------------	---------------------------------



کچھ دور و دہریوں میں جو دل از ہو گیا	ہر صبح و شام لیستہا ہی اگر خبر نہا
بندہ شروع عشق میں بیکار ہو گیا	بسکو خبر تزلزل حسنِ تباں کی ہے
دھوکے میں اپنی مایوسی تہیہ ہو گیا	محفل میں حال پوچھنے کی بلوایا کچھ
پلکوں کا بجالا اچکا تہیہ ہو گیا	سینہ سپر بنانا ہون میں دور و دور سے
جاؤا جی نبولوت دیا رہو گیا	ایک درہی بند لاکھ کھلی ہیں جہان میں
سو تار ہو گار لف سیہ مار ہو گیا	نمکن نہیں کہ جان بچی پیچ و تاب میں
گہرا چکا معاف ہو بازار ہو گیا	ایک آیا ایک اوٹھہ کیا ایک بیٹھا ایک کھڑا
ترکِ محبت میں معشوق ہو چکے	
اگر بھی اب تو عشق سی بیزار ہو گیا	



شروع حسن کا یار اک تمانہ ہوا	اشعر	فراق یار بھی موت کا جہانہ ہوا
بنامہی مصرعہ دیوان ہمارا نو داما		عروس فکر معانی کو پہر جہانہ ہوا
شکم کمان کا خالی ہوا محنت سی		پلک کا تیر بنا اور دل نشانہ ہوا
وہ میرزا نسل انکلی دوری میں کہی		گلوں شیشہ مہر فلک چکانہ ہوا
کہی نہ پنجہ شل سی کہلی گایعت		کہا کارلف میں پیدا یہ شاخسانہ ہوا
شعاع رخی در و بام ہو گئی روشن		شمال آئینہ میرا غریب جہانہ ہوا
چپانہ مرکب ہی لسی خیال الفت بت		ہین تو آخری قسمت ہی آمانہ ہوا
پساہی جاتا ہی نکمین صورتوں پر دل		زبان زخم جگر کو مرہ چکسانہ ہوا
نہ آپ لفت سی کمانہ خال حسن چپا		میری نصیبو ہین ایسا ہی آب دانہ ہوا

اب اپنی دلوں پر یرو کوئین ہیکانہ ہوا		کبھی اسیرِ ذوق اور گاہِ قید تھی رخ
	زبانِ غیر سی پڑ ہو اسی عاشقانہ غزل	
پندرہ دن سرکشی کر کی بہت حاصل ہوا گلشنِ پھر سب پہ تلخی قاتل ہوا آئینہ میں بالِ ڈالی اسی کیا حاصل ہوا پانچواں عشقِ صنم غصہ میں کیا حاصل ہوا ماہی بی آب کی مانند دل بسل ہوا	ہر	فنِ عشقِ ماہ میں اب بدر بھی کامل ہوا پھر جو زبانِ چمکی ہو گی قتل میں جہا شکار کر کی گیسو رخسار و نہ کیون بکھرا چار چہرین بانسی انسان میں یہ کیا ہوا آبِ دندان جو ہر کجاہب بھی مایو گیا
	اوسکو عزائی نہیں میری برابر دوسرا	





تیغ ابروی دل اختر بھی اب کہاں ملے

چاکِ دامن سی ملا چاکِ گریبان اپنا

فکرِ دزدانی جو دیوانہاں میں پھرتے

حقانیکو مناسب نہیں یہ زندگان

کانپ جاتا ہوں جنتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں

سرو قدیا درخ یارسی کہل جاتی ہیں

سرو مہری نگر و گرم کر و پہلو بھی

جگہ ہار تہا ہی ان وزون مضامین کا ہے

لاکھ صورتی اسی وزین سمجھتا ہوں

اگلی اب دیکھنی کیا ہو سرو سلمان اپنا

پس کرتی ہیں بہت لعل بدیشان اپنا

دل کہلائیگی بہت سیرگستان اپنا

دل لڑتا ہی بہت بہرستان اپنا

صرصر غمسی خزان ہی خیمستان اپنا

کیا یو میں گزریگا ایجان رستان اپنا

طاہر شمس پراور تہا ہی پرستان اپنا

اب نہیں ماننا اپنی دل تالان اپنا

صید تیر سر مزگا کا جو تا ہی خیال

مین تو سر وار شہیدانِ جهانِ قاتل

و دوسری نہیں جگہ پت وین جاتی ہم

تا کہین رہتی ہیں روزِ بیانِ سیتا

اسی گلزار کیا اوس میں بہری ہر گانی

و نیکی پہوئی گی یہ جاتیگی جل جاتیگی

پاؤن پھیلا نیکو دیا نہیں تھوڑی سی

بوسنی اوصحف عارض کی اشارہ یہ

چاندنی مین یہ خورشید کل آتی گا

لوٹ جاتی ہی وین یہ دل بیان اپنا

پاس کرتا ہی بہت کج شہیدان اپنا

نہ ملا پر غلا آپسی و زمان اپنا

کم نہیں مہر سی ہرگز دل سوزان اپنا

کیون نہ ماح رہی باغ و بیابان اپنا

سر دہنا کرتی ہی پر شمع شہستان اپنا

کیا برا نام کیا کنسید گردان اپنا

جسکا جی چاہی پڑی قف ہی قرآن اپنا

منہ دیکھا مانہ اوسی ای نہ تابان اپنا

زند مشرب کا کذر ہوتا ہی چپ چاپ ہیں	دین پوشین کرین گبر و مسلمان اپنا
افسرداغ جنون تحت بیابان پہ ملا	دھنپ گیا تاج الم سی سر عیان اپنا
باغبان توڑ نہ لی چونچ نہ بیل کی لگی	ایتو پوشیدہ کر وسیع تمدان اپنا
یوسف دہری تو اور مہ کنگان ہی تو	ای غیز آج تو دی چادر تمدان اپنا
خاک چہانی ہی بہت شک سی گلزار بہن	
از زار کہان ہی گل خندان اپنا	
دل زار کو رشک بہار کیا تھی کہہ پھیلا الم نہ ہوا	رخ یار شمال ہزار کیا نہیں باقی کوئی جو تہ نہ ہوا
یہ خزانہ ہی اہ اتر کو میری مانور تو رشک کو میری	ملا کو سنا داغ جگر کو میری جو لہجہ بجا ہی نہ ہوا
جو غمی تھی گدائی افق ہی جو فیر تھی حسن طاق	پیر می پیر پہ کہ شاق ہی لایرین سکا الم نہ ہوا



<p>دل زار جو عشق میں اربو انہیں اسی نیکی خبر پہی</p>	<p>رہا دیر ہی میں ی بے ی بے میں اکبھی انکی شیخ نہ ہوا</p>
<p>تن زار کو عشق کا داغ دیا میری لکی پہنی کو باغ دیا</p>	<p>مجھی تم میں جام الماع دیا میری حلنی کا بجکوا الم نہ ہوا</p>
<p>پہری مرغ سحر کی کلیہ چلی ہیں آتی قضا پہی تو پہری</p>	<p>پہچیا و گار از حقنی مری یا رکا مجھ پہ کر م نہ ہوا</p>
<p>میرنی نہ میں بان نہیں شکر خداست قابل کہ یہی خال مرا</p>	<p>بڑی آپکی دیکھتی جو ر و جوا و تم جو قدیم تھا کم نہ ہوا</p>
<p>کبھی سر کو جو چنانہ کرتی تھی ہم سو وہاں اترتی یہ قدیم</p>	<p>رتی سر کی قسم تری پاکی قسم کسی کی لگی یہ تم نہ ہوا</p>
<p>دل و جان فی اتہا جو تجھ پہی صنم گیا عشق میں مسوئی</p>	<p>بھلا اور کا شکوہ کیا کہین ہم مری کا بجکوا یہی غم نہ ہوا</p>
<p>کتاب زار تو بند وہاں نہیں میں تو قابل شعر زبان</p>	
<p>اوٹھی مری پیس کسی گیتان تی لپہ پہی کیا کیا الم نہ ہوا</p>	
<p>وہل میں دیکھتے پھر ان فی آخر کام تمام کیا</p>	<p>یا وہیں قد کی امین کہچین دار پہ جاکی تمام کیا</p>



عشورہ و عمرہ و ناز و دشتی چستی و چالاک	بہنی ملکہ دیکھ چکی آغاز کا کیا انجام کیا
کس بلبل کی دلوں جلا یا کونسی بیکل کلی ہوئی	اتنی دیر رہی گلشن میں بول کیا کیا کام کیا
مختل عشق میں خوب بنایا سامان بخوار کیا و	شیشہ میری دلوں بنایا شہم کو اپنی جام کیا
وصلی خوش کرد و انتہ کو دل اربہ کا الم میں پہا	
تیر مرزہ دکھلا کی اوس وحشی کو تنہی رام کیا	
ہر موی بدن زلف گرہ گیر میں اولیہا	پہرہ سی جو نکلا تو شبِ قیر میں اولیہا
جی چاہا کہ مضمون کی بلاتین و دین لی لون	کلب سرِ انجشت جو تحریر میں اولیہا
پھر روشنی طبع رسا اپنی بڑھی سیگے	پھر شمع کا سر آئی گلگیر میں اولیہا
پھر دل نی مری سلسلہ جناب کیا محکمو	غل پڑ گیا پھر زلف کی زنجیر میں اولیہا



نکاح کماؤنسی دل تیر میں اوجھا	بروسی نظر جا پڑی پلکوں پہ صنم کے
اس صحفِ ناطق کی میں تفسیر میں اوجھا	وصفِ خط و عارض میں بان کہل نہیں سکتی
رومال جو شمشیر کا شمشیر میں اوجھا	پہنچا کی دہن ل نی لیا تیغ کا بوسہ
تیری غزلوں پہ ہلالی پہی حد ایسے	
فرہاد بھی شیرینیِ تقریر میں اوجھا	
خط بھی پڑی کیا اور دل پہی ابر توڑا	طفلِ مکتبِ نئی سیر مرغِ منور توڑا
میری گردن پہ نہ جلاؤنی خنجر توڑا	سخت جانینی نہ تلو اور پہنی عاری آئی
دیکھ لی ایک فی جا کر دُخِ سیر توڑا	مامِ حیدر بنی ابھی در کو او کہاڑوں اُمت
پھیلیاں کانوئیں اور سینی کی اوپر توڑا	کیا فریب ہوا اوس سیم بد بکودا



<p>باغ عالم میں ملائحلِ محبت کا یہ پہل</p> <p>قابلِ صیدِ محبت نہ رہا مرغِ بدن</p> <p>روتی روتی جو زرا آنکھہ فی آنسو نہ وئی</p> <p>نیچ ابرو سی جگر کی ہوئی ٹکڑی ٹکڑی</p>	<p>یعنی اوس سیبِ سخندان کو جا کر توڑا</p> <p>دلِ نازک تو میرا تو فی سگر توڑا</p> <p>جنس کا ہو گیا ہر شہر میں گھر گھر توڑا</p> <p>تیر مرگان فی ہمارا تین لاعتہ توڑا</p>
<p>باغبانِ بہشتی بینِ آشہی کہلا جاتا ہی</p> <p>زقض کا لیتا ہی جب سروِ صنوبر توڑا</p>	
<p>چاک چاک اپنا گریبان نہوا تھا سو ہوا</p> <p>بخ تیرا آتشِ سوزان نہ ہوا تھا سو ہوا</p> <p>ابرِ مہیچہ کہی کریاں نہوا تھا سو ہوا</p>	<p>شعر وحشتِ دل کا جو سامان نہوا تھا سو ہوا</p> <p>دل میرا شمعِ شبتان نہوا تھا سو ہوا</p> <p>گھر کہی خاۓ زندان نہوا تھا سو ہوا</p>



چمن عشق بسیاران نهوا تها سو هوا	زخم دل خور و نمکدان نهوا تها سو هوا
ز رنگ رخ جانان نهوا تها سو هوا	دل کبھی طفل و بستان نهوا تها سو هوا
با خدا یرمین رهبان نهوا تها سو هوا	کافر عشق مسلمان نهوا تها سو هوا
بور جو گنبد گردان نهوا تها سو هوا	دل کبھی گنج شهیدان نهوا تها سو هوا
رخ انور سی من حیران نهوا تها سو هوا	کبھی ای زلف پریشان نهوا تها سو هوا
ظلم و جو زای شب بچران نهوا تها سو هوا	خانه کورین مہمان نهوا تها سو هوا
چشم انصافی طوفان نهوا تها سو هوا	
دل انجمستان نهوا تها سو هوا	
نور دل عقد ثریا میں جو پایا نیکیا	مرگیا بھر میں بہ داغ اوٹھایا نیکیا



عشق کا حرف کہی نہ ہی سنایا نگیا	جگر عاشق ولسوز جلایا نہ گیا
بہو کرین کہتا ہلا سنا کیونکر کرنا	پاؤں شل کبک کی تھی راہ میں ایانگیا
خوابِ خرگوش ہی غفلت میں پڑی میں قیہ	بخت بیدار کو عاشق کی سولایا نگیا
زہر پلوادیا زلفونسی پہوڑا کر مجھ کو	مجھی امرت کا نوالا ہی کہلایا نگیا
ہاتھ مل مل لیتی اوس فتنہ عالم فی آہ	عطرِ محبوبہ سی مجھ کو جو بسایا نگیا
جستی چوکا وہ مرا جسنہ پڑا پھی گیا	تیر مرگان کہی تو دیسہ لگایا نگیا
کیسی جلاوین بت میرا تو دل ناز کر ہی	مروہ گنگا میں ہی ہندو کا بیایا نگیا
کوچہ یار میں دھونڈا بہت اُس سیر منی	
ایسا کہو یا گیا دل میرا کہ پایا نہ گیا	

سجھتی ہیں جسی افلاک خانہ ہی میری دل کا ^{۱۰ شعر} لگا ہی دو رجا کر آشیان غم عنادل کا

رہا کرتا ہی ست فیض جاری ہمہ قاتل کا ^{۱۱ شعر} چھوڑا پرچہ پڑا بہت ہی کی ویسا بہت بل کا

رُپ اور بقیہ رسی ہی تیرے قتل میں اتنی ^{۱۲ شعر} پڑا ہی برق پر شاید کہ پر تو حالِ بسل کا

اور اوون مرغِ مضمون کو میں بے پر کر کی عالم میں ^{۱۳ شعر} دیکھا دو طالع مضمون میں عالم نیم بسل کا

بچاؤ کشتی تنِ نجبہ آتش سی او بہار وہی ^{۱۴ شعر} علی ابن ابی طالب پڑا ہی کامِ مکمل کا

عجب کیا زہد اتیری عبادت تیرے جو جا ^{۱۵ شعر} پڑا مثل کلام اللہ سپارہ میری دل کا

اواسی مار عالم کو نگہ سی قتل کر تکو ^{۱۶ شعر} دیکھا وہی قاتلِ مقتل میں سکو قص بسل کا

ہوا ہونِ دعا ادا کیا کہ اندھی ہو گئی نہر ^{۱۷ شعر} سدا دیا ہی دل عالم فروغِ ماہِ کامل کا

غور اس حسنِ پر حقا کر و ثم زینتِ تیا ^{۱۸ شعر} نہیں دیکھا کوئی عالم میں اس شکلِ شامِ ل کا

دہوین سی آو کی طیار لیلیا کی ہوئی محل	بنایا چاک دلسی مہنی پروا او سکی محل کا
فطاک بوسہ شیریں جو حسن خج کیا ہوگا	گناہان کبیرہ سی ہی کرنا و سائل کا
بہت نظر و بین اس لیلی شامل کی دریا ہو	پتا پو پچھا کر سی صحرا میں مجنون سخی ل کا
پری بطح عاشق ہی سیاہ جاں گیا کیونکر	سیاں کچھ کام ملا کا نہ ہی کچھ کام کامل کا
رہ کر جا ہی پہنچو نگا میں عین قتلین او تنگ	سیر کیا جاں گیا گر ہاتھ دکھی گا تو قاتل کا
میں شاق اجل ہوں کانگر دن تک میری ہی	دہان زخم خدائی کر و گنا شکرتا قاتل کا
امانت بہرہ سپاہی مخزون و غمگین ہے	
تہین کہو لو کی حیدر انکر عین ہشیگل کا	
کا لونپہ جو اوس یار کی بالائیں ہوتا	دنگو کسی ہتاب پہ بالائیں ہوتا



نیری قد و بالائی قیامت ہی دیکھائی	ہی کونسا دن دل تہ و بالا نہیں رہتا
ساعیر اکھ طرف جڑھا جائیں دم میں	مجھ زندگی ہاتھوئیں پایا نہیں رہتا
تیر کر یا نہ تہی میں مسایا	شاعر کی کہی آنکھ میں جا لا نہیں رہتا
اوجا تا ہی آہو نکا دھوان ایک ہو میں	نالان ہون زبان پر میری نا لا نہیں رہتا
کوڑی ہی نہیں پاس کٹاری جو بنائیں	قبضی میں سر وہی کاہی مالا نہیں رہتا
کیا منہ جو تری منہ ہی ہ منہ اپنا ملاوی	غیر کسی تیری منہ پہ دو شا لا نہیں رہتا

اگر فی جو کہینچا تو کھار کیا جلدی

چل دیا ہی چپ چاہنی والا نہیں رہتا

گلشن لسی جو نیلے سر لا کہیںچا	۲۴ شعر	داع پڑ پڑ گئی جبار کا نقشا کہیںچا
-------------------------------	--------	-----------------------------------



حسنِ یوسفِ فی اگر عشق ز لیا کہیں چا

گا و دم آہ جو کی سرو کا دہو کا پایا

کیا نظر پر گئی تیری رخ تابا کی جہلک

ہنسو بیوش ازل ہیں نکھو کچھ نہ کہو

بات جو منہ ہی کہا کجی پوری ہی ہو

آئینہ بن گیا حیران کہلی سب قلعی

ہنی گیا آنسو و نکو خو فی غیر و نکلی من

ید بیضا کا ملا ہاتھ کو اوس کی ترسمہ

صورتِ ابر تک ہی رخ روشن تھا

شوقِ مجنون فی سر پر وہ لیا کہیں چا

بجھی ہم مہنی تیار کا نقشا کہیں چا

اہ فی منہ یہ یہ کیوں ابر کا پردہ کہیں چا

زہر مار سر محبوب کا سار کہیں چا

سار دل ٹوٹ گیا اپنی آوہا کہیں چا

کفِ پانی تری حسن ید بیضا کہیں چا

ابر کی طرحی ان لکھنوی دریا کہیں چا

میری معشوق کا مانی فی کفِ پانچا

ماہ پر قدرتِ اسد فی ہا کہیں چا

طیش و لنی او هر ولسی شرار کهنیچا		برق حسن اکی گر کو ندگی بدلی مین
	رند و زاهد سی کبی سیل نهین ا کو و ه کشاکش مین پراپرتا هی کهنیچا	
کلی لکالین هی دلمین بارها آیا کهو کهو که که هر قاصد صبا آیا چبا کی پان رقیبو کا خون جبا آیا هشو هشو که و هبت بر سر جبا آیا سنا هی ابر کو رونی مین ههنا آیا غضب هو ا جو میان و ه جگر جلا آیا	شعر	هماری سامنی جب شوخ مه لت آیا پراپون جان نهین تنین جان سی او کابی مستی تو ا برسیه بهانین و خدا خا کر و کتی هو کیا حسی و کبی تو برق سی شکنی میسه هو او نهو او نهو چلو محفل ژبا و رات گئی



ہزار ہر مہر و نثار ہو وینکے

جسین پہ اپنی وہ افشان اگر جس آیا



بوجیا بن ملائک ہی تیری انداز کا	شعر	کیا بیان کبھی خداوند و عالم ناز کا
پہر خیال اس مطلب غما کو ہی شہباز کا		صید ہو پہر نام ہو اس عاشق جانبا ز کا
غیر کب و مبارز ہو نگلی کہہ ٹوٹیکا تا		تار جھک کر بجیا مضرب کی آواز کا
واہ و احتیاد تجھیں ایک نفس ہی تنگ		طاہر جان کو ارادہ ہو گیا پرواز کا
ایک کو دو کر دیا ابرونی دوسی چار		کیا بتاؤن کاتھ میں اس تیغ خانہ ساز کا
ہجرین ہم سوچ لیتی ہیں وصال ماہر		یا الہی نیک ہو انجام اس آغاز کا
جسکو چاہی تو لب جانش نشیمن کرنی		وہ طلوع مہر زہ ہی تیری اعجاز کا

مجلسِ شاہِ شہیدان جیسی دنیا میں ہو
نیلہ گون ہی رنگِ چرخِ تفرقہ پر واز کا

اپنا خیمہ منتشر بھی ہی عناصر میں خلافت
چو کڑی دم بہرتی ہی اوس آہوی طناز کا

واہ میٹھی باتوں سی یہ تجھے پہلا کہے

تو تو نہیں ہو گیا اس حسنِ یکے انداز کا

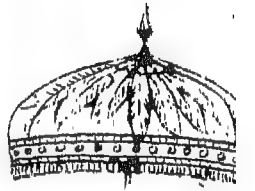
عارضِ صاف سی اوس گل کی چین یاد آیا
شعر زلفِ خوشبوی پریروسی ختن یاد آیا

چو کڑی بھول گئی جن کو نہر یاد آیا
پنچتن پاک کی صدیقی سی وطن یاد آیا

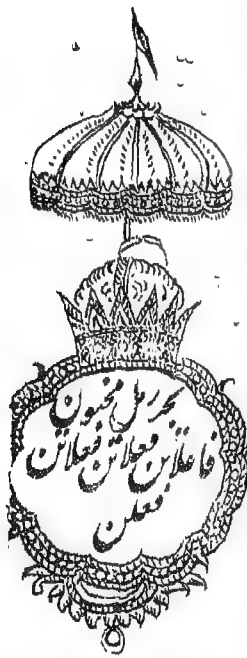
وصفِ لبہا ہی پریروسی میں یاد آیا
وہ ناسفہ کو وہ طور سخن یاد آیا

عیش و راحت میں بھی رنج و محن یاد آیا
بزمِ احباب میں وہ عجب شکن یاد آیا

صورتِ مرگ نظر آگئی رخسار و نسی
دیکھ کر خنجر ابرو کو کفن یاد آیا



مجھی زلفونکئی لئی شکِ ختن یاو آیا	کاشغر کا جو شکاتی ہیں سفیدہ جراح
وَر کا سورخ جو دیکھا تو دہن یاو آیا	دہن نہ تھا تھا کہ معہ میں نہ بیگون ای یا
لب و رخسار و ذوقن وقتِ سخن یاو آیا	عشقِ پستہ ہوسِ سببِ تنائی گل
نہ رہی گار نہ ہی گا اسی یہ غربت یہ ہے	
زار کو اب اپنا وطن یاو آیا	
ہشگر تو لا الفت میں دل ترک تو پتھر نکلا	یار بھی تھی مگر ترکِ شکر نکلا
نہ اس سانپ کا دل پر میری جا کر نکلا	مار کیسوی رسا کان کی باہت نکلا
سیکھو مزدہ کہ خورشید کا ساغر نکلا	چلو نیچا نہ کو اوٹہہ کر کہ کئی شامِ خار
بن گیا چور محل اور نیا گہ نکلا	چوڑی چور میں تو چیل گا بہی نقصان ہوا



کسی بید و یسی صیاد فی کتری پشما	سال پر سال کٹا پر نکوی پر نکلا
آج میں شوق شہادت میں نہ صیغت	پیر قلم کراسی ای یار میرا سر نکلا
جاری جا بس یہی انصاف کیا کرتا ہی	بخیر حیف ہی گہری ہی نہ باہر نکلا
دل سوزانی میری تین جوی کتنی فضا	مجر سینی میں کیا گرم یہ جنگ نکلا
کیا کہیں اپنی نظر چو کہ گئی اجسا پر جانتی تھی جسی مہر و وہی نکلا	
دنگوبی یار کی ہی دوشب تار گہٹا	کیون ڈراتی ہی مجھی انکی سر بار گہٹا
جنس دل کم ہوئی ہر طرہ کا بار گہٹا	اپنی نظروں سی مجھی تو تونہ ای بار گہٹا
فکر مضمون سی اگر کلک شہر بار گہٹا	غم و اندوہ کی چہ آئی وین بار گہٹا



<p>دلسی پُر دل ہوئی یاد لستی تھی ہم بیدل میرا ہر مصرعہ دیوانِ پی کی گہگہو رہوا وہ پڑی یہ پڑی اوسجا گئی اسجا آئیے</p>	<p>ہجوم ہجوم آتی ہی یہ کس لئی ہر بار گہٹا اس سیاہی پہ عبث جھومتی ہی بار گہٹا بکلی کی آج لگا آتی ہی تہیار گہٹا</p>
<p>جیسی اوس برق کی نصتین ہی بیبا دنین لینی کو خبر آتی ہی سو بار گہٹا</p>	
<p>صدقی خدا کی دلکا ہی اب مدعا ہوا تم مہربان تھی تو سہی مہربان تھی ہو نہ اپنی چاٹتی زریں کس طرحی سم خونِ شہید بازی منہ لال لال ہی</p>	<p>شعر تم گہر میں بند ہو گئی مطلب روا ہوا تم کیا تھا ہوتی کہ زمانہ خفا ہوا جب چہو لیا نمک کو تو دل بد فرما ہوا ہاتھو نہیں خوب رنگ جا ہی رچا ہوا</p>



نکاح جہری پہو لو نہیں وہ گل با ہوا	کوچہ ہر ایک رشک گلستان نہادیا
روشن ہی داغ عشق تمہارا دیا ہوا	پر نور میرا خانہ دل چہ زانہ ہے
مرہم کوئی لکائی جو دو چار داغ ہوں	
کاتن تو سری ہی پانک جلا ہوا	
بیکہی شکست آئی کی مین مجھانیکا	بہت دلت و خاسہ مانگوں کا حق مجھانیکا
پھوٹ نکلوں گا جو شمع انجمن مجھانیکا	کرسمی ولسی فروغ شعری بڑو جانیکا
بیوٹن ہو جاؤں گا بیت تیرا تن مجھانیکا	عالم غربت کی ہکو سیر ہو دیگی نصیب
کج کلہ غنچہ ہو جب گل پر مین مجھانیکا	کہا نہیں کہو دیگا بہت اسی ماغیان گلزارین
علم کیا تھا سر و سی سبب مین مجھانیکا	ملوک کر و تین مثال فاتحہ کیوں ڈالتی



جوشِ وحشت ہی تیز مرگ اب بکوری	پہاڑ ڈالو گا اگر نوکر کفن مل جائیگا
ہفت کوب کا اثر ہی ساتواں بندہ ہو	آہ وزاری درد و غم رنج و محن مل جائیگا
کیا ہوا غیر ونسی طہنی کی جو کہانی ہوسم	مخلو نہیں ٹوکہ دون جب و سخن مل جائیگا
پاؤں پر کب دری گر کر پرینگی راہ میں	رام کر لیگا اوسی ہی گر ہرن مل جائیگا
وہ قد بی بار ہی اپنا قلم ہی بار واد	کلبِ مضنون سی میری سرو سمن مل جائیگا
تختِ غربت سی کہیں تیر ہی کاسہ فقر کا	ہیک مانگینگی اگر اپنا وطن مل جائیگا
شعر گوئی کا مزا ایں میں بالکل آچکا	
مطلبِ ل ہی عشقِ نچین مل جائیگا	
نیچاہ مینوش میں جانا نہیں ملتا	شعر مخمور کو اب اور ٹھکانا نہیں ملتا



غیر آئی جو در پر ہمیں جانا نہیں ملتا	کس منہ ہی پہرین ہم کہ بہانا نہیں ملتا
اوسے جو الگ ہوں تو ہستی میں اپنے	اوسے جو ملا میں تو زمانا نہیں ملتا
لختِ دل صد چاک کی فرقت میں غدا	زندانیں بھر غم کوئی کہانا نہیں ملتا
بہ جاتی ہیں دل آبِ وانِ ماہی غم میں	برسون اوسے دریا میں بہانا نہیں ملتا
مضمون وِ زندان کی مسلسل حویان	اب سلکِ درِ نظم میں وانا نہیں ملتا
غم مثلِ صنبا سانس کی ہمراہ دریا	ہمکو تو نوالہ ہی چبانا نہیں ملتا

ای شیرِ خدا غمگین کے مدد کر

شاعر کو کہیں اور ہکانا نہیں ملتا

تم گلی سی ہل گئی اگر دل اپنا بڑھ گیا	شعر کیا کہنا صاحبکا امین بند کیا بڑھ گیا
--------------------------------------	--



<p>رابطہ ان باتو نہیں یا گہٹ گیا بڑ گیا</p> <p>جستہ زلفین بڑہیں اوتہا ہی سو دیا بڑ گیا</p> <p>ایسا طول و عرض میں دامن صحرا بڑ گیا</p> <p>قافلہ منزلیہ آئی دوستوں کا بڑ گیا</p> <p>کم کیا ہر چہ مضمون تنہا بڑ گیا</p> <p>مولوی کا خریداروں میں ہی تنہا بڑ گیا</p> <p>آنسو و نکی چارہ ہی قطر و نہیں دیا بڑ گیا</p>	<p>استحسان کتنی کتاخوئی ختم ملاط</p> <p>رقہ رفته ہو گیا یہ استحا و حسن عشق</p> <p>قطع کرتی کرتی وحشت پہنچتی تہک</p> <p>صورت گرد اس بیابان میں ہنکتی ہم رہے</p> <p>سرت شوق ہم آغوشی جو کی خط میں ہم</p> <p>میری مٹی ہی تمہاری گرمی بار آورن</p> <p>کہو لکھ رو تا جودل طوفان آتا شہر میں</p>
	<p>آسمان پر کیوں نہ ہو وی بار کا اختر و ماغ</p> <p>گہٹ کتنی ہم حسن سہی میں کا رتبہ بڑ گیا</p>



بہا نین عیش و نشاط و سرور مینی کیا

کلام بی ادبانه حضور مینی کیا

بنگین و اب کی و نامسرور مینی کیا

صفائی سینہ روشن سی کہل کی قلعی

زمین پید پاؤں تہی تو سر ہی سجدہ میں ہی خم

گرا جو کوہ الم روشن بڑھی دل کے

لانہ نام نہی نرمی کا شکل تجہ میں

شرف مکا کو نام مکین سی پیدا ہے

خوشی سی کہاٹ میں انگیا کی غوطی کہاٹا ہوں

شعر

جو کچہ نکد ناتھائی شک حور مینی کیا

خطا معاف ہو جو کچہ قصور مینی کیا

وہ پاس مہی تو بخش کو دور مینی کیا

غبار آئینہ و لکو دور مینی کیا

وہی سمجھتی ہن جو کچہ غور مینی کیا

صفائی سینہ و تن شک طور مینی کیا

ہزار بار جگر کو تنور مینی کیا

جب ایسی مصرع کو بیت السرور مینی کیا

کہی جو ساحل غمی عبور مینی کیا



جو کچھ کہ کرنا تھا بہرِ قبور مینی کیا

وہ خوش نہاد ہیں اوکا قصور مینی کیا

جو کچھ کہ کر تی تھی اخترِ ضرور مینی کیا

جو سمجھو تو مجنون سی مین کم نہ نکلا

کوئی او کی سینہ سی محرم نہ نکلا

کب افسانہ اشک پر خم نہ نکلا

قد یا رسی پر وہ باہم نہ نکلا

کسی فصل مین پر وہ موسم نہ نکلا

وہ خورشید کیا بہرِ شبنم نہ نکلا

اجور پہلی ہی سی دستِ گور کن مین یا

بہی سزا نہ ملی کی وہ نیک طینت مین

تساری چوٹ گئی منہ پہ یار جانی کی

تعلیق مین بڑا کر یہ عالم نہ نکلا

نیاقافیہ ہاتھ میسر لگا ہے

وہ جا کو نسی ہی جہان مین نہ رویا

بہت مصرع سبز کو ہے گھسیٹا

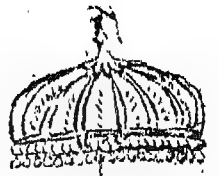
بہت سیر کی وصل و ہجر ضم مین

چمن مین نہ طالع ہوا سب تھی گزری

ہوا ہو گئی روح پر عسم نہ نکلا	یہ کسکی محبت کا پتلا بنا تھا
مری موت کا کوئی ماتم نہ نکلا	سپہ خیمہ لیلے کا تھا ہر محسنون
کہی خم بکف قبر سی جسم نہ نکلا	عبث منعمو سیکد کی ہوس یہ ہے
جو چیرا تو خون نکلا اور دم نہ نکلا	بڑا شور پھلو میں تھا ناز کی کا
گنہ کر کی جنت سی آدم نہ نکلا	رہا خاک کہا کہا کی اوسکی گلی میں
مری داغ کا کوئی مرہم نہ نکلا	بہت گل کہلائی بین الفت فی تو کیا
طلوع محمد بھی ہو پیش اختر	
ابھی تک تو خورشید عالم نہ نکلا	
صنم سمجھا ہی کون اسکو زنگ کا ٹیکا	۹ شعر
نیمہ بندیا ماتی یہ کہی کلنگ کا ٹیکا	



<p>یقین ہی وہ بت ہندو اپنی سکو پوجی گا</p> <p>ہزار بار تو کہینچا ہی تنی رشتہ دل</p> <p>مٹی نہ نام و نشان نوشت قاتل پہ</p> <p>عبث رقیب دیکتی ہیں مری کی طرح</p> <p>تمہاری سکہ زری بڑی ہی قدر میری</p> <p>جبین یہ داغ عبادت ہمیشہ تابان ہو</p> <p>سپیرہ وجد میں لاتا ہی مار صحرا کی</p>	<p>ہم اپنی سر کو بھتی ہیں سنگ کا ٹیکا</p> <p>یہ گل کا داغ ہی جیسی تنگ کا ٹیکا</p> <p>پلک کا تیری ماتھی یہ خنک کا ٹیکا</p> <p>یہ داغ دل ہی میرا کیا پلنگ کا ٹیکا</p> <p>خدا رکھی یہ میری نام و تنگ کا ٹیکا</p> <p>خدا نہ زاہدون کو دیوی بنگ کا ٹیکا</p> <p>یہ تو بڑی تو ہی روتی ہنگ کا ٹیکا</p>
<p>یہ ماتھا صاف ہی نہ ہو تو اسپہ سوا</p> <p>تارہ بن گیا اسپہ سنگ کا ٹیکا</p>	



مجت کا یہی آغاز ہی انجام کیا کرتا

۱۲ شعر

نصیحت کون سنتا اور دلِ ماکام کیا کرتا

تپِ وقتِ نجاتی تنہی کو نہ کر نص و کیلا تا

مری تاریک خانہ میں چراغِ شام کیا کرتا

مجھی سو واپس آؤں لے یہ کا چھی گیا ب

رقیب کو پہلا پتہ خیالِ خام کیا کرتا

جگر جل جل گیا اغیار کا اوس گر مجھ سے

میں ایسا ناتوان ہوں و غنِ بادام کیا کرتا

وہ اپہر کشمکشِ چشمِ ہر کی اوس کو و کھلا و

جو ہوتی گردشِ نجاتِ اقبالِ جام کیا کرتا

رخِ قینوش سی ہر وقت نہ پہلا ہی رہتا ہے

اوسی خود ہو گیا جنجالِ اسجادام کیا کرتا

مری ہر رنگی نی جا لکی جالیمین گہر پکڑا

پہلا اس تکدینِ جانہ احرام کیا کرتا

قبائلی گل کو پہاڑِ احب مر اگل پیرین آیا

مری سینہ میں در آیا تو پیرِ عام کیا کرتا

جلا کر پیونک و تیا خانہ اغیار کر می سے

ہستیا ہی اگر میں اس گل میں خاک نہ دیتے

صد اکہڑیاں کی ستا بھلا آرام کیا کرتا

یہ تصویر مبارک اس تصور کو جو بہا جاتے

پہر او سکی سانس ہی نہ ادا کا میں نام کیا کرتا

زمین پر روشنی اتنی بہین بڑھ کر وہ کیا جاسے

غزل گو تین اللہ کو میں نام کیا کرتا

زور سی غیر فی اگر درِ جانان مارا

شعر

و یونی نہ پہ مری تختِ سلیمان مارا

مجھے پتہ نہ کوئی ہینگلیا مجنون ہشیار

کسی استاد کو ای لعلِ بستان مارا

چاہ میں تیری عزیز و نسی چہا ای یوسف

تیری داغون فی مجھی ای بہ تابان مارا

چاکہ کاغذ ہی قلم ٹوٹ گیا چشم ہی کور

اس سیای فی مجھی ای شبِ ہجران مارا

صاف تصویر ہی موبافین ان ہارون کے

کوئی کوڑا نہ انہیں کا کل چپان مارا



دلسی رستم کو جو مارا کوئی نادان مارا	ان سکا ہونکی لئی ہمسایہ جادو دہوندے
کوئی پروانہ اگر شمع شبستان مارا	آہ سوزانی جلا کر ابھی پہونکو نکالتے
یہ نیا پھول تھا کسکو گلِ خندان مارا	باغبان روتی ہیں کیا سنسہی میں دیکھا
مجھ پہ مجنون فی اگر نگہِ بیابان مارا	بہول جا گیا سبقِ الفتِ لیلی کا ابھی
نیچہ آنکھ سی ای رستم دوران مارا	ہاتھ سی تیغ او بھاتا ہتی اکت پر گران
دل اگر روک لیا شاہِ حسینان مارا	نظر آکو نہیں شام بوسی لڑائی کا راج
اسمان باندھیں ہیں ای قاتلو غزلو میں بہت	
اس نین میں دل لے کر کو کھو مان مارا	
ہر عاشقِ دل بیخونہ دیوانہ ہی اوسکا	
۱۲ شعر وہ شمع بجلی ہی بیہ پروانہ ہی اوسکا	



مجنون قدم عشق ز راغوری کهن

نور سحر صاف تو ہی خندہ مرو

وزرات کہلا جیسی رخ و زلف کو دیکھا

خورشید جو مغربی پہر شب کا ہوا دن

زلفونین وہ کرتا ہی دل چاک سی کنگھی

سودا تی ہوئی دیکھ کی پہر ہوش آیا

وصلت سی لیا کرتا ہی وہ حبس محبت

کیونکہ نہ رہی دلیں میری یار کا جلو

مین نذر کروں صلیں کیونکہ نہ زردی

صحرائ جنون دیکھ یہ ویرانہ ہی اوسکا

شب جسکو سمجھتی ہیں دشرمانہ ہی اوسکا

شمع سحری دیکھ یہ پروانہ ہی اوسکا

شق نہ تابان تو اک افسانہ ہی اوسکا

جو آئینہ اپنا ہی وہی شانہ ہی اوسکا

زلفونکا اولجہا ہی اک افسانہ ہی اوسکا

بازارِ جهان مین یہ بیجانہ ہی اوسکا

اسی غمفسودل نہ بین خانہ ہی اوسکا

ہجر رخ تابا نسی یہ جبرمانہ ہی اوسکا

وہ کافر بدکیش یہہ دیندار محبت
کعبہ جو ہار اہی تو تجانہ ہی اوسکا

کیون دلمین نہ خاک از پیاب اوسکا

اس کو چہ مین کہو یا گیا جانانہ ہی اوسکا

بہا نین گو سلیمان کی طرح جاہ و چشم پایا
اشعر مگر کاسہ گداہی کا شال جام جم پایا

رقیب روسیہ فی بوسہ رخ ایصنم پایا
یہ جان بوسہ کی بدلی جان فی درد و اطم پایا

خزانہ سی تری سب کہہ ملا حسرت بہین باقی
و یا حبیب غم سیدہ کو تو حبیبی ایک دم پایا

نہضمون کرمین کہہ سکا اندری باز
بنی شکار غمناکی اگر مینی تسلیم پایا

ملا عشق حقیقی و اعطو عشق مجازی سے
خدا سمجھو خدا پایا یا صنم سمجھو صنم پایا

کف پاکی جو سٹی ہی وہ ہی اکسیر سی ہر
مذینا کیا گر جو تری زیرت م پایا



هماری واسطی اوسکی وفا بهی کس هونی	جو راحت چاهی غم پایا خوشی مانگی الم پایا
ترا لان ختن خون صیدیه اوسکا اراده	لکمانو کوبو ونکی تیر و نیر مزگانکی خم پایا
هوا ب سو که کر کشن مین میرا جسم کانتا	چشمین وقت گلسی نهایت مینی غم پایا
ترا کهنایانیکا و ده هی بهت کرش	
هنین مینی کیکی اگی اوسکی سر کو خم پایا	
احساند کیون نهو ایسی کفیل کا	هم شعر محسن رهاردانمین جو جیر تیل کا
روتاهی شل ابر تو نالی مین رسد	آواز ده رقیب هی کوس جیل کا
تبرید وصل گرمی الفت مین چایه	لازم هی ای سیج مداو اعلیل کا
ای خورتیری اجمیر مین دریا بھلایه	سوتا هوئی هر انکه میری سبیل کا



محتاج کب ہو امین کثیر و قلیل کا

دیکھلاتی ہی بیمار گستان خلیل کا

نہ کوس کا نشان رہا اور نہ میل کا

ای کاش میری اوگلی کو رتبہ ہو میل کا

مانع ہو خدا ہی نہ آبِ سبیل کا

سو ماہر ایک آنکھ میں ہی تی حبیل کا

طوفان کیا اوٹھائے گا دریائی نیل کا

قانع نہیں قلیل یہ دل تجھ نجیل کا

کیا ذکر لاؤں شعرین تجبی جمیل کا

مضمون ملا تو شکر خدا کر کی کہہ دیا

آتش زبان جلاتی ہیں گلزارِ وہ کو

کیا راہ پر خطر ہی یہ دنیا ی بی ثبات

آنکھوں میں اوسکی گہر کیا سرمہ فی رشک

پہولین جو تیرا چاہ وقت نہ احترام

ویرانہ کو یہ دل ہی مگر عیش باع ہے

سرمہ لگا کی روتا ہی وہ یار پر فریب

بوسہ نہ بلی مہوس دنیا ہی ای قریب

حسنِ تباہِ حسنِ جان بسی بڑھ کی ہی

اگر کی پاس مہینی میں مارے اگر

کیون پوچھتی ہو حال ہی خوار و ندیل کا



عشق جانان میں دل زار طیان ہی کہ جوتا
۱۲ شعر پھر حرارتی ہی لہیں ہوان ہی کہ جوتا

آید فصل بہاری ہی نہ کہینچ ای شمشاد
سید ہی باتین میں ہی ارکشان ہی کہ جوتا

سر و مہر سی کہین نقش الفت جم جاب
تپ غمی دل محرو طیان ہی کہ جوتا

پر دل آپ عبث غمی گری جاتی ہیں
سر و کو دیکھتی وینا ہی جوان ہی کہ جوتا

نہ بجا پر نہ بجا شعلہ رخسار حضور
آہ عاشق ہی لہیں ہوان ہی کہ جوتا

خط ہی آیا مگر آئینہ ہی عارض یار
دیکھ لو چہرہ و صاف عیان ہی کہ جوتا

کسی گلگیر کو پر و انگی ہو محفل میں
بار سر ووش یہ اپنی شمع گران ہی کہ جوتا

تیری کو پہنچی ہو مین اگر سیٹھے	وہی سکن ہی وہی اپنا سکان ہی کہ جھٹا
وار پر وار قناین جو کیا وار و مدار	وہ دلدار پر دار کسان ہی کہ جھٹا
گو بہار آئی پر اب تک نہ گل تر آیا	باغ دل اپنا بستو تران ہی کہ جھٹا
غیر سی بات ہی کہ تا نہیں ایجانِ جهان	بد گمان حیف تھی وہی گمان ہی کہ جھٹا
تم سنی جاتی ہو بین صاف ہوں از حساب	
یہ سخن اور بھی نکمہ تو گران ہی کہ جھٹا	
طوق گردن کو کیا زنجیر کو دامن کیا	دیو ہجرت کو بنایا وصل کو نسا کیا
جو نکرنا ہوتا زما فی مین پی جانان کیا	وہ حیان دامن کی لیکر ہجر کا سامان کیا
است نوح بنی آدم سی افزون ہو گئی	ہر ملک سی ایک پلین نوح کا طوفان کیا



تو ہوا آبا و جیب آبا و کو ویران کیا	منتخب گردون ن ہی ای رقیب بوخت
بہاگ جاجنون اگر صحرائی دل ویران کیا	دیکھو وہ لیلیٰ سنت نیری نہ آبا کی کہین
جب سچوڑا پاٹ و اسکا وہین طوفان کیا	اے جب کہنچی جلا یارق و نار و و و کو
ختم مینی دفعہ قرآن پر قرآن کیا	دیکھو ڈالی ایک نظار مین و و خسار یا
تو فی باغ و بہرین لالہ کو نافرمان کیا	سرکشی کرتی ہیں تجھی ای گل خوبی ہرا
آیتون کو عارض مہتاب فی حیران کیا	ساری قلمی کہل گئی او کی صفائی حسن ہے
لیسوی پرچ فی عارض کو سرگردان کیا	پیچ او کی دیکھ کر یہ آپ بل کہانی لگا
بے کپی بزم قاتل کیا یا سامان کیا	کوئی مجروح ادا اور کوئی مذبح مرثہ
اے سراسر بی مہر نی ماتق و ناکا و سیاں ہے	

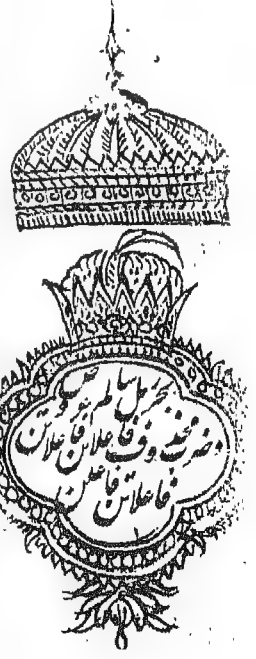


<p>تو نیہ کیسا خیال خام نی دان کیا</p>	
<p>جیاں کی باغین زہ و ور عسی کچھ نہ پہل پایا</p>	<p>مگر عشق اوس گل بیخار کا خیر العمل پایا</p>
<p>رقیب و سیہ اوس شوخ کی زیر عسل پایا</p>	<p>خدا کی فضل اوسنی عجب نعم المبدل پایا</p>
<p>ہمیشہ اوسکی پیشانی یہ عشق نی بل پایا</p>	<p>جو حاصل زینت کا مانگا تھا تجھی ہی حل پایا</p>
<p>مقام خوف تھا پلکوں کی تیری سکیڑوں پر</p>	<p>نہ ہمیں یار سی آنکھیں لڑانی کا محل پایا</p>
<p>بہت تھی آرائش مہر و مین جاتی ہو</p>	
<p>ہنیں پر آج تک کچھ بات کر نیکا محل پایا</p>	
<p>حیرت ہی باغبان ہی غمینی نکل گیا</p>	<p>میں کیون فصل گلین وطنی نکل گیا</p>
<p>لٹا کی زلف کبھی لیا کان پر مجھے</p>	<p>زلفین پکڑ کی چاہ ذوق سی نکل گیا</p>

پہو لا ہو اسمایانہ وصل حبیب مین	عشق او سکا تنسی کیزا بنسی نکل گیا
تیرا کیا ہون بعد فنا بحبِ عشق مین	دو ہاتھ پار کر کی کفن سی نکل گیا
افسوس کیا او گال گیا سیری ہاتھ	کیا خوشا عقیق مین سی نکل گیا
بگڑا فقیر سی جوشہ حسن راہ مین	گالی کی بدلی بوسہ دہن سی نکل گیا
دہوئی کہی جو موی سیہ اوسنی بھر مین	روغن کی بدلی شک ختن سی نکل گیا
یاد کر مین ہاتھ اگر بن گیا تو کیا	باز وی ناتوان رسن سی نکل گیا
وہ مشتری مثال چمک جائیگا ابھی	
انتہر اگر تو اپنی وطن سی نکل گیا	
دار پر مہی و دلدار نی سوئی ندیا	رہی بیدار ہمیں یار نی سوئی ندیا



<p>اے روی یار کی تنواری سونی نہ دیا</p>	<p>جان ماری ہوئی تڑپا کیا دل ساری</p>
<p>سوئی سوئی بھی عیتارنی سونی ندیا</p>	<p>فتنہ عشق فی شب بہر بھی چین کیسا</p>
<p>وہ کہنا ایسا کہ زمارنی سونی ندیا</p>	<p>مین نکرتا تھا کہی اوس بت ہندوئی ساک</p>
<p>غوغا مرد و مہ بازارنی سونی ندیا</p>	<p>کوچہ یار مین سیلا سا لگا رہتا ہے</p>
<p>تیر کو میری کماندارنی سونی ندیا</p>	<p>لبِ عشق جو ہو جاتا ہی سوتا ہی پر</p>
<p>رات بہر چشم یہ کار ہا سودا چشم بیمار کو اوس یارنی سونی ندیا</p>	
<p>نشا الفت ہماری سہری باہر ہو گیا</p>	<p>مینہ شیشہ ہو گیا اور قلب ساغر ہو گیا</p>
<p>اسی رقیبِ روسیہ تو اتنا بہتر ہو گیا</p>	<p>ہر بدی پر تجھی نیکی کی شہادت ہو گئی</p>



تبرین دہونہ ہنگلی ست کو سیری شکر نگر

چین سی سوتی ہین لیکن خاک نینڈائی تہن

تجسی بہ صاف کاہی عکس رخ سایہ

قتل کر کی محکو قاتل فی نہ پیر پونچھا ہو

رحم کر صیا دیہ وحشی شکستہ بال ہی

وقت موعی میانی آسا لاغر ہو گیا

بطن کوئی دلربا آغوش مادر ہو گیا

ایصنم پی کر اسی پھر ماہ پیکر ہو گیا

خون شوریدہ سی جوہر دار خنجر ہو گیا

دام زلف یار میں ہر مرغ بی پر ہو گیا

کیا تلون ہی دل جانان میں پڑھ لاول ہی

کل جسی نہر و کیا وہ آج ہے ہو گیا

چپانی ہین باپی محبت سی بیابان کیا کیا

ایک دن لٹ نسل تری نکمی تھی پر یہ

پار تلو و نسی ہوئی خار مغیلان کیا کیا

جسی آتی ہین نظر خواب پریشان کیا کیا



ای میخانہ سیجائی دیکھائی تونے

آتش رنگ خاتیر کری دود جگر

آیہ فاعبر وایا اولی الابصار لکھو

منتخب ہونگی ابھی بخت رسائی نیک

چوٹ کیسوی رسا کی بچھی کی تھپی

شمع روتیری تصویر میں کرجاتی ہیں

رخسی حیرانی ہی زلفونسی پریشانی

موی عشق لب جانخش میں کیا کیا

چید گئی سیخ مزہ پر دل بریان کیا کیا

لیگتی ساتھ سب اس ہر سی ارمان کیا کیا

چرخ کہا تیکا ابھی گنبد گردان کیا کیا

شور میں حلقہ زنجیر ہیں نالان کیا کیا

پاگل نرم میں ہیں سرو چراغان کیا کیا

آج کل پیر ماہون حیران پریشان کیا کیا

کوچہ عشق میں اشتر کونہ ڈھونڈتا مٹی

چہان ڈالی ہیں عبث تمنی بیابان کیا کیا



اوکی تلوار فی سیجے مارا	۴۲	ابروئی یار فی سیجے مارا
حسن گفتار فی سیجے مارا		قبر عاشق سی یہ صد ایسے
سخن یار فی سیجے مارا		کر کی دو باتیں جان لی میرے
میری دلدار فی سیجے مارا		مجھسی دل لیکے بیوفائی کے
میرے غمخوار فی سیجے مارا		عشق جانان فی جان لی میرے
شہر تار فی سیجے مارا		زلف جانان ہی رشکِ مشک تار
میری ہی یار فی سیجے مارا		شکوہِ غیر کا محل نہ رہا
اس شب تار فی سیجے مارا		جان لی زلف کی سیاہی نے
	لاکھوں گل کہاں ہی اوسپہا	



ریشک گلزارینے مجھے سارا

صبر کا کوہ میری سامنی مل جائیگا

پر کہیں آپکی کاکل کا یہ بل جائیگا

آج چتون تو نظر آئی ہی سید ہی بکھو

عشق سوز رخ مینوش سی جل جائیگا

حسن باندہین گی گرہین تو حسیناں جان

گر مئی حسن سی سب جسم نگیل جائیگا

شہر و قریہ رعشت و زکھہ رو چھوڑ گے

دل بیمار و مان جاکی سہیل جائیگا

بکھیری ریشک سیما کا شفا خاں ہے

کیا سمجھتا تھا وہان جاکی محل جائیگا

کو چہ یار عبت و لکو دیکھایا میںے

شعر گوئی میں مزا ایسا ملایا

مرتی مرتی نہ کہی شوق غول جائیگا



راہی جا کی پیرا قاصدِ ناکام اولٹا	شعر	سیدی مضمون کا بھی دی گیا پیغام اولٹا
اوڑ گئی وہ بھی خفت ہوئی گلزارِ نسی		باز و نسی جو ہین میل فی ترا دام اولٹا
کیا نہ اکت ہی لیا ہاتھ میں جب برگِ گلاب		اوس کا سر پہرنی لگا اور دلِ گلغام اولٹا
شش عشق فی سپیرا اوسی ایو اسی نصیب		نہ گیا پہنچا وہ قاصدِ ناکام اولٹا
نہ دیکھا صورتِ لدا رطیبِ ل زار		گر مئی عشق سی ہو جائیگا سر سام اولٹا

وہ شکایت وہی کلمہ ہوا اُس کو نصیب

واہجی واہ وہی اپنی پیغام اولٹا



نم کیسوی رسانی دلِ نالان چوٹا	شعر	شکر ہی مکر سی ہندو کی مسلمان چوٹا
سحر وصل ہو وقت کی شبن ہون کا نور		شکر ہی قد شبِ بحر سی نالان چوٹا

کیون عزیز آج تیرا چاہ زرخندان چوٹا	آج انکین دیکھائین مجھی اسی بوست حسن
دست پیوش سی جیشخ کا دامن چوٹا	نہ لگانچہ وحشت سی گریبان کا پتا
مجھی حداد عبت خانہ رندان چوٹا	سیکڑون بار میری پاؤن پڑی رہی زنجیر
	روی مہر و لب اسی چٹپٹا ہی اسطور
	جیسی قمری رخ سرو گلستان چوٹا
زر اسو بج کو شیر مایا تو ہوتا	رخ اپنا اونکو دیکھ لایا تو ہوتا
زر از لفون کو سلجھایا تو ہوتا	میری دلکا پٹا ملت اونہین مین
میری سر پر کوئی سایا تو ہوتا	پرستانہن ہی پر سیر جاتا
کبھی آغوش مین آیا تو ہوتا	بسان دل نہ کرتا مین تیجے دو



تراکت اوس پر ی سیکڑ کی کہنتی

تری کوچہ میں آئی موت ایکاش

بھی سی و عطا و پند و شورہ ہی

جو اپنا جان کر مارا گلہ کیا

وڑا سچ مرہ میں دل پر و کر

بٹا گوشِ صنم میں دل اولچھا

غذا ناصح بھی کرتا ترک لیکن

سچتی عشق پہچان ہم بھی اوکو

کہی پھولوں میں تلویا تو ہوتا

تری دیوار کا سایا تو ہوتا

کہی اوکو بھی سمجھایا تو ہوتا

لحد پر ای صنم آیا تو ہوتا

کباب اس دلا لگوایا تو ہوتا

بلاسی زلفت کا سایا تو ہوتا

مری صورتی غم کہا یا تو ہوتا

سہر سنبلی سی بل کہا یا تو ہوتا

تجی کھل جاتی سوزِ عشق

کوی گل ہاتھ پر کسا یا تو ہوتا

مجلسو نہیں اوسے کس وزیر چار ایک ہر اوس پرینی کہی محفل میں گناہ ایک

ایشہ حسن پر ویرانہ نہ آباد ہوا تو فی کیون مملکت دلیہ اجارا نہ کی

نیم جان چوڑ ویا قاتل عالم تو نے تیج ابروسی دل زار و دیار نہ کی

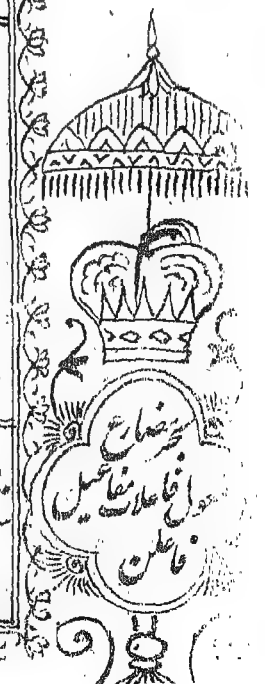
بکی تو قیر تھمیں بد نظری صاحب ایک کھنگار تھی ہم باپس ہمارا نہ کی

ہم کسی سی نہ ہوئی تیری سوا ہم پہلو تکتی کو پہلو میں لیا بھی گوارا نہ کی

ایک مانا نہ کہا تھی مگر میں نے

لاکھ رسوا ہوا پر تھی کنارہ نہ کی

شورش دیکھا رہا ہی یہ عالم شباب کا ہر تجھ پر فدا ہی رنگ گل آفتاب کا



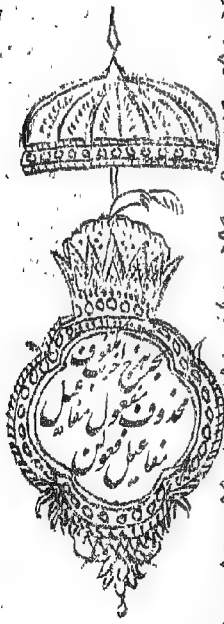
<p>او بحر حسن نگ سی لڑواند میراول مد خوش خرامی بهی اسکو دیکهای هو لیمین پزگیارخ پر نور پر آب پیرمین بنس هی تهی بهی موئی سرب</p>	<p>پهر کا دل نهین هی میرای حساب کا اندازیکهی زلفت اسی پیچ و تاب کا البتہ اسی صنم یہ محل تہاعتاب کا بد رنگ رنگ ہو گیا اپنی خضاب کا</p>
<p>خفاش طیفون کو دیکهای ندون تو کیا عسرا ہی رتبہ بچی آفتاب کا</p>	
<p>اندھیر ازم میں تہا تو جو انجمن میں تھا صفائی قیدیہ مرا ہون واہ و احباب شال گل جو کیا کڑی کڑی امن حبیب</p>	<p>چمن او اس تہا اگل جو تو چمن میں تھا کمر کی فکر سی شہ نک سن میں تھا ہمارا مار گریبان ہی پیرہن میں تھا</p>



ایسی تلمک تو یہ لکھا ہوا رس میں تھیا	ایسر زلف ہوا دام میں ہنسیا دلدا
رقیب کو نسا تھا جو کہ انجمن میں بھتا	چسپا کرتی ہیں باتیں عبت یہ خلوت میں
تہا راپاؤن مرئی لمین تہا لگن میں تھیا	عنم لگاتی تھی ہندی جو تم کلیستان میں
<p>غور کا جو کیا اہتمام</p> <p>کلام کبر زبان پر نہ تھا دہن میں تھیا</p>	
دہو میں گللی اوڑنی لنگ نیلا ہو گا سون کا	سی نکر نہ کر اگل اراوہ سیر گاشن کا
بسکساری نہو کی گراو تارا طوق گردن کا	عوض چہلی کی رہی دنی تسانی گلین ہی
تعجب ہی بنائی دست دل کیوں اپنی شہن کا	بنو کہ تیر مزگان جان عاشق کا پنا چوڑ
اوسی ہی خوش تہا دکا نہ کچھ ڈر ہی رہن کا	نہ راہی اوسی غبت نہ ہندی اوسی الفت



<p>اکبر کر سہر و کہتی ہیں کہ ہرین تہ زبان انگل قمر کہانی طبع و عمل تہا اوصاف ہی بہ ز اپکین اوشاکر ویکہ لوعاشق ہی پیا سیا جانیگا زخم دل بہلا تر جسی کیونکر</p>	<p>بہار آئی ہی پھر ویکہو نیا عالم ہی گلشن کا متابل ہو بہلاک نہ ہی انا مار وشن کا ہمار ہی اکہہ کی اگی کرو پر واندہ عین کا رفو ہی اب بجیہ ہی اب کچہ کام نہون کا</p>
<p>مجھی صحرانور وی کیون خوش اما کی آہ ستاوتیا ہونین اپنی قدسی نام گلشن کا</p>	
<p>وہ مہر لہا پتہری جو نہہ پر نہیں کہت صدیقی ہی کمر پتہری محل کی ہی نرمی کیا باہم معافی یہ اور ہی طائر مضمون</p>	<p>سورج کھی خوشید نور نہیں کہت جو ناصین شغافی ہی کوثر نہیں کہت اونچا ہو یہ کس طرح کہ ہتھیر نہیں کہت</p>



یادِ دُر و ندانسی میری اشکِ مینِ جابر

اب یحییٰ و چشمین گوهر نین کبیت

ہرگز نہیں اس کی کتابی پرکوی خال

نقطہ ہی کو ہی مصحفِ دہر نہیں کہتے

اس حسن یہ مغرور نہواں

اللہ کہی حسن برابر نہیں کہت

مکڑی و اہی کستورستانا ہونگا

زلفین سدا کہا نکاشا سخا نامو گیا

بہرحسن ثناء و ہی غنیہ سیل کمل کہل گئی

ہم سہری باد بہاری تیرا آنا ہو گیا

کچھ نہیں پیغامبر کی نمکونہ حاجتِ صبا

شوقمیں تڑپا جو میں جو خطرہ انا ہو گیا

ابیر رحمت سی حصارِ مرقعِ عشاق ہو

کرورہ مرقدِ چمکی شامیانہ ہو گیا

حاضرین مجلس عمر کی عجب سی یہ غذا

آبِ شکرِ چشمِ لخت، لاکِ نایابِ یوکیا



ہو گیا ہی مرغِ دل مفتونِ مژگانِ درآ	تیر و نکی نو کونہ اسکا آشیانا ہو گیا
چوٹ و لپر کہا ہی عجبی عشقِ زلفوں کا ہو	کیسوی دلدارِ محیر تازیانا ہو گیا
عشق کا صدا ملا فوراً امیری ہوئی	چشم سی جواں گنگلاؤں کا دانا ہو گیا
منقبت کہکری علی کی جرمِ سب بخشائی	شاعر و کاوینِ دنیا میں ہنگام ہو گیا
<p>صرب تیغِ ابروی و دوسرہ اسی کی</p> <p>رستمی سب اسکی دیکھی آنا ہو گیا</p>	
غمِ فرقت سی تمہاری ہو عالم	دشہ گور کا مردہ ہی ہو گیا کوئی کم
کفنی پہنی ہی پر یون فی سہی نامین	مرگ دلا وہ کا تفتین نامین
پر وہ جب کبھی محرم کا کہنا محرم	مجھ سو اکون ہی اس اذکا محرم



اس مرتفع کا ورق ہو گیا پر ہم ایسا	روتی میں صورت اجا کی خاطر نہیں
ایسی خوشبوی نہیچ ایسا نہی ہم ایسا	کیسے و کوثری سنبل سی پکن نیست و
صاف سجما ہون نہیں میں پر ہم ایسا	وہوئی کب رنگہ کدورت دل محبوبی یہ
جانتی ہیں کہ نہ ہو گا کوئی حاتم ایسا	دل عاشق ہی سخاوتیں یاد و سب
ساتھ اوس بہ کی جو ہون چاند نہیں ایسی	
رکھتی یہ طالع یاد تو نہیں ہم ایسا	
جان تیا ہی صاحب میں سی سپر آفتاب	نجم و کہ کب یار ہیں اور سپر اور آفتاب
بچہ کیا نہ قہم کیوں ہو نہ اوپر آفتاب	خاکساری سی بنای آسمان پر آفتاب



میل خواب اوس مہر تن کو دو پہر کو ہو گیا	اوس کا ہر گلیکھ ہی جیسی دور آفتاب
آسمان پر کیوں پہنچی ہم فقیر و نکاد داغ	کانٹہ سائل بنا ہر ایک در پر آفتاب
نورِ عارض تیرا دونا ہو گیا خوشیدر	بکلیان کا نوین ہین جیسی بر آفتاب
بزمِ سخنوار میں اپنا کانٹہ دل چور ہے	شیش چرخ نیلگون ہی اور ساء آفتاب
ایک دن نظارہ رخ اوس کو ہو جائی نصیب	آسمان کو پہاڑ گر نکلا ہی باہر آفتاب
سوزشِ دماغِ دلِ اختر سی کیا نسبت اوس	
چرخ کہتا ہا ہی عبث مہر کی سر پر آفتاب	
جل گیا گرمی گسی اشیانِ غلیب	مخمسیتقارنی سن لی فغانِ غلیب
نامِ گسی شعر کی مفلونین بار ہے	لگ گئی گلگیر میں جا کر زبانِ غلیب



قصہ خوان سوا کر طالع بیان این

وستان گل سنا مای بیان غلب

ناک مین صیا و او کی نو چای برگ و با

کیسی دهر کی مین با کر تپی جان غلب

بارش ابر مژه سی روزی شا و اب سی

سبز کیا مورهای بوستان غلب

اخر خوش لجه پی هر گل کی او پرست سی

آفرین صد آفرین ای خوش بیان غلب

لایا نامه بر میری تحریر کا جواب

دو نگار زبان تخیی تقریر کا جواب

پاؤگی فن سحر سی تاثیر کا جواب

مار و دوسری زلف گر گیر کا جواب

او نگلی ہوئی سی مانی و ہزار کی قلم

پر کار و ہم مین نہیں تصویر کا جواب

موسن سی تونہ تنگ ہو کا فر مزاج سی

الند و گیا اوس بت بی پر کا جواب



کیا قید خانہ پوچھکا احوال پر گناہ	دو کما زبان طوقی زنجیر کا جواب
کیونکر نہ تیر آہ او دہرین ان کروں	دیگا زبان تنغسی وہ تیر کا جواب
یہ سوزی طیان تو وہ جلاوی زبان	نشتع کا جواب نہ کلیر کا جواب

بس تو ہی تورہ گیا اختر خوش نصیب

آئینہ میں نہیں تیری تصویر کا جواب

دلربا نہیں یہ اطفال تو استاد ہیں سب	شعر صاف سوز دل عثمانی بنیاد ہیں سب
تاکین میری جو بہر تہین صیاد ہیں سب	عمر عیار ہیں کار ہیں استاد ہیں سب
ایسی ایک زیادہ نظر آتا ہی حسین	چاند ہیں بو کی ٹکڑی ہیں پرزاد ہیں سب
نرم دل میرا ہی اغیار تو لوہا ہیں	سخت ہیں سنگ ہیں تیر ہیں لا وہیں سب



ایک شیرینکی لئی قیشہ الفت مارا
کوہ کن دیکھ تو اس شمعین فرما دین سب

سرو سی منہ نہ چھپاؤ نہ پہراؤ انکھین
باغ میں انکی دعا لہجی آزاد دین سب

کہنی اختر کو بلایا کہی خود آپ گئی

واہ معلوم ہوا آپ کی ایجاد دین سب

خستہ بخت کو نہ ایشکا کہی ز نہار خواب
شعر بام پر کرتی ہن سیری طالع بیدار خواب

بیقرار سنی تڑپتی ہن شب سحر انہیں ہم
سوت کی صورت دیکھا تاہی پی بیمار خواب

جادہ ملک عدم دیکھلا میں گی بند کیونہ
انکھ میں ہی ہو گیا موتی میان بار خواب

طالع بیدار کو اپنی جگہ رات ہر
میں پایا اوسکا تیرا شہنہ ویدار خواب

اوس زلف رسا کا بندہ کیا ہی دین





دیکھتا ہوں شکوہ سو بار میں شمار خواہ

ہو چکا ہستی آشنا مطلب	لکھہ دیا خط میں وصل کا مطلب
کیا کم کی صفت کروں صاحب	پہیر ہی اس میں اور بنا مطلب
کم کیا میں نے اس کو سو بار	شوقی خط میں بڑھ گیا مطلب
سہ دہری نہ کیجئے مدد	سن چکی سن چکی جا مطلب
نہیں جی اب نہیں نہیں نہ کہو	کہہ چکی کہہ چکی کہنا مطلب
چار خیزین ہیں بات اکیسی ہے	حال احوال مدعا مطلب

مہربانی ہو دل سی پر

یہی اسکا ہی مدعا مطلب



بندہ بجا تہین شیرینی گفتار کی لب
 پستی ہیں مویہ عارضہ رخسار ان سرور
 رطب و یابس ہی رہا نہیں شیرینی سن
 سرکف آئی ہیں پٹی ہی قتل میں ہم
 ہو ٹہہ سلو اچکی دم بازہ کی پیٹا پی
 جانتا ہی مجھی سرور و ارشیدان قاتل
 خوبہ بازہ کر چکا مجھی کلزار و نمین
 شیریں بدلی چلا میرا کمان ابرو ہی
 گل سوسن کو نمین شہناؤ کا کلزار نمین
 ہو ٹہہ چٹا قتی ہیں ہر پار مری بار کی لب
 دل چلو قتی ہیں با دامن کی دلدار کی لب
 نری جنت کی کیا تہین مری بار کی لب
 سر قلم ہو جو ہلین شرک و تمکار کی لب
 نہ ہو چٹکیو سی اپنی کھنگار کی لب
 ہوسہ لی لیکھی نیری خم پر تلدار کی لب
 پانی سرخ رہا کرتہین جو تجوار کی لب
 لب عشق ہوئی مجھی جو سو فار کی لب
 نشی آلودہ ویکھا دوں گا طرہ اس کی لب

وصل کی رات کی منتیں کرتی کرتی
کیا دیکھا تنگی میں دیکھی تکرار کی لب

بعد مدت جو ہوا وصل نصیب اس کو

منہ پہ نہہ رکھ دیا پائی جوہن لدار کی لب



و قمر عالم میں ہی یہ صفحہ روائع
شعر صفحہ روین ہی تیری بیت ابروائع

تجسسی بہر کون ہی ایسی قسم اللہ کے
ساری اس مجموعہ عالم میں ہی تو اوج

سہری پاک تیرا خوش اسلوب ایک عضو
ہو گا فونسی نہو گا ایک سہرہ اوج

عاشقوں میں ہمایا کوئی ہی تمہا حسن میں
ساری عالم میں ہیں تم تو ہیں سوا اوج

خوشنما جو میری رہنمائی ف تو بد مزاج
نیک خویشی کیا ہی تجھ سے بد اوج

مہر و ہر کی کی تیری بازو کی زیبائی
جیسی کی منتخب ہیں وہی بازو اوج

ایکسی ہی ایک بتر کسکو ہم بتر کہین
چاند کی نگہی ہین تیری نور انو انتخاب

صرعہ سر و ایک ہی دوسرا مصرع قد
مجھ کو حیرت ہی کر نہیں کسا پہلو انتخاب

سک و ندانکی تصور میں جو اس رو کو

موتیوں سی ہی سوا ہونگی آفسو انتخاب

آبلہ کیا دکھا ہی کیا چشم سرت ہی جا
خیمہ اہل وفا استاد ہی بلای آب

خوابی پیدا رکب ہوتا ہی ہوشید
جھٹک آئینہ دیکھلانی نہ آئی آفتاب

مجھ کو حیرت ہی کہ یہ معشوق ہی یاور
یا شفق یا ناریا گلزار یاروتی عتاب

ای رقیب روسیہ کیا سانی آئینا تو
بیری فودوسی ہی سوسی تباہی پر نقاب

پونچھی کیا ہوتا ہمارا حال بعد مرگ تم
دلایا ہون غلین عشق جانان کی کتاب



بای جب جنت میں یا علی تم ساتھ ہو

ہیک ہیک اند کو بتائی یہ اپنا حساب



نظارہ بازی ہی کرتی ہیں اب قمری آپ شعر
اوی ہی مار نیگا آج ایک طہری آپ

زمانہ ہو گیا شیرینی سخن سے تلخ
کیا نہ کیجی سو اک نیشکری آپ

کہی تو پہو لوتی نہ کہی کلا ہی
خمر آج زلفونکو دیکھلاتی ہیں کمری آپ

ہزار بار سنبھلا سنبھل نہیں سکتا
یہ بار عشق او تارین ہماری سرسی آپ

متبادلہ نکریں آپ کو دیکھیں
پری میں حور میں لہجہ میں اب بشری آپ

زیبات ہی نہ سخن ہی فقط درشتی ہی
جلی میں سوچ کی کیا آج اپنی گہری آپ

هوسا یا کرتی بین کور و درین

خوش آب کرتی بین با دلو چشم ترسی آب

استخوان پی گهل چلی اب میان کوی دست شعر کر کنی احسان اگر گمان کوی دست

لاکساک نهوند آبی بین پالمنا بین کهکشان چرخ پر گدرا گمان کوی دست

ایسا عشوق حقیقی هی تو ای پر دوشین خضر تالاهای ماتی پریشان کوی دست

کیون نهو افلاک پر سیار رات دن

سامنی لکهنو کی اب یا نشان کوی دست

دو نور لنین و نه لکمین بین رخسار دست شعر شاخ زکس سی لپ کر هگی بین دست



چشم می آلود ببل سی بوی گلزار است	تیری انکبوسی بوی هم طالب دیدار است
تزلزل ابرو چشم کی اویز نمایان ہو کنی	نیچی باندی بوی پرتپین دوحار است
بخبر وہ ہین جو میخانہ میں ہستی ہین دما	شاعر ناز کہ ہون میرا نام ہی ہشار است
ہوشین لی آؤرا انکو گاہ لطف سی	جام خسی ہو چکی سب طالب دیدار است
جام ہی گر دشمن ہین اوششی سب ہوشین	
ساقیا فی ایسی مین کہی اشعار است	
روکین کی وی مہر پر شک قمر کی چو	کبٹ ہا پر کیلی پر کی نظر کی چوٹ
قاصد کہی دنیا بھی ہجر کا پیام	پتھر کی طرح لگتی ہی دل پر خبر کی چوٹ



مکن نہیں وہ جا کی وہانسی پہنچے	ہم ہی تو اچھی ہوتی نہ کیہی جگر کی چوٹ
مالا گلی میں تہا جو سہ پڑ غور کیے	ولمیں پہنچولی ڈال چکی ہر گھر کی چوٹ
وہ پتیری سہیتی کی کب کام آئیں گے	رو کون سنبھالوں بارون کہاںسی کدھر کی چوٹ

بجھی وہ انگھین اسی سی کیاتی ہیں
دوہری نہ رو کی جانگی تیر و تبر کی چوٹ

برق میں ہی شہ ار کیا باعث	دل ہوا بی قرار کیا باعث
گر وہین راز وار کیا باعث	دل ہوا پر غبار کیا باعث
کون جائیگا سہ و مہدی میں	کل سی آیا بخار کیا باعث



ای دل و انداز یک باعث

کیا ہو جسم زار یک باعث

ہی گل مین جو ہار یک باعث

آج ہی بیو از یک باعث

کیا ہی اسی شہسوار یک باعث

ای میان و لغار یک باعث

تیغ ہی خار و آزار یک باعث

ہینہ طاووس فی اوجسار ہے

ہڈیان بھی گلی کنی نذر ہو مین

نی گلی آج دل کو دیگا گل

گل تو شہباز فکر پر تھا سوار

ہم فقیر و کمزور و نڈتا کیوں ہے

چاک کرتی ہو کیوں گریبان کو

نوک کس کی چھوٹیکا تاتل

عزم نہ کر کجا جب ہی

ریخ کرتا ہی یار یک باعث



یگر غم میں یہ گیا دل چم کر یاں الغیا	۴ شعر علیٰ حبیبی جان لب بن آسوزان الغیا
وصف قدورخ پنچوڑیگی کہی ہم عمر بہر	عندلیون نی نکی بہر گلستان الغیا
کیا ہوا کہا امانت کی طرح سی خاکیں	حشر کی ن ہم کر نیکی ہیر و امان الغیا
قد بی بازو کیا شمشاد کو گلزار میں	باغبان باغی ہوئی سر و خرامان الغیا
بتو آنسو روک لون او پر ترحم الکیا	لو کہ گہر میں کر ہی بہن طوفان الغیا
اس سیاہیلی قسم دنیا بھی تعبیر نیک	خواب میں ڈرنا ہوں ای لپٹ پشان الغیا
کچھ لجا گئیوئی شگون نہن اعیار کو	سوز و نسی میں الگ ہوں بارچان الغیا
نیل معشوقان دنیا کو نسی ملت میں ہی	کو نسا مذہب ہی یہ گہر و سلمان الغیا

دل لگا کر روؤں ای جو ہر مار میں

تو زبانِ موسیٰ چلائی طوفانِ انبیا



وہ گالیان سنانگی پونچون اگر مزاج	بشر بارے کسکا نہو ستر مزاج
دیکھدین آنکہ آنہ کو اوجھین گنگھی سی	ہر روز کی صاحبو سی ستر مزاج
تہوڑی حسن پر نہ بہت کجی غور	پاؤن زمین پہ چوٹا ہی عرس مزاج
کیونکہ جلاہین عاشقِ دلنوز کا نہ دل	وہ خود پری ہین آگاہی سر ستر مزاج
سکین ہی مختلف ہین طبائع ہی مختلف	رکتا نہیں ہی کیا کوئی شتر مزاج
غصی کی وقت گرم دم مہر سہر	اندری تیرا غیرت شمس و قمر مزاج

کرون جو بات تو چھملا کی کاٹین



ہی تیج سی ہی اونکا کہین تیز تر مزاج

کرتا ہوں زلف و رخساری میج شام کو بچ	ہو گی تمام عمر نہ ہو گا تسم کو بچ
دل پہلی راہ غم میں کیا بعد میں چلا	آغاسی پہلی کرتا ہی اوسکا غلام کو بچ
ایہ لٹکلی رخساری نہ جازلف کی طرف	لت جائیگا حلقہ سی نکر سوی شام کو بچ
جیسی ہوا ہوں عاشق زلف و رخ غم	دن بہر بھی مقام ہی اور وقت شام کو بچ
دل چرچ زن ہی ہنزل مقصود و شہین	خورشید و مہ کی طرح رہیگا دوام کو بچ
حیران ہوں کسکو با و بہاری کہلائی	کس باغی کریگا میرا لالہ فام کو بچ
ایسا پڑا ہی گرویش دور انہیں اختلاف	اپنا سفر مقام ہوا اور مقام کو بچ
بیدم ہین میری شعر معانی کی خوشی	کرتی ہین راہ شعر ہی اب ہکلام کو بچ



کعبی چلو طواف کرو آفت خیزین

کرنا حلال کو بیچ کرنا حسد ام کو بیچ

آج کل ہسی ہو اہی وعدہ دیدار بیچ شعر جھوٹہ کین دو چار باتیں کہہ گیا یکبار بیچ

راستی پہنچائیگی مومن کو بام عرش تک روز فردا یاری ہی وعدہ دیدار بیچ

عشق صادق کی اثر فی کذب کو سچا کیا لبیک اگر جھوٹہ ہی ہو جاتی ہی ہر بار بیچ

پرفیہ و جہان اب جھوٹہ باتوں سی گزر راست بازیسی کیا کرتا ہونین مکرار بیچ

سچ ہی سچ ہجر غم جانین و مہر ہی گیا زندگین بولتا تھا آپکا بیسار بیچ

تابِ نظارہ نہ آئی اوس رخ پر نور کے جب کیا موسیٰ سی اوسنی وعدہ دیدار بیچ

ایکدن شہون جویسی تو دین ملول

بولتا ہی محبی وہ دوبارہ ہونہ یکبارہ



مئی امید سی یارب میرا ہر جای قح	اشعر شربت وصل کا طالب ہی شیدا قح
دیکھنی والا ہوں اوس ساقی دریا دل کا	کیون نہ پر آنکھوں سی مجھ سے کی گرجا قح
پہنچی اکدم جو لب ساقی دریا دل تک	مہرکس رخ پر نوری بن جای قح
مہربان دیکھنی منجانب میں کب ہوسا	سانو و لگو ہی محفل میں تمنای قح
تو کر شیشی میں بستر کا کرونگا سامان	شبِ قوت میں الہی کہن ملجا قح
تلخ کامی ہی ایدہ حریف خمار غمی	شہد و شکر لب شیشی او دہریا قح
لڑکھاتا ہی تیرا دیکھنی والا ساقی	پیش کیا دروین شیشی کی شیدا قح

کیا عجب سامنا ہو جای اگر گردش میں	چشمِ مینوش سی منجانب میں سرمای قح
کافہ عارضِ مینوش سی مینست ہوا	لفسی کہنچ لیا کرتا ہی سو وای قح
یارِ اغیار بنی جاتی ہیں اس محفل میں	دوستی کرتے ہیں منجانب میں اعدای قح
نغم ہو مینای فلک جام بنی مہر سیر	
میکشو ہو اگر آخستہ کو تنسای قح	
روز کرتی ہیں کسی طرہ طرار کی مدح	شعر روز کرتی ہیں لیر لیر کسی یار کی مدح
پہول کھلا گئی پیش رخ تازہ ای گل	بلبلو نسی نہوئی یار کی رخسار کی مدح
دولتِ حسن سی اس عشق میں ہو مالا مال	پیش دستی نکر و کر چکی سرکار کی مدح
حالِ بت سی غرض اور نہ مالی کا خیال	وصفِ ہند و مکرون اور نہ زمار کی مدح



بیڑیاں کرتی تھیں ندائیں گرفتار کی مدح	ملوک ہر بار کلی ملتا تھا اس قیدی کی
ارسی صیا و مکرم غ گرفتار کی مدح	قدرت حق ہی مری نگ کی تعریف نکر
مؤویوں فی ہی کہی کی نہیں اس کی مدح	زلفِ پیچ کی تعریف نہ غیر و نسی ہو
جب کری تیغ زبانی تری تلوار کی مدح	دیکھی بہا لی قلم تیز دلِ اعدا کو
رو بخلیں سنا کرتی ہیں چاہ کی مدح	جسمین ہی اوسکو ہی اک نور یہاں ٹھکان
میرا دل صاف کری حیدر کار کی مدح	کعبۂ و نسی نکاجا ہی بتو نکا جلوہ
آپ ہی آپ غزل پڑھ کی کری تعریف	
کب کریگا کوتی اس ناچار کی مدح	



ہوا جو ہاتھ سی مجھ ہی بد زبان گستاخ
ہاشر برای بوسہ ہو اساتھم ہی دہان گستاخ

ہم اپنی آنکھ چھپاتی ہیں چھپتی ہو کیون ہو
ہو ہونو نہ دہکو محرابان گستاخ

بہہو لی آتش گسی ٹنگی ہاتھون میں
گلوئی ہو گیا گلشن میں باغبان گستاخ

کر و گھار از ہفتہ میں آج سب افشا
کہ پھرون ہوتا ہی خلوت میں دان گستاخ

مزار قبون فی لوٹا جب ہو اتو بہہ
جو خوابی ہو اسو تھیں میری جان گستاخ

وہ ایک فتنہ عالم ہی لہی بہاگی گا

کرنگی یار کو کی گریبان گستاخ



ابروسی عارضوئی ملی او کو چار چاند
اشر خورشید و نکو صدقی ہی شبکو نثار چاند

کیونکر بناؤں اپنا دلِ واغدار چاند

چپک کی واغ زوی منور یہ کھل کتی

ابر و در چین رخ چشم و گوش و لب

بر زخمِ سینہ چاند نیکا پھول بن گیا

نقشِ تمِ مند سی ای شہسوارِ حسن

کہوڑیہ یار کلا تو نعلون کی نقش سے

بر گز مچھی نہ بہو لگا وہ روی خوش ضیا

بکری وہ عید میں تو ہوئی عید گاہِ قتل

ای آفتاب و تیری زوی عجب نہیں

چپ چپ کے چہانتہا ہی اوسے بار بار چاند

کھینچی ہیں نقشِ بندِ ازل فی ہزار چاند

کو کیت سات ملک کی ہیں سارا یار چاند

مقتولِ رخ کو کیوں نہ دیکھائی بہا چاند

بالای ارض دیکھ لے مہنی چا چاند

پیدا ہوئی زمین کی اوپر ہزار چاند

دیکھا کروں ہزار فلک پر ہزار چاند

ایجانِ عمر بہریرہا یاد گار چاند

ہر ات تھپے تو میں ہو وی نہا چاند



خسرتیزی غزل کوهالی نی حب سنا

هر بیت پر فدا گیتی اوسنی هزار چاند

زلف رخسار پر رستی پی پریشان چپ
دیکھنی کچھای طول شب بھران چپ

دیکھنی بندر ہی اب ورزندان چپ
ول ہی خاڑ ز بھر مین مالان چپ

کبتک عمر بسر کچھ صحرائین یار
پہاڑی خوش و شست مین گریان چپ

نچہ و شست دل اسکو پی دالان کری
سوزن غمسی فوہو پر گریان چپ

بکھی گلزار کی ہی سیر ہو اگھو نکو نصیب
داع تاخیر دیکھ لکایہ سامان چپ

حال بندوسی ہی چوٹ گاہ ویندار فراق
قید کاو مین رہی گاہ مسلمان چپ

جانیدی جانیدی اب اسکی نہ سچھی پڑ یار



نغم کشتی عشق مین ای ناوان چپ

تپ فراقی عاشق کاہی گریبان زد	شعر حرارت جگر و دلسی ہی گلستان زرد
ہماری رنگِ عشق سی ہو گیا یرقان	کہ پہول زرد ہوئی ہو گیا گلستان زد
گلِ سفید و گلِ سرخ شہری ہین سبز	ڈو پٹہ اوڑھتا ہی جیب ہمارا جانان زد
خوشی سی سرخ ہوئی کیون مین گلہسی لگون	حسد سی کیون نہ ہوا چہرہ رقیبان زد
فراقِ یار مین رقیان فی مہربانی کی	کہ رخ ہی زرد زہا اور چشم گریان زد
ہنسکی آج تو یہ زعفران کھل کھل کی	کہ روی بلبل شیدا سی ہی گلستان زد

محبت می معشوق ترک کر اخت

خدا کی یاد سی کر جسم و روی خندان زد



مین مین مین مین واجب ہی خدایسری بعد شعر شرط الفت کی قضا دیگی خدایسری بعد

روشنین چہانگی گلشن صبا میری بعد بلبلیں ہوں لنگی ہوں لوکی دمایسری بعد

کیسی بقدر ہوئی جان قضا میری بعد حسرتوں کا نہیں لکھی گائیسری بعد

ہوں بکشتہ میں اس مہدی لگی ہاتھوں کا قبر چہانگی یہ شاخ خدایسری بعد

ایک جانی تو بہلا دو تو رہیں خدمت میں اور دلی موت کی کرمانہ دمایسری بعد

سرور گز گئی فواری لہور و قی میں خاک اوڑی باغ میں کیا کیا ہوا میری بعد

چیر و نکو داغ ملی لٹ پٹی دستار پٹی کجکلہ توڑ چکی بند قبا میری بعد

قتل کیوں کر تھیں وہ دست گارنسی بھی تیر ہو گاہ کہی رنگ خدایسری بعد

آجکی ہمہ قیامت گئی سب دنیا ہی کر چکا صور سرفیل صدائسری بعد

ہیون کھاسکاب کسکی ہامیری عب

ہوگا عتاسیر اشہار ز بدن مرقدین

یاوشگی کہی زلف دوامیری عب

ایکدن ایکوہی موج محبت ہوگے

بوی گل گلوسی ہو جسوقت جدامیری عب

یاد کرنا بھی اسی شک گل و سہمن

مفضل ہرین کیا کوئی چک جائیگا

کسی کا لگی گانہ پیامیری عب

جلادور و کر تہین تلوار پر گھنٹ

کرتی ہن ترکہ ازوبی خمدار پر گھنٹ

ای باغبان نکر اہی گلزار پر گھنٹ

نو کہ قلم سی باغ معانی کرونگا صاف

مضرب و کر تہی ہر تار پر گھنٹ

مطرب ہر کی قولی مساری ہستار



دل پستی مین کو تہین ہو کر سی پامال	چلنی مین مار کر تہین رفتار پر گھنٹ
او سکی کند زلف مین تمار ہی سپر	ایدل بجائی لٹ کی ہر تار پر گھنٹ
جب دیکھ لنگی راہ روی سیری بار کے	بک در می کرنگی نہ رفتار پر گھنٹ
مجلو کہی نہ پونچھ گامین نصیب ہون	زاہد کہی کر گمانہ میخوار پر گھنٹ
عکسین ہون مول ہون اب بل کھان ٹا	اب کیا کر ونگامین دل ناچار پر گھنٹ
ایک آیا ایک اٹھ گیا ایک بیٹا ایک کٹا	
اونہیں تو ہو گیا دو چار گھنٹ	
تن لاغر کو ہی لفت مین بنایا کاغذ	سہ پہی آنکھ سی قاصد فی چہ پایا کاغذ



میری قسمت کامری ہاتھ نہ آیا کاغذ	کات کر سحر کا مضمون بنا دیا وصل
گہو لکر محکوسیا نون فی پلایا کاغذ	سایہ رشک پر شوق میں تعویذ ہوا
عطر میں فتنہ عالم فی بسایا کاغذ	ایسا مجموعہ پریشان ہی ایسا صدا بار
ناؤ کی ناؤ بنی ہمیں ہسایا کاغذ	پانچین تیرنگی مضمون جو دہو ڈالی ہیں
مروہ زندگتی خضر ہی لایا کاغذ	فاصد اکیون نہواس عشق میں یہ عمر دراز
یک قلم صدا ہوئی جبکہ اوٹھایا کاغذ	دشمن دوست کو پہچان نہ اسی شاہ جهان
<p>بہی لکھتا تھا کہ شریہ نہ پہیہ حال کہلی</p> <p>پہاڑ اریزی کیا دہو ڈالا چپایا کاغذ</p>	
مشری فی مری تسخیر کا لکھا تعویذ	خطِ ولد از پری چہرہ کو سجھا تعویذ



راحت جان ہی کہہ نہ اسکا نہ نوچو گاہ ہے	دماغ معشوق پری پھر وہی دلکا تعویذ
آج ہیکسی تری مہر کو بھی کل آئے	باز وہ تہاب ہوئی ٹڑیہ جو باندھا تعویذ
نام صیفی ہوا و لٹایہ اثر عاشق پر	گردن پار میں جب خط کا ڈالا تعویذ
برق بدلیں تڑپتی ہی بس ای مائنا	اوپنچی چوٹی یہ کوندا ہی جو رہیلا تعویذ
روح بیکل ہوئی ہیکل کی تصویر میں آہ	قبر میں رکبہ کی جو اوپری بنایا تعویذ
کام کامل کا نہ ملا کا نہ عامل کا ہی	کام آئیگانہ کچھ عشق میں گنڈا تعویذ

شاعری پختہ ہی تری قدموں کی قسم
برسر شعر نہ لکھی گایہ کچا تعویذ



او کی ملکین یا و آیین وی خیر و یکیه کر	شعر ابر نظرائی دیا یہ دیدہ تر و یکیه کر
کیا چر اشکا کوئی اشعار بین سلک کبر	وز مضمون سیندہ ونگی فکر کا کبر و یکیه کر
ہم سی جاتہین و نگین ہی مل چکی	ہاتھ ملتی ہیں بہت ہم چور کا کبر و یکیه کر
انہیں ندوسی اپنا سیل ساقی دور ہو	مہر عالماب پایا ہمنی ساغر و یکیه کر
دور می بین آج ساقی تنگی میں روشن ہوا	رنگ سی جل جل گیا مہر مند و یکیه کر
کیا سلیمان اوٹھ گیا دنیا سی ای حسیا و	بی پری پر یونگی یا و آئی محبی و یکیه کر
یا و رخ پیر ما علی تنگی ہم چو اسیگی	پیر قلم یا و اکیا سر و صنوبر و یکیه کر
انکہ پیر بادام کا دھوکا ہوا ای لستہ	ہی گمان غبر کا یہ زلف مغبر و یکیه کر
خط شوقیہ کا جب مضمون میں پڑہ دیا	سہر چکا کر رہ گیا صاحب کبوتر و یکیه کر

قد گُل بادا گیا سرو و صنوبر و یکہ کر	قد بل بارونی محو باغین کہندا دیا
بزم میں ہی شیشہ گریانِ مدہ تر و یکہ کر	ابر و تابی سیری احوال پر ای حیرن

گہری زخمون کی طلب سی و غ اوجہی پڑ گئی
چاندک و کینگی ہم ایجانِ خسرو یکہ کر

شروع الفتن حسن پادار و ہی ایجانِ جفا کر	کہا نکا قصہ ہی کیا قصا یاد خدا کر خدا کر
شکستہ تین بال و پر ہاری تاقیق میں کہ سر سوار	بہار صبا و سی واری پھنسا پھنسا کہ پھنسا پھنسا
تہمین تو بضمونِ غم سو جہا کیا نہ پاس اپنی ہمار	ہزار مین ہی چرخ چاہا چاہا کہ چاہا چاہا
کہہی ماؤ گامین چہا کا خبر ہی ہو سکی تل کا	کیا سا و سوغ و لکا و کہا و کہا کہ و کہا و کہا
یاد و کا کا لاسا مان دی لکا کیا یہ و زمان	کیا جو غیر و نکو تہنی بہان بلا بلا کہ بلا بلا



ز او سی بدین هوای شکر تو بنین ہی تو ہی پاکیزه

نه بامن تهمت برای اشتر خدا خدا که خدا که

قیامت قد و بالا ہی قیامت ہی قیامت پر

کف افسوس میر تیا ملیگامیری رحلت پر

ہمارا اقرار پر داغش کرتا ہی تهمت پر

ہماری زخم دل جیلا گئی او کی ملاحست پر

عبث غرہ گئی بین باغبین گل اپنی ترہیت پر

الم پر ہی الم محکومندامت ہی ندامت پر

مکرہم ہو گئی اگر ام خضر قسی کرامت پر

قیامت کا ہمیں نہ ہو کا ہوا جانا کی قیامت پر

جو افان چمن سی ہون گیا کر باغ عالمی

وباؤن پاؤن تو کہتا ہی کیوں قیامت ہی تو بوسی

نکد اکا ترا دیتا ہی بوسہ غیر کا صبا

خرا کا لفظ ہمارا وہ بہار اسی باغبان کبھی

ندیمان پر یکا اب نشان عشق او بچا

کرم کرتا نہیں دل عبث مغرور ہو صبا



قدم حبسہ نسی عشق کی کو نچمین رکھای

مصیبت پر مصیبت ہی مصیبت ہی مصیبت



عشق ہی طرح اک کوہِ گرانِ بالای سر
سنگِ مایہن کو دک و پیر و جوانِ بالای سر

بھسار تم ہی کوئی دنیا میں کہ انصاف
پاؤں کی نیچی زمین اور آسمانِ بالای سر

مرد و سون ہون چوڑ و نکام کی مایہن
عشق کی دستار باند ہون گامیانِ بالای سر

سیرِ دیوانِ محبی بہتری صفِ عشاق میں
ہاتھ میں سیری علم ہی اور نشانِ بالای سر

شمع روشن عشقِ ساعدی بنین بین ہدیان
موی سر کی طرح رہنمایِ جوانِ بالای سر

ہم سوارِ کوہِ تہی کیا ہو گیا مر نیکی بعد
شکرِ یزی بھی نہیں ایتور و آنِ بالای سر

باغین ہی دستار کا لطف شوقِ عنید
تا کہ گرم مٹتی ہیں آشیانِ بالای سر

قالتا پہلی سزا ہی عشقِ حشر کو ملے

بارِ غم رکھا جو پیشِ مردمانِ بالائی سر



مثلِ چاکِ خامہ و گل ہی ہمارا دل لگا
اشعر جب کہی یادِ اگنیِ نغمونِ گلشن کی بہا

سینہ چھریٰ ہی خانہ تن ہو سورجِ وا
ساتھ کا ساتھ اور کیا جوڑا کہاں بانی گما

کیا کہوں چھنی سی تیری لگا عالم کیا ہوا
بیتوار و بیخوردی آب اور بی ختیا

چوڑ جائیگی زمانہ میں کہی کہتی ہیں ہم
یہ کہانی یہ فسانہ اور یہ قصہ یاد گار

سات چہرین یار کی دیوانہ کرتی ہیں مجھی
کیفیتِ چینِ سماعِ مراد اناز و بھار

اب اسِ خمسہ ان چہ چہر و نسی ہی منتشر
محبِ سانغِ صراحی می گلستان اور نگار

خلعتِ شش پارچہ عاشکو ہو سرِ کاری
نیمتنِ معشوقِ گلر و گلبدنِ محبوب

بسل و مجروح و مذبح و قیل و بقیرار

و ہر ننگ اور زمانہ اور بہانہ ہر روزگار

عاشق و سونہ کی پانچ ہیں اسم شریف

ایک مطلب ہی ہی ایک نام ہی طالع کی گنا

حامی و سرہن امین کہو یہ شبت و چار

روز و شب و مسا و رات دن لیل و نہار

بلاؤ کا یقین اگیا گیسوی چچان پر

نعب ہی کہ ہی مور عاشق مار چچان پر

رہا کرتا ہی لال بات تیر و ملی پکان پر

گمان ہی تختہ تابوت کا تحت سلیمان پر

گمان ہی خندہ گل کا تہار ہی و خندان پر

قیامت کا بھی ہو کا ہوا اوس آفت جان پر

دل پر داغ مائل ہی نہایت لعل جان پر

بہار زلف رخ پہولی نظر ہی سکی ٹر گاہ پر

عین دست تافت کیون پر یان محسب انسا پر

یقین شبنم گاہی گلشن اشک چشم گریہ پر



قبا کا دستہ بمقتل کروانگا اہل حشت

بہاوتیا یوں ایک دم میں حسن و خاشاک فرنگی

وہ لاندہ بچڑ ہا جب ہم عاتلاب پر اپنی

یقین ہو نہ ہیں غیروں فی بوسہ زخما پایا

ہماری ونگٹی ہیں اس تن لہر پر یوں اوپر

بنی گلی کینا گر و سواری ایشہ خویہ

تہانگی گوشمال اس بوتسا نہیں و سکودنی دیکر

یہ زنجیر و نہیں او بہا ہی پریشانی مسلسل ہی

نہ اوچی ہوئی انگلیں ہم و خفت سی کہیں اپنی

ہوا چین چین جانی اتو گریبان پر

حسد کرتا ہی ابر تر ہماری چشم گریان پر

سلمانہ گری ہندو گری ہندو مسلمان پر

معاذ اللہ گمان بد کسی جائز ہی قرآن پر

بچی ہوں طرح کاٹی کہیں صاحب بیابان پر

اوڑاتی ہیں جلونین خاک عاشق کو سی جان پر

پڑھاؤں طفل غم کو یہ دیوان بھی گلستان پر

مقید فخر کرتا ہی بہت زلف تو کی زندان پر

یہ گردن بالفت سی ٹہکی ہی اونکی احسان پر

<p>بدای سوت کی صورت بی غایت قبر کی صورت کشاد و بال کیا دوی کرنگی سیری مضمون نشان آو نام عشق پرچم بحر و نکه دل</p>	<p>کمان موهای عزرائیل کاخ و اپنی دربان پر رها کرتا ہی دیو فکر کا سایہ پرستان پر حسد کرتی بین باز اوین جاسد اپنی شان پر</p>
	<p>ہنو گا مجھ پر ترسی چشمہ فیض کا جاری عبت مغرور ہوا تم اپنی چشم گریان پر</p>
<p>جام می بینی بنایا کانسہ سر توڑ کر سر بنایا مینی او کا گنبد در توڑ کر خوشترامی با نمین او سکی دو بالا ہو گئی سر کشی کرتا ہی محبی ساقی بیان شکن</p>	<p>بستر ساقی بناؤن کیون نہ ساعر توڑ کر دل بنایا مینی اپنا در کا پتھر توڑ کر دہر گھینا قذنی دل سرو صنوبر توڑ کر جام ہیر والو گا او سکا کانسہ سر توڑ کر</p>



میری گردن جہک گئی قاتلکا خنجر توڑ کر	بعد مرون برقم تو لایمین ہی بن گیا
میر آئینہ بنام سکندر توڑ کر	خود نامی اپنی منہ و کیلا کی حیران ہون
چوڑوی اس کین ای فضا و شتر توڑ کر	الف ترگانی تین مو گیا ہی جوش خون
	مہر و مہ کی کٹی ہون تو باز و نکلی زیب ہو
	کا کاندہ بناؤن روی شتر توڑ کر
میں سر راہ کھڑا تھا ہون دوکانو پر	ہاتھ و ہتھ پین سر پٹی مٹی و کانو پر
توروسی تیری بیان بن تو گئی جانو پر	انہیں پر پٹی لکین جانلی انجانو پر
ملک خیر و بدی میری ہی نہیں تاناو پر	فوق پایا نہ فقیر و نشی ہی دیشانو پر
طعن لیلیٰ فی کہی کی نہیں دیوانو پر	میں سنسا نہیں ہرگز میری دیوانو پر



بغچه اگر گراویا ہی ستا نو پیر

سیر خورشید و مِصَح اگر آنکلا

نظر بد تیری ملو و نہ نہ پچی اسی یار

جانہ گل کو پین سیر گلستان کجی

حسن و عشق کا دشمن ہی دیو شب بھر

پشت آئینی کی مہتاب کو دیکھلاتی ہی

سوختہ ہون میں قصص کی صدا آتی ہی

ساقِ سہین کا تو پروانہ بنا ہی مہتاب

ایشہ حسن غیر و کا دیکھا تو رخ و زلف

بجلی پڑ جائی الہی کہیں منجا نو پیر

اؤس پڑ جائیگی بی شبہ گلستا نو پیر

ہاتھ اغیار کی ملو ایٹکا پستا نو پیر

ناشپا تکی نظر جائیگی پستا نو پیر

نفسِ امارہ کا سایہ ہی پستا نو پیر

ہاتھ پہو لسی جو رکھ دیا ہی ہر رانو پیر

آہ کا ہاتھ جو پڑتا ہی میری رانو پیر

شمعِ فانوس کا دھوکا ہی تیری انو پیر

سایہ بال ہما پڑتا ہی انا نو پیر

تیری چو کہت سی رگڑ تانوں میں بازو پی

پاؤں پہلی ہین کہین دامنِ محبوب کی بھی

دل بہک جائیگا طرسی نہ ہو گا دسار

نالہ دلی جس ایک نشانی سبھو

کیا ترغم ہی ترانہ تو تہین تک ہی تمام

عشق کیسے چین و ملین ہی سیر کی جا

حسن کب کم تھا جو آئینی کی کہولی قلمی

شمع گل ہو کہین مہتاب پہ پی یا اللہ

سر و باغیسی کوئی پہول نہ بچنی پاتا

رشتک آتھی مجھی نام سی دربانوں پر

دستِ عشاق نظر آتی گریبانوں پر

نالی یاد آتی جس کی مجھی ان تانوں پر

سر و ہنسا کر تابی اکثر وہ میری تانوں پر

تارِ طنبو رسی جاتہین ان تانوں پر

پہول کنگھی گا بھی عاشق ہی پریشانوں پر

ایک حیرانی زیادہ ہوئی حیرانوں پر

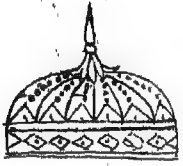
عین خلوت میں نظر پڑتھی غریبانوں پر

ہاتھ دیتا اسی اللہ اگر شانوں پر

جلد اعضا میں ترا تا نظر بٹہ گیا
نظری صا د ہوئی ہیں میری یوانون پر

ہند میں کیوں نہ ہوا سیر دیوانِ عجم

شعر کو تھیں اسی فوق ہی سلطانوں پر



مار پٹھو نگا کہی رکھتا ہوں ایجان چہرے
یا تو نہ کر تا ہوں نہیں اتبو کہا مان چہرے

شبِ وصلتیں سنہا کر نہ رہا صبح ہوئے
یا داتی ہیں مجھی ہجر کی سامان چہرے

نہ چہا اور نہ کڑھا اور نہ رولا اسی عجم ہجر
دلِ مفلس کو مری سنی کی مہمان چہرے

یار کہتا ہی کہ انعام کو اوٹھ لینی دی
ہجر میں وصل کا ہو جائیگا سامان چہرے

بہل گیا کہل گیا پوشیدہ نہ کرتنگ مجھی
چار میں کر چکا احسان میری جان چہرے

گدگدی عشق کی کیا کم ہی برائی خستہ

میرا دلدار میرا یار میرا بھائی میرا پیار



ہوا جو بارشِ مرگانی گلستانِ بہار
عجب نہیں کہ نظری ہو نخلِ ریحانِ بہار

بزرگِ نخلِ چین ہی ہر ایک مصرعِ تر
کہ جیسی ہو تہین بارشِ مین کشتِ دستانِ بہار

لطیفِ عشقِ گلِ سرخِ آبِ سونگہا نگا
ہوا جو باری صندل کی دوی جانانِ بہار

تہناری حسن کی دولت سی دہی مال مال
ظلم کی فیض سی سب ہو کیا نستانِ بہار

یہ سبزہ رنگو نکی الفت میں انقلابِ ہوا
ہمارے زردی عارض سی ہی بیا بانِ بہار

غمِ حسین ہی سونگہی ہی سیو پشاک
فلک بھی نیلا ہی اور جائہ گلستانِ بہار

عجب بیارهی بلبل بی بین سبب عشق

که شاخ دست سی هی گل رخندان

یہ باغین گل صبر رک کا محافظ ہے

قدسی اختر خوشرو کبھی گلستان

نہ آنگی غم حیرانین اس لب پرنسی ہرگز

شعر

تقین ہی نہوگی و صلی او سکو خوشی ہرگز

نہ مار و تم نہ مار و تم میان ہم آپ تین

نہوگی نہوگی ہر تکی ہمارے زندگی ہرگز

سان تیج و تیر و خیر و نیزہ ہی عاری

اجی میں سخت جان ہن اب تک لکایہ جی ہرگز

تیری لو میں کہلا ہوں شمع و میں بزم عالم

شل سچ ہی کہی جہتی نہیں دلی لگی ہرگز

نمایان ہی نمایان ہی ہی حسن کا ہنس و دہن

نہوگی نام کو اب میری آنکھوں میں نہی ہرگز

ہزاروں تہہ کھڑی تہہ پین پین پین پین

نہوگی اب کسی رتسی اونسی دوستی ہرگز



یہ دوسری دامن کیون پہلائی میں لہان دہاؤ
اجی جاؤ گنا جانو میں نکلی گایہ جی ہرگز

بنا کر شیشہ تن اپنا سایہ ڈال دوں اوپر

اری نہ اتر گی صراحی میں پری ہرگز

پہو لیکھی سری سنیہ میں کیا کیا چینوز
کیا کیا نہ گل کہلائی گل سریں ہنوز

جانکی بعد ہوش میں جب اپنی آئین کی
غریب میں ہونڈ ہستی میں ہم اپنا وطن ہنوز

اتوا ہی نہ ہو دیگا موقوف جان کا
اوسکی جبین صاف تو ہی پر شکن ہنوز

عشق اوسکا میری چین کا ہو جائیگا
راحتی دلکی پاؤں گارنج و محن ہنوز

اختہ شراب خانہ میں اب دور دور

آیا نہیں وہ بزم میں ناعش شکن ہنوز





دل رنجور کچا جاتا ہی دلدار کی پاس	مال یہ لاتی ہین دلال خریدار کی پاس
ساون مہون تو رہا کرتی ہو اغیار کی پاس	کبھی دو چار گھڑی مٹتی بیمار کی پاس
کہتی اڑہ رہی دیواریں ہین کی دہلیز	سوت بھی آتی ہوئی ڈٹتی بیمار کی پاس
تصفیہ خون کا غنا لب صاف کریں	شہد لب پہنچی ان اکھون کی بیمار کی پاس
سہرت نبض ہی جلدی ہوئی اس جانین	اب طیب کی نہیں مٹتی بیمار کی پاس
چہ تیان اکی ڈیان ہوئیں معجونو کی	کان معجون مٹتی کی ہی بیمار کی پاس
شل آئینہ ملی عارضو نس پانی سیبے	آب حیوان نہیں اس شہد دیدار کی پاس
اسی سلیمان جہان تخت اوڑا دو گاترا	پر یان وڑاتی ہین اس مرغ گرفتار کی پاس

بهر کر اشکو لیا جوهری بازار کی پاس

عشق سلک و رونا کا ہو اسی حبسی

وہ یہی دن ہو کہ گلا ہو تری تلوار کی پاس

تشنہ آبِ مِ تیج تو ہوں ای قاتل

کسی صورتی ملاقات ہو اوستی

یارِ پاس آئی میری پین چلون یار کی پاس

شعر کہتا ہی اچھی صورتوں کی سب جہان تلاش

کیونکہ کروں تہناری میں جانِ جان تلاش

کرتا ہی اون جوانوں کی پیر معان تلاش

جو بیت اوٹھہ گئی ہیں خراباتِ دہری

بیل کو فصل گل میں کر سی باغبان تلاش

انصافِ فی خدا جو اسی باغِ دہر میں

تیری لمر کی آئی اگر در میان تلاش

خواہی کجواہی سنی لیجا نیکی عدم



پریان کرین ہماری لٹی پریان تلاش

کہ کی پھر کریگا تو ہی آسمان تلاش

سیری زمین کی نہ کری آسمان تلاش

چوڑا سی یہ مکان کیا لامکان تلاش

کرتا ہی اسان کہن قصہ خوان تلاش

فصل بہار آئی ہی سودیکا جوش ہی

سرگتہ محبار وی زمین سی جاوٹھ گیا

بوی ہین اسین تخم مضامین شبانہ روز

پانسیگا کون سیری مضامین منکر کو

مضمون نویسیکھائی اگر گل کو غنڈیب

کس مہر و شکی عشق میں خراب ہو

کس ماہ چاروہ کی ہی تھکویہاں تلاش



بڑا ماہ سورہ اخلاص کیون کیا اخلاص

بزرگ نقطہ اخلاص مٹ گیا اجال

برائے جانو ایجان ہی پہلا حلاص	ملاپ میں جو مزایا لڑائیں کب ہی
مگر پسند نہیں اوں کو یہ چاہا حلاص	گلی لگانے کو ہی چاہتا ہی سو سوار
کہ خانہ جنگی کا ہی ایک ما حلاص	گلی گلی سرباز کیا کئی ہین گلی
تہااری طرح ہو غیرہ کا بیو ما حلاص	تہین سی اوں کو مجھے تہین تم ہو
خلاصہ کر کی یہ مخلص فی لکھ دیما حلاص	خلاص خاص ہوئی خیر حال و خط نہ بنا
<p>چٹاک میں نہ مزایا پاک باز و ن سینے</p> <p>کیا ہی یاری فی بار ما حلاص</p>	
عشق سی کچھ کام فی کچھ کوئی جانسی غرض	شعر گلہی طلب ہی کچھ خار سیا بانسی غرض



عشق کی سرکار کو بیباک بالکل کو چلی	اب نہ کچھ زنجیری مطلب نہ زندانی عرض
کستی ہم جیکڑیں نہیں اپنا کسی ملت میں سیل	عشق کی بندیکو کیا گبر و مسلمانسی عرض
عالم وشت میں عریاں کیا جامہ چاہی	کام ہاتھوں کو گریبانسی نہ داناںسی عرض
ابتونہیں منس کر ڈو دیو نیگا در اشعار کو	ہمکولس بدلیں ہی اوسن برق خندانسی عرض
تیری نظروں میں نہ ہر گاہ روی آفتاب	
تجکوا سی اختر نہوگی ماہ تابانسی عرض	
ابر پر اپنی چشم تری شرط	
عشق میں عقل و ہوش و صبر و قرا	آہ کی واسطی اثر ہی شرط
دی و تیا ہون جسد ہی شرط	



بہارِ حقیقت
فاعاتِ زمان
محلان

کیا کروں مجھی ہم نگر ہی شرط

خضر نژاد ہی بیابان میں

آبیاری چشم تری شرط

گشت دہقان سبز ہو جای

عشق کی واسطی جگر ہی شرط

حسن کی واسطی ہی دل لارم

کیلیں گی ہمسی تاسحر ہی شرط

نرخرو وہ سفید ہی مہتاب

آسمان پرچہ ہائی وہ محکو

کسی اختر سی ای قمر ہی شرط

نی جانی ہی پسِ واور روبرو لحاظ

چپ گیا مہتاب اور کرنی لگا مہر و لحاظ

چو کڑی دل بھول جانی اور کری ہو بچا

گر لکھون افسانہ خوش خشمی محبوب میں



اوپچی چوئی اوسنی کونڈھی اوپر پڑا بوب	اس پہلی ٹپی سی کراگل شہو لجا ط
دست بستہ بین سیری پیش نظر مضمون زلف	مجلس طلائعین سی انوندی ہر سو کا ط
پہوڑ والی آنکھہ گر اشکو نکی صورت دیکھ لی	راز دل انسا بہو کر تہین کیا آنسو کا ط
سیر دیوان ایسا پڑمروہی باغ دہرین	ہین مادہ سبے واور کر تہین سب گل و کا ط
بی کلی و گلی زیادہ ہو گئی غنچہ دہن	ہمسی باغ دہرین کر تونہ ای گل و کا ط

جام بہر والینا فوائی قیامت میں ضرور

ساتی کوثر سی ای اختر نہ کرنا تو لجا ط



چہرہ تابان کی الکی ہو گئی بی نور شمع	ہلکی نور ابرم سی ہو جائیگی کا نور شمع
--------------------------------------	---------------------------------------

بہا کی اک پائوسی ماری شرم کی تا دوشمع	جب ہوا دیوان میں روشن مصرع سر و پیراغ
دل پہ داغ عشق کا کہتی ہی ایک ناسو شمع	سوزشِ حُسنِ تباہی نل گئی پروا انگ
جیسی روشن کر تھی ای بہ شب و بحر شمع	رنجلی مضمون ہی سیما ہی میں یوں روشن ہوئے
قد عاشق سوز غم سی ہو گیا شہور شمع	فکرِ عارض سی کہلا ہی اس قدر یہ روز و شب
نطق سی افسوس ہی کیون ہو گئی معذور شمع	حالِ پروا نہ سی ہکو بھی خبر دیتی ضرور
<p>کون پوچھیکا اسی شبہا کی کتاب میں</p> <p>کیون اختیارِ آخر تابان ہی مسند شمع</p>	
کون باندھیکا غزلین اب بہ کامل کا داغ	سار اچرخ بی ہتون ہی ایک میری لکا داغ



نغمہ تیغ ابروی جانان بد کن ہی عنبر	ترجمہ مرقد میں لئی جاتی ہیں اوس قاتل کا داغ
نام روشن ماہِ کامل سی اگر چاہو سدا	منعم و نیاری کہو و دلِ سائل کا داغ
کافروں کی عشق میں دہتالگا ہی زاہدا	مصحفِ رخسارِ جانانِ پھین بیتل کا داغ
اوسکی سینہ تک سائی میری ہوئی کہان	چاہِ بایل سی کوئی پوچھی مہِ کامل کا داغ
جسطح جاتی ہیں مضمون بحرِ شعریہ	اب نہایت گاہاری اس دلِ نائل کا داغ
سرکبِ آتش ہی اس متقلین حاضر ہو گیا	
ترجمہ کوئی دلی پوچھی کوئی اوس قاتل کا داغ	
شمعِ سروِ سبزی اور لالہ گلشنِ چراغ	اشعرِ باغِ عالم میں ہی داغِ نسی ہی روشنِ چراغ
روح کی باعث ہی ساری زندگی کا نیکافروغ	جب فانی ہو گئی گل ہو گیا روشنِ چراغ



نغمہ کہاں معشوق کو دلسوزی عشاق کا	جلتی پیر و انکی کب کرتا ہی شمعون چراغ
باغین شب کو اگر کسی ملی وہ گلبدن	آئینہ مہتاب ہو وی اور گل سوسن چراغ
استعد چہلو نکی گل کہا ہی ذاق یارین	جلتی خلعتی ہو گیا سیر اسرا پاتن چراغ
بعد مرن بھی یہ نہجی جو اپنی ساتھ	راغسی رہنی تہین پاتا سیر مدفن چراغ
سرخ رنگت جسم کی دیتی ہی ہو کا استعد	جاسا ہون او سکو گویا زیر پیراہن چراغ
بعد مرن بھی نہیں قد کی او پر روشنی	روز اور آئینہ نہیں شعلہ کی طرح دشمن چراغ
اتفاق آپسین ہو گر جیسی اوٹھی نفاق	کر کی روشن کہہ دہی دوست میں دشمن چراغ

ماہ زہرا کی عراخانہ میں اختر کیا عجب

تیری چریکا ہو گر قندیل میں دشمن چراغ



خاک اوڑی پٹ پٹ گئی سبکی گریبان ^ش شعر کر بلا و نمین شپی جب شیه خوان ہر طرف

جوشِ وحشت فی دیکھایا ہی مچی کوہِ جنون ^ن پھر نظر آنی لگی خاریا بان ہر طرف

اشک لنی کرویا دنیا میں ایک فانِ نوح ^ن مانی دریا ہو گئی بہتی ہین مالان ہر طرف

بنیم واما دیکھیں مہندی کی ادبسی مازین ^ن پایا بگل ہو ہو گئی سر و چراغان ہر طرف

قاصد میں وہ سلیمانِ جہان ہونِ بحرین ^ن نامہ لیلیٰ کی اوڑیں عاشق کی پران ہر طرف

حسمِ ظاہر پر پڑی ہین داغ کب ای لا رو ^ن گر پڑیں جہا کی باہر دگی کلیان ہر طرف

اوسکی ہم غنسی فی اوسکی زخو روشن کر دیا

وہو نہ سہا پیر تہا ہی اشراہ تہا بان ہر طرف



خدا کی ذات ہی بندہ کی حالی وقت

ہمیشہ شک و فکر سی پریشان ہے

مشتوق قتل کری او پہ کچھ گناہین

قلم کی کہاں کچھ صفت لے کر سر ہو

ابھی خیر مضمون رخصتی شاعر کے

چمن نہال رہی باغبان رہی زردار

تمہاری صنفی شاعر بھی میر مثنوی ہو

یہ ہولی زرد ہوا در عاشق کا ہو دی سونگ

جبین کی خال نی دیندار کر دیا محکو

۱۲۰
شعر وہی ہی رنج و غم اور ملاسی وقت

قلم کہی نہواحت الہی وقت

پہری نہو کی حرام و حلالی وقت

یہ موشکاف تو ہی بال بالی وقت

کمال بدر نہو دی زوالی وقت

خران نہو کہی اس نو نہالی وقت

تمہارا چہرہ ہی ہو خط و خالی وقت

کہی وہ ہو جوابیر و گلاسی وقت

ہوئی یہ آنکھ جناب بلاسی وقت

کبھی نہ چھوڑتا مضمونِ نو یہ نعلونِ مین

جو ہوتا آخر تنگیں وصالی وقف



سامنی اونکی چنی ہی نعمتِ الوانِ عشق

عاشقوئی دسی ہی نیامین غروشانِ عشق

مرکی بھی چٹیاہنیں یہ قیدی زندانِ عشق

بہرِ حُسنِ شوقانِ پڑھو قرآنِ عشق

صاف ہی ہفتادو دہلیچ ایمانِ عشق

مثلِ لالہ واع کہاں گاوہ ناوانِ عشق

ور و ورنج و ہم و غم و حسنِ مہمانِ عشق

خوبرو یونکی سبب ہی گرمی بازارِ حسن

شرکتِ ہستی ہی محبوبِ الم عاشق کی وج

سایہ دیو و پرسی کیا خطر ہی زاہا

جتنی ادیان ملن ہیں بکاسِ زمینِ ہسل

حکمِ گلسی سیرکشی کرنی لگا سر و سمن

حسن کی دولتیں لالہاں ہی مہمانِ عشق

خوانِ نعمت سی تری مجھ سے قلدیر

مجلو حیرت ہی کہ حسن مہرِ خان کیونکر ملا

بہتر تابدہ کیونکر ہو گیا سلطانِ عشق

وہ کوہِ حسن ہوا ہی ہزار کی نزدیک

ہشدر شالِ گاہِ ہونہیں اپنی یار کی نزدیک

نہ یار پہنچیں گی زہنہار ہار کی نزدیک

رفیقِ انگلی گلچین بنی ہیں محفل میں

نہ پہنچے گا یہ کبوترِ بخار کی نزدیک

الہی آج تو عشقِ غمی فکرِ قاصد ہو

بہنچ چکی یہ ہوا ہی غبار کی نزدیک

اور سی نہ بادِ صبا سی خاک کو چین

جو آئی تو سنِ جانان غبار کی نزدیک

یقین ہی کہ لپٹ جائی اوسے بعد فنا



و عانیں دیتی ہیں انہر کو ماہ و مہر فلک

ہمیشہ خوش ہی تو اپنی یار کی نزدیک



ہوای داغِ بدنی ہوا گلستانِ تنگ شعر ہماری نیمہ وحشت سی ہی گریبانِ تنگ

ہوای طولِ شبِ بحر سی بیابانِ تنگ ہماری سستِ وحشت سی ہی چستانِ تنگ

خدا کا کہ قتل میں ہاتھ کو روکو جنا و قلسی ہی اب دلِ شہیدانِ تنگ

کہ پامال تم بعد قتل ہی ہو گئے ہو اسرو رسی پیرہنِ شہیدانِ تنگ

عطا ہو عمرِ فخرِ طولِ عمر ہو صاحب تمہاری ہونٹہ نہیں بہر آبِ حیوانِ تنگ

زمین کی سات طبق تک بہا پہنچی فنا ہماری داغی ہی تختہ گلستانِ تنگ

لو اسی حسن میں ہر کی دل کا معنا ہو

سپاہِ فکری ہو تا نہیں یہ سلطانِ تنگ



گلشنِ مینی ہا تہو نہ کیا کیا نہ کہا کی گل

آئی خزان بہار کئی حسنِ یار کے

میں وہ شہیدِ ماز تہا یوسف کی بولی

جب مرقدِ حسین پہ پہنچ گئی زائرین

گلشنِ عاشقوں سی نہ اب بڑھ گئی مٹتی

ایسروتنِ چمن میں تو پوشاکِ زیب ہو

کیا کیا ہو اسی عشق فی تن پر کھلائی گل

داغِ جگر فی باغین کیا کیا سٹائی گل

جسے عیان فی تعمیر پر اگر چڑھائی گل

لختِ جگر چڑھائی گی ہر جا بجائی گل

شہدہ داغِ جسم کریگی صفائی گل

غنیمت ہو کجگاہ اگر ہو قبائی گل

اوس حور و ش کی عشق میں اہ عجیبین
جو نکی چلائی خلد کی ہر ہوائی گل

ہزار شکر کہ گلزار ہو گئے

اوس گلبد نکی ہاتھ پہ کیا کیا نہ کہا نئی گل



جو لاکھ شین میری زلفون کا ڈالی بلبل
آم کی چھانٹ لی گلزار میں ڈالی بلبل

ناک میں میری بہت پرہیزیں صیا و جهان
ابھی آتا ہوں ذرا باغی جالی بلبل

وہ معنی ہوں بجا جاؤنگا میں لطف کی تا
یہ ترانہ ہی نیا باغ میں گالی بلبل

داستان خوب سنائی کہ جگر داغ ہوا
لاکھ کو باغ میں چینی کی بین لالی بلبل

کہہ کہڑا دوں گا جو پتہ نکو تو اوڑ جانا تو
دام لا تہین تری چاہی والی بلبل

ہر و ش و ش ہی گلشن میں جفت آئی ہی
سر و کی باغ میں اسادہ ہن پہا لی بلبل

آبِ دانه تو فیس میں ابھی کہا لی بس	رحم کر پر نہ کتر اسکی ابھی اسی صیاد
دیکھی اوس دیک کی کانو نہیں جو بالی بس	فاختہ بنکی ابھی طوقِ غلامی پہننے
مشت پر آد کی آتش سی پچالی بس	مانہ سوختگان باغ میں ہوتا ہی بس

گل تر ہی گلِ خود و ہی گلِ گلشن ہے
روٹھی اختر تو ابھی اوسکو منالی بس

شعر جیسی بیل کری فریاد گلستا نسی نکل	نالی طرح کئی کوچہ جانا نسی نکل
بس چمن صاف ہوا بتو گلستا نسی نکل	بانگی جانکی پچی نہ پڑی یہ گل چمن
سحر وصل ملی اب شب ہجرانسی نکل	عشقِ سخن رخ تابان ہی ملازلہ نوسن
ایا استاد وراپنی بیابانسی نکل	طفل کتب ہی میری عشق میں مجنون



سلسلہ سی تیری ایلوق بیان پہچان

پیشوائیکو میری آج تو زندہ نسی کل

پیچ پیچ نہ کہا ایدلِ نالان ہشیار

عشقِ رخ ہو گیا اب کاملِ چاندنی کل

فرش اکھونکا بچا گہرین صنم آتا ہے

اشتراب آج نہ تو خاطرِ مہمانسی کل

آئینہ سی نہ صاف ہوا یہ غبارِ دل

شعر باغونین کیا خزان ہوئی اپنی بہارِ دل

صیادِ تانا کا کرتھیں اسکو برای صید

سر سبز ہو گیا جو سیر امر غرارِ دل

اس عشقی ہوایہ میری دکھور ابطہ

دل او سپہی نثار ہوا وہ نثارِ دل

شاعرِ مہون بارکش مہون ملی محبو اسکا بوجہ

فکرِ رخ حبیب سی او ٹہا نہ بارِ دل

میں پائمالِ قص سی زہرہ خصال کی

ٹھوکر کی ساتھ جاتا ہی صبرِ قرارِ دل



تیر و کمان حسیدین در کار ہی کی	کر تہی ایک جنبش مژگان شکارِ دل
--------------------------------	--------------------------------

داعون کی گل کہلای ہین ہستر ہزارا

قابل ہی سیرِ حسن کی یہ لالہ زارِ دل

سنی قصونین ہوئی تھکوفسانہ شبِ وصل	شعر ہجرینِ موت کا ہوتی بہانہ شبِ وصل
-----------------------------------	--------------------------------------

سیری معشوق فی کہنا جو نماشبِ وصل	واہ کیا ہاتھ لگا سیری بہانہ شبِ وصل
----------------------------------	-------------------------------------

وہ ہین ہین جو تڑپتی ہین پری رات کو	چین سی سوتا ہی نیامین مانہ شبِ وصل
------------------------------------	------------------------------------

دل دکھانا نہ کسی عاشقِ خود رفتہ کا	مانا سیری نصیحت نہ تانا شبِ وصل
------------------------------------	---------------------------------

چچی سی ہو جوج و مرکب سہی کچھ یاد آیا	دل ہوا بزمِ مین ہلیسی روانہ شبِ وصل
--------------------------------------	-------------------------------------

گر گئی رشک سی اغیار شری کو چہین	ہاتھ آیا مچی قار و کا خزانہ شبِ وصل
---------------------------------	-------------------------------------



یارِ شریکِ یکتا ہی کہ زکِ پایِ گا

بڑی تائید سی کہتا ہی نہ آنا شبِ وصل

پہنی بین میری یارنی کا نوین کرن ہول

انکھوئیں پتی جاتا ہی گلچین میرا گلزار

مین مردہ ناؤ کہ ہون کسی سرور دان کا

کیونکر نہ خزان ہو چمن ہیے باغیا

گلزار میں پروردہ بدن فن ہوئیں بین

کب با و صبا خاک ہو گلزار پہ بہاری

ز ناہن اگر قید کری مجھ کو وہ گلرو

ای ما و صبا آج لٹی لاکھون ہی من ہول

رکھہ ای گل سرسبز کوئی بہر چمن ہول

ہو روبرو م خود مری سینہ پہ کفن ہول

گلزار رخِ سرخ ہی اور سیبِ قن ہول

بی شبہ و شک ہو گئی شہید و نکی کفن ہول

مازک کی عشق میں ہی مرویکا بدن ہول

چیل چیل کی گلاسرخ ہو ہو جائیں سن ہول



چند ایگام تگم کس طرح عشق چمن پہول

تہراتی ہن ہم بیدی مجنون ہوئی لیلی

آراستہ ہو باغ کری زیب بدن پہول

عتیا و کواب میل شیدا کی ہوئی تاک

دیکھدائی دیاسرہ خط مین دیہن پہول

پہو لاشجر حسن تیرا ای شہر خوبے

سکہ کاشہ حسن کی سیکہا ہی چلن پہول

کہو ماتھا کہرا ہو گیا ایک داغی لالہ

آہر کونہ پہو لنگی سے باغ چنانہن

گلزار محمد کی ہن دوسرو سمن پہول

چلا خورشید و کیون پھر نقصان گل و شبنم

شہر

بدلتا ہی سحر موتی سامان گل و شبنم

ہماری اشک تیری لب ہن مہان گل و شبنم

عرق گل کا ملی اور خوان ہوئی داغ لالہ کا



خزینہ باغیان ہاتھوں سے کو پٹ لپوچا

میرا خوشیدر و آجائیکا گر سیر گلشن کو

کرین جی کہو لکڑی قطارہ و دکو باغ عالم کا

یہ تیری جی تی ہو بین میں انکی صدق ہو ماہو

نہ تباہی الہی ہمسارونی والا ہے

گلوئی عاشق و بلبل کیوں پیری چہری گلچمن

قبائلی گل لینی آئین ہین نہ کو سر شبنم

جہان گل ہی وہاں شبنم جہان شبنم وہاں گل ہی

کسی نہ کسی ناصح کی گلشن میں تماشو

بہار باغ ہو ویکلی نہ سامان گل و شبنم

نکلیا نیکی او سکو ویکہ کر جان گل و شبنم

یہی ارمان رہا نکلا نہ ارمان گل و شبنم

تیری زبان گل و شبنم میں زبان گل و شبنم

ہیں تم باغ عالم میں تو ہیں جان گل و شبنم

اوہی کیا کیا محبتی دوستداران گل و شبنم

چمن میں باغبان کیوں ہی گھبران گل و شبنم

ہمیشہ سی ہی ہی عہد و پیمان گل و شبنم

چمن میں مکھن عاشق شوکت و شان گل و شبنم

سب پر عاشکا کیا ہسی اس کھی پن و میل کو	نہ جو یا ہی گل و شبنم نہ خواہان گل و شبنم
مرا احسان ہی سرتاپا گلزار عالم پر	بہری ہین گریہ و خندہ سی مان گل و شبنم
گل کا غدیہ یہ ہیر و قلم کیا کیا ہیکما ہی	لکھی مضمون سیاہی سی پڑی شان گل و شبنم
کہلاؤن آبی خسی پھول سنبل کا مین بھین	رخ و کیس و مین حال پریشان گل و شبنم
بہین خیر سی مین و رو گیا فکر ضامین	و کہا ہی پھول لنگھی فی جو و ندان گل و شبنم
تہا رخی فکر عارض سی بچار و و کی یہا شق	مری مہی گستاخ مین ہی جان گل و شبنم
تہا کلام ہی دنیا مین اوڑ جائی زبانی	صد اجاری رہی گلشن فرمان گل و شبنم
تھیو تھیو پڑی اوس اور اپنا ولی ہی کہلا	ہوئی شکو جو و گلشن مین مہان گل و شبنم

جو ہا تھیو پڑ گل کہا تا ہی قوت مین رہا



حسد کر تپین کیا کیا نقش بندان گل و شبنم

وصل ہوا غیار کو ہجرت میں جاوین غمی ہم

روکتی ہیں لپے تیغ ابروی قاتل کی دُا

چہرہ انور ترا دیکھا ہی یہ ممکن نہیں

انجمنیں یہی ہیں تہی اور ہیں خلوتیں تہی

ساتھ نہ غیروں کی نہاں کو نجا ہی بحرِ حسن

کونسی ساقی کی چشم مست کا دہیان گیا

روح کو بھی سلسلہ اس قید کا باقی رہا

کوی جانا نہیں لگی رہتی ہی شکوئی تہی

کیا یہی امید رکھتی تھی تہا ری دسی ہم

رکھتی ہیں حرارتِ یاد و حرارتِ رسم سی ہم

آنکھ پہ بچا پائین فروغِ غیرِ عظم سی ہم

یاد ہی ہم ہیں کہ اب بدر ہیں نامحسبی ہم

دیکھہ طوفانِ لائیکلی اس دیکھہ پر نسی ہم

بزمِ می میں ہو گئی بزارِ جامِ جم سی ہم

مرکی ہی چھوٹی نہ دامِ گیسوی پر محسبی ہم

خاک جی بہلائیگی سیرِ گل و شبنم سی ہم

دوہی دم مین ہنسی بیدیم کرویا دلدار کو	لائی او سدھ مار کو گہرا پی کس کس دسی ہم
---------------------------------------	---

ابروسی دلدار کا مارا کہی بخت نہیں

اختر اسچ جانیں شاید قاتل عالم سی ہم

اس دوسی مین ہو گئی ایہیر بان تمام	شعر جب تک تم آؤ او ہوئی ہم یہاں تمام
-----------------------------------	--------------------------------------

قاصد بیت بڑھانا نہ پیغام عشق کا	دوہی سخن مین کیجیویہ داستان تمام
---------------------------------	----------------------------------

جب تک کہ ہی زمانہ فسانہ ہی عشق کا	ہی انسان لیلی و مجنون کہاں تمام
-----------------------------------	---------------------------------

زیر زمین ہی چین نہ لینی دیاہین	تیری سلوک یاد دین ای آسمان تمام
--------------------------------	---------------------------------

ایک برس یہ بڑھ گیا دستِ جنونِ زور	دامانِ حبیبِ شکی ہوئی دہجیان تمام
-----------------------------------	-----------------------------------

شکل سی مینی او کوٹھایا تھا اوٹھ گئی	افسوس محنت اپنی ہوئی راگن تمام
-------------------------------------	--------------------------------



کہو اسی فسانہ نہ الفت کازات کو
تا صبحِ خشر ہوگی نہ یہ داستانِ بام

لکھا جو وصفِ گیسویِ خمدار یار کا
خامہ کی چاک چاک ہوئی ہی بانِ بام

جو چیز ہی فنا اوسی ایکدن ضرور ہے
باقیِ خدا ہی اور یہ سارا جہانِ تمام

اتحہ کی زندگانی فقط اوسکی دسی ہے

بن دیکھی اونکی ہو دیگا یہ نیم جانِ تمام

غنچہ دل کہلی جو چاہو تم
گلشنِ دہ میں صبا ہو تم

بی مروت ہو بی وفا ہو تم
اپنی مطلب کی آشنا ہو تم

کون ہو کیا ہو کیا تھی کہین
آدمی ہو پری ہو کیا ہو تم

بیڑ ہی بیڑ ہی ہو راست باز نوی
کیون جی کیون آج کج ادا ہو تم



پتہ لب سی ہر کو قوت د	دل ہنسا زیکے وواہو تم
صفت عشاق قتل کرتی ہو	اس جماعت کی پیشوا ہو تم
ہم کو حاصل کسی کی الفت سی	مطلبِ دل ہو مدعا ہو تم
یہی عاشق کا پاس کرتی ہیں	کیون جی کیون در پی حبنا ہو تم
رنج دیتی ہو عینِ راحت میں	اجی معشوق بد مزاج ہو تم

اسی آخر کی تم ہو بی معشوق

ہنسو یو لو اسیکو چا ہو تم

سیری اس خواب پریشاکی ہی تعبیر	شعر زلف پرچ من لکھا خطِ تقدیر نہیں
-------------------------------	------------------------------------



رخ پر نوری اس ماہ بین نور نہیں

سج خاکی میں درآیا ہی یہ خورشیدِ فلک

شرح کہتی ہیں تری صفِ رخِ شاعر

سلسلہ ٹوٹ گیا عشق کا اس زندان میں

یہی وہو کا ہی جو غفلت کی ٹپ سی پڑا

مجسی مجنوسی بہلا سلسلہ الفت کیا

مرسی لاکھ کوئی فیسہ ہی پوچھی نکوئی

پوچھیں ہمکو جو حسینانِ جہانِ الفت میں

وہل کس طرح ہو دلدار سی عاشق کو نصیب

چشمِ وابر نہیں مگر نہیں تحریر نہیں

گلہن سیری سیری یار کی تصویر نہیں

کوئی سیارہ نہیں ہی کوئی تفسیر نہیں

اب سلسلِ مری اوجِ آہو کی زنجیر نہیں

شاہِ پاک کی دنیا میں جو تصویر نہیں

دشتِ منصب نہیں زندانِ مری جاگیر نہیں

وہ زمانہ نہیں الفت نہیں تاشِ نہیں

ایسی صورت نہیں قسمت نہیں تقدیر نہیں

نہیں جان نہیں دل نہیں تقدیر نہیں

دلِ اتر کو کہی حسن سی دشت نہ ہوئے

یہ تو اساد نہین عشق تو کچھ پس نہین

باغِ جہانین مجسا کو سی بچہ نہین ۱۲ شعر آئی خزان بہار گئی کچھ اتر نہین

ہندی لگا کی ایسی وہیوش ہو گئی چہلہ او مارا دزد و حسانی خبر نہین

دولتِ تیری حسن کی گلشن بہال ہی کس طفلِ غنچہ کی بیان بھی مین زہین

مہمانِ جونِ جہان مین مثلِ چراغِ شام آئید شام ہی تو آئید حسد نہین

باریک بین چون تیار نمازِ خیال ہو گئی ز میری خلقی مین ذکرِ کمر نہین

تہہ مین میری بڑو ویلی اوس آنکھ کی جسکو جمالِ یار کا نہ نظر نہین

کہنشی ہی شامِ وصل تو بڑھتا ہی روتھم ایسا یہ طول ہی کہ کہی مختصر نہین



یہ طرفہ وصفِ مصحفِ رخسارِ یارِ سب	نقطہ تو خال کا ہی یہ زیرِ وزرِ نہیں
لاکھوں کی ڈھیر کو نہیں دیکھی گا انکھ سی	دولت و حسن کی ہی کہ پروایِ نہیں
اسکو سمجھ کی چوسو تو ای شبِ فوق	عاشق کی ڈیان میں یہ کچھ نیشکر نہیں
مضمونِ پیر سی مری کٹ کٹ گئی رز	تبیغِ زبانِ سنی سی کچھ کم آ نہیں
وہ ہی جو ماہِ حسن تو میں بھی ستارہ ہوں	
اگر کب اوسکی پہلو میں اپنا گزر نہیں	
صد مہ فرقتِ سحابِ آتا نہیں	مگر میرا دل بھی سچا آتا نہیں
نیچہ بہت اب میں ہی آفتاب	جامِ می وہ دود میں آتا نہیں
ساقیاستِ می الفتِ ہوا	سالہا سال آپ میں آتا نہیں



کیا ہوا منہ ہی جو تو اولیٰ نقاب	چاند پر سی ابرہٹ جا تا نہیں
شام کیو ہو چکی ہو کو نصیب	صبحِ عارضِ اب ہی دیکھتا نہیں
خیرگی کرتی ہیں انہیں شکر کی	دہن میں مضمونِ رخ آتا نہیں
مر کی ہتی ہڈیاں ہیں جال میں	مجھسی صیاد اب ہی باز آتا نہیں
خوانِ نعمت سی قلندر سیر ہیں	میوۃ الفت مجھی جسا تا نہیں
زور وئی رخ چشم تر آہِ جگر	حالِ دل منہ ہی کہا جاتا نہیں
یہ ہما کیونکر نہ ہو جائی رشتیق	ہڈیوں کا در و اب جسا تا نہیں
توتِ دل پس گئی با و ام سی	پستہ دورِ ذقن ہیا تا نہیں

پاؤں چرخِ شکر کی گراہی خانہِ تنگ

بانگین اتنا اوسے جاتا نہیں



وعدی شکوہ آیا دلبر دہسپان لکھی اور کہیں

اشعر

مکھو بلبل تنگ کرنا وقت گلین ہی مجھی مرنا

سیری بھل طلبی نہ کیا کوئی نسخہ سکی شفا ہو

کبھی سر پہی آنکھ بناؤ صنم کبھی نیکی بھر پو ہو ستم

آنکھو نہیں کب اندھیر ہو سو دھین لکھی کون ہسیا

طیش و غضب و غصہ و سنگاری جفا مجھ گدڑی

نہ سنا مجھی ای بے پی و پی کر وں کی سجد میں کیا

فنِ حرم میں تو ہی ہو کامل اک بوسہ ماتحتی سائل

مہر سار دلی لہین ہی طالع نور و ضیا ہی اور کہیں

بارالم صیا وید و ہر نادل پینپا ہی اور کہیں

مجھی روئی وصل صنم ملی میری دلی دوا ہی اور کہیں

تری رہیہ لگی ہی چشم الم میرا دہسپان لکھی اور کہیں

مجھی چین ہو آرام ملا صاحب ملکہ ہی اور کہیں

غمر و غشوہ آنکھیں شونہی ناز و دوا ہی اور کہیں

موجود و مٹھی جو وہی سمجھو خدا ہی اور کہیں

مواقید غنی لٹ تو کیا حاصل ملو تو ہنسا ہی اور کہیں

سیری سیری من کل محبت سی پهل کهلای اکمین	سیری سیری سکو رحمت سی محبت سی الفیت
---	-------------------------------------

سیر جان لو که من اهل فاکبسی فامین کی خطا

نیجهیو که اختر زار تیر ابراهو کی فدا سی اکمین

ای نسیم سحر سی تپو هو اهو تی هین	وم جو گهتای محبت من خا هو تی هین
----------------------------------	----------------------------------

هم فقیرانه غزل کهتی هین ایشاه جهان	خیر نهو خیر هو مصروف دعا هو تی هین
------------------------------------	------------------------------------

بهییری بهییری الفیت تیری ایشمن	صاحب مال و زوجه گدا هو تی هین
--------------------------------	-------------------------------

باهمه ملوا و نیگی وه فقهه عالم افسوس	عطر کی بو کی طرح تسی جدا هو تی هین
--------------------------------------	------------------------------------

سیری الفیت سی نمایش سی حسن کی ما	روز بازار و زمین انگشت نما هو تی هین
----------------------------------	--------------------------------------

بحر عالم من یه انسان هین مانند جبار	دم من مٹی هین یه دم بهرین فاما هو تی هین
-------------------------------------	--



کوسون اور جاتہین تباہت خورشید و شعله و نو	بام دلیر جو کہی جلوہ نما ہوتی ہیں
ہم غریب کو نہ اس برسی اوٹھو اسی ت	صحت عام میں خاصان خدا ہوتی ہیں
ہم میں اور اوٹھیں بڑا رابطہ اختر اتنا	
ماہی ایک عاشق اوس پر کو نہ روین ہ شعر	سمجھائی سیر سایہ ہی وہ خد شکر اوٹھیں
اجی سد بس اب ہاتھ رو کو ہو چکی کثرت	ترپتی ہیں شہید ناز اقبال مزار وٹھیں
علامہ حسن میں چکی چٹنی جاتہین باٹھیں	وہ یکہ تار میدان شجاعت ہی سوار وٹھیں
عیت امی غبان بازہ ہی ایسی لہ روی پر	خراگام لکیر سر شگاہوں بہار وٹھیں
بہار آئی ہی قیدی گسوی پر چکی ہونگی	سار خیر کا سائل جو ہنسی آتشار وٹھیں



عمر عیارِ بهی شهرِ بی اعتبار و نین

غزلینِ جو پُچ کا کیونِ شتارہ نیاون

وہ قاتل کب بچہا ہی شہید و نکی قطارِ نین

صفتِ عشاقِ مینِ قتلِ مینِ اپنی بارکِ آئی

پتنگا بنگیا سورجِ مری دلی شہرِ و نین

ہمارا چرخِ چارم پر ہی شورِ عشقِ جاچا

جگہ پہلو مین اپنی ماہِ عالمابِ ہی ویکا

فلکِ پریشتری عتِ اترِ ستارِ و نین

تجھی ای بلبلِ خوش لہجہ اورِ اماہو نین

اپنی صیدا کو گلزارِ مینِ لاماہو نین

خودِ تجھی حسن کا دیوانہ بنا اماہو نین

آج آئینہِ مہتاب ویکھا اماہو نین

جان آتی ہی جواوس کو چینِ جاباہو نین

لبِ جانِ بخش کا دُر و نکو ملا ہی رتبہ

صید کو آج پھری ہی لڑا اماہو نین

وید ولسی ملی ابروئی خمدارِ ترک



الفتین زیر زمین یاد کرد و گاتیری
آسمان جگر کا پر سر پر او نهاتا هونمین

غم نکما هجرین تو ایدل نالان وقت
بجی لی چلما هون یاما کوتا هونمین

عیش مئا نهین شاعر کو بخر غم

جو سعتن هی سیری واسطی پاما هونمین

شبارسات مین و هی گلستان لیتی مین
عجبتیا و مین مرغ خوش الحان لیتی مین

محبت بیکه داغ غریبان مول لیتی مین
لایا گنج زر گنج شهیدان مول لیتی مین

اری نادان و هی کنج کدی شاهو کا خان
عبث مغرور دنیا قصر و یوان مول لیتی مین

همار مصرع ترده و ونین پر لگاتاری
هر اکضمو نسی هم تحت سلیمان لیتی مین

همین کچه و نهین اب خانه خلکی مضامین
سربازار هم شمشیر ایمان لیتی مین



کلام شاعران ماسلف منوخ کر والا
جنہیں کچھ عقل ہی آتش کا دیوان لکھتین

جو انہیں ہو اختر سانسنا دیو مضامین کا

لڑکپن میں ہی ہم سہی کی پران لکھتین

مقتل میں شرم آگئی جلا دسی ہمیں
کیا پہل ملا یہ خنجر فوادسی ہمیں

امداد غیر کی ہوئی بیداودادہی
حاصل ہوا نہ کچھ ہی تیری ادا دسی ہمیں

خفی قفس کی سیر گستان کھپانگی
پہنچی ہی دلستان یہ صیادسی ہمیں

روزِ جزا رہی یہ گتہ کار تجھ کو یاد
امیدِ عفو ہی تیری ادا دسی ہمیں

ایدل نہ کر یہ کوہ کنی دشتِ فکر میں
پتھرِ ملنگی مژدین فرما دسی ہمیں

باغِ جہان میں عاشقِ قدسِ بلندی
سید ہی بن آئی بات یہ ششادسی ہمیں



راحت سی پنج عشق سی غم حسن سی الم
جزر و کیا ملا دل ناشاد سی مہین

انستہرم اپنی بایر کی رخیہ نثار مہین

مطلب نہیں ہی حسن پریراوسی مہین

منع دل بام معانی پہ اوڑا کرتی ہیں
جو نہ کرنا ہتا مہین فکر سا کرتی ہیں

دشمنوئی نہیں ملتی وہ برا کرتی ہیں
ابھی سب نیک ہیں خوفِ خدا کرتی ہیں

جیسی تم دوڑو ہوئی کیا کہوں کیا عالم
روتی ہیں پیتی ہیں مکو خفا کرتی ہیں

یا و آجاتا ہی اوس بق کا جلوہ شاید
دیکھ کر ابر جو طافس مزا کرتی ہیں

کوچہ یار میں برباد نہ کر مشیتِ غبار
نستین تجھی ہم اسی بادِ صبا کرتی ہیں

کسی ولدادہ کو کیا قتل کر نیکی صبا
غمزہ و ناز واد آپ سوا کرتی ہیں



آتش اوس گل کی سوا حارین کاٹی سب تین

بوی گل سو گنتی تین ست رہا کرتی تین

کہو تصویر ہی اب یاد کروں یا نکر وں

کبھی بازار ہی آبا و کروں یا نکر وں

و قفس مانعین میں یاد کروں یا نکر وں

مالہ و زاری و فریاد کروں یا نکر وں

دہن زخم سی فریاد کروں یا نکر وں

چہرہ عشق پہ مین صبا و کروں یا نکر وں

یہ غلام اوس کا ہی آزاد کروں یا نکر وں

کہو تصویر ہی اب یاد کروں یا نکر وں

کبھی ضمونہ تو میں صبا و کروں یا نکر وں

یاد میں حاشہ صبا و کروں یا نکر وں

مہندم شہر کی بنیاد کروں یا نکر وں

قلم اسرہی کتا پر نہ ہئی اپنے زبان

یار کہتا ہی کروین نظری و قمر میں

مجہی تشویش ہی گلشن میں گرا سر سمن



ہمسی انجیر بھی سبز کش ہوئی لبتہ اللہ	تجسی شکوہ ستم ایجا و کروں یا مکروں
آتشِ رشک سی جل جل گئی سب تیز زبان	شیخ صاحب کو اب ستا و کروں یا مکروں
نوگر قمار قفسِ مون بھی کر دی آگاہ	غلغلہ و اہم مین صیا و کروں یا مکروں
نہ تو غم کہا و نہ چپ بیہوشہ رو نہ کر ہو	
اختہ اس جو رسی فریاد کروں یا مکروں	
مطلع مری غزل کا ملافتاب مین	مقطع جو دہو نہ پھٹی تو ملی ماہتاب مین
دیوانگی جو جلد بند ہی یہ یقین ہوا	میری عروس فکر ہوئی اب نقاب مین
ہمسی ہوا الحاظ وہ گہیرا کی اوٹھ گئی	وہ اپنا کام کر گئی شرم و حجاب مین
سیننی یہ چہاتیوں نی یہ عالم دیکھا دیا	وہ پہول جیسی پہولی ہوں شاخِ گلاب مین



کلمن زین مین ملی بیکو غم بنین

نهنس که کها که شرسی و پانی پانی هی

تخواه بوسه غیر و نکو تقسیم ہو گتی

هسی تو و یوش بیکلی بیدار هین نصیب

مضمون او سکی موسی ساینجا او چت گیا

آئینه نکی مکلانه مشرقی آفتاب

زلفونکی دهن مین انکو عزمین کها کیا

و هیز زامش هین عجیب اسکا کچه نهین

وینا مین انهنانه ملی وصف یار کی

بهو نو کاقوس فکر کو مین آفتاب مین

و یکها جواب حسن کاجب و سنی آب مین

کیا بزه کیا تهانام همار حساب مین

تم و رگتی جور انکو هم آئی خواب مین

و یکها نه انکله سی نه سنا هنی خواب مین

جبتک هکیا میر خورشید خواب مین

اب سلسله نه ٹو سگاس پیچ و تاب مین

او کاسک تو چور هوا هی شراب مین

مقطع همار می لمین هی مطلع کتاب مین

ای شهسوار گموزیدہ ہو باغین سوار

ایک پاسی دُڑی سر و صنوبر بر کاب میں

یوشن ہی بزم جام و صراحی ہی سرنگون

اختر الہی آوی شب مانتاب میں

ایسی بچیدہ ہیں صاحب جانسی نیراز میں

یار سب کچ کچ گئی مضنون میں سرعت ہوئی

فوج غمی پیش قدمی کی نشان عشق پر

بے چوری ہو خزانہ میں کہی کہتا ہوں نہیں

داغ دہی کی کیا سبکو نہال ای لالہ رو

پہول کہلتی ہیں مکر و تی و ما دیتی نہیں

تو مضمون سیاہ زلف بہی شوار میں

ای طبع جان نازک اب بری آثار میں

بخور و بی آب و ریاب اور ناچار میں

درج لبین دانت ہی مثل دُر شہوار میں

سینہ ہاں خستہ جان غیرت گلزار میں

جنگلوں سمجھی تھی گلشن ہی سب خار میں



کات ہو وی تیغ میں جو ہری کچھ حاصل نہیں
جو ہر ذاتی جو پہچانیں وہی سرور ہیں

چشمِ افسون ساز کا دیوانہ اختر ہو گیا

اوسے کیا موقوف کتنی طالبِ یدار ہیں

گرمیاں شوخیاں کس شامی ہم دیکھتی ہیں
شعر کیا ہی دلیان ناوانسی ہم دیکھتی ہیں

دیکھتی یارِ مہجسی ملی پانہ سیلے
فال عارض کی یہ قرانی ہم دیکھتی ہیں

غیر سی بوسہ زنی اور ہیں دشمنان
سنہ لئی اپنا شامی ہم دیکھتی ہیں

فرق کرتا ہی بد و نسی مافول نیکی میں
کفر کو دور مسلمانسی ہم دیکھتی ہیں

پرچم حسن نشان غمزدہ و بیباکی کا
چشمِ بد و راوسی شامی ہم دیکھتی ہیں

فصلِ کل ابکی جنوں خیر نہیں صد فوس
دور ہاتھ اپنی گریبانسی ہم دیکھتی ہیں



آج کس شوخ کی گلشن میں خوابند ہی ہے	سرور قصان میں گلستاں ہی ہم دیکھتی ہیں
چیت سی انکھیں لگیں کیا مجلس بیہوش ہے	نیشہ کو دور میں پانیسی ہم دیکھتی ہیں
انٹہزار ہی ہو مصحف رخ پر شیدا	
مال زینک ہی تو آنسی ہم دیکھتی ہیں	
رادیف ————— الواو	
چشم بگوں کا قصد یکدین جام دو	ہم تو ہیں پیر بخان تم ہو جوان آرام دو
حال اس بیمار الفت کا و گر کون ہو گیا	دیکھتی کشتی ہیں کیونکر اسے صبح و شام دو
سچ ہی سچ ایسی ہی بے نیامین الفت ہے	ہم تہمتیں کرین اور تم ہمیں الزام دو
ایک مین ایک کو کس طرحی ترجیح دوں	حسن میں ہیں انکیسی یہ عارضِ گھلام دو



ایک بی پر کی لئی صیاد و والی دام و	دو نور لغوین ز او لچھی گاول مالانجا
ہم تہین لکھن کھیا تین تم بہین با دام و	مستو تیری ہونہ پرتی مین سنی سہرہ رنگ
کبتک او شاہ گایہ باتن آپکے	
کیا مناسب ہی کہ ایک ایک بات پر آرام	
چپ گئی آہو نسی میری ساری رات کو	چل گئی زلفو نکلی جاو و بھپہ ساری رات کو
آگ آگ مشعل داغ و رشتان ہو گئی	جب اندھیر مین سیر گئی سہ ہاری رات کو
اہر و پھر گئی سوتھین ہم اوٹھہ کر چلی	سانپ و بانسی مین مٹی گھسکی ماری رات کو
خوابین افسان جابی مٹی او سکی زلف پر	نجم و کوب کر چکی مٹی اشاری رات کو
ولکی ٹکڑی آنسو وینچ بگل ملکر بھی	روشنی داغ و لکھی مٹی وریا کناری رات کو



ماژدالین مار زلف یار مارا مارا اهو	کوچه جانانین پیری ماری ماری راگو
	<p>بازیان سینه بین فی گهر کله اوی</p> <p>سجین چوسرین بالکل ہی ماری راگو</p>
<p>پرستان کرویا عطر پرپی او سکی محفل کو</p> <p>مقابل ہو کی ناقص کرویا اس ماہ کا نل کو</p> <p>گلون فی سرکشی کی سرو باغ بوستان اکڑی</p> <p>وہاں جھوٹکا گہٹا ہو پر تو فگن رخبر</p> <p>کیا آمد فی اشرف شہر کو حور و غلامہ</p> <p>دیکھا تو گی اگر آنکھیں ہن چل کو بہا گنگی</p>	<p>ختن کا مشک نافہ کرویا رخسار کی تل کو</p> <p>دلوں کو دلع اور دہتا لگا چاہو مابل کو</p> <p>جو سیدل کرویا دلدار فی دم میں عدا دل کو</p> <p>نما و خلوت خالص حق میں شمع محفل کو</p> <p>بنایا شیشہ چنی پری انسان کی دل کو</p> <p>چہی کا مشک نافہ میں جو دیکھی گاتیری تل کو</p>



کبھی جاو بکش اسمن ہی ای گلچین عالم ہو
خس و خاشاک رو تمنی بنایا جانِ مائل کو

خدا کی راہ میں مال و زر و اسباب دی ڈالو

سجاوٹ چاہتی اختر جو اندروانِ باذل کو

دلِ آبا و بسا ویتا ہی ویرا نے کو
سبقِ ہوش پڑتا ہی سہیہ دیوانی کو

جنسِ حسنِ آگلی البتہ ملی لاکھوں کو
عشقِ کتبائیں بازار میں دوآنی کو

ایسا اوستا و ہونہیں عاشقِ ابر و وثرہ
دی چکا تیر و کمانِ طفل کی ہیلانی کو

شبِ کیسیو میں ہی افسانہ دیوانِ ہجاء
پینِ سنا ہون کہانی تری ہیلانی کو

مخلو نمین ہی نہیں چوشتینِ مرینِ صبا
بتو ہر کاری کھڑی ہتی ہین لیجانی کو

وہ قلند نہین جو عیش سی میں سیر ہو
خوانِ غمِ مطبخِ عالیسی ملی کہانی کو



<p>میں مسلمان نہیں پوجتی تجھانی کو</p> <p>کو کہی دست نہیں جانتی پروانی کو</p> <p>خوابی پہلی سلا دیا ہوں افسانی کو</p>	<p>میں تقدیر قیون سی نہ ملوائی آپ</p> <p>شعرونم نہیں عشقین دل سوز ہو نہیں</p> <p>وقتہ وصل شب بھر میں سنا ہی کون</p>
<p>آخر اس محلِ مضمون سی عبت چھپا ہے</p> <p>پر وہ فکر ہی کیا کم تری شرمانی کو</p>	
<p>اگوں کو تیر عشق کا پیر جو صلا نہ ہو</p> <p>اونکی نگاہ لطف جلاتی ہی مرگین</p> <p>کیا غم اگر رقیب ملی روی یاری</p> <p>چلتا ہوں سیر باغ کو پر شرط کیجی</p>	<p>وہ تا کہ لی شانہ کہ جسمین خطا نہ ہو</p> <p>بیمار چشم یار کو کیونکر شفا نہ ہو</p> <p>کیونکر شفا ہو نہ میں جو کڑوسی دوا نہ ہو</p> <p>غنجہ نہ ہو بہار نہ ہوا در حسابا نہ ہو</p>



سیا و نیکی پوچہتی مین سیر حال زار	سچہائی تو گیسو و نمین دل ہنسا نہو
ہند کازنگ تہو نمین دیکھا تو بولایا	کچھین کا ہاتھ آتش گلہسی جلا نہو
صدقہ مین تیری عشق سی آسب کچھین	تجسی پر کاسایہ ہی غل ہسا نہو

دیو شبِ فراق کی صورت ہی یاد ہے

مست بلای عشق مین تو مبتلا نہو

معزز گمنامی سب کا فرد و نیدار عاشق کو	حیدانِ جہان کرتی نہیں اب پیار عاشق کو
حمایت باغِ الفہم حیدانِ جہان کی ہی	گلِ شبنمِ نایتہین گلکار عاشق کو
کھٹکا ہونِ نظرمین یار کی مین باغِ عالم	عبث اغیار سمجھی مین گلِ بنجار عاشق کو
تپ بھرچنیں بوسہ لکھا الفکی دوا ہو و	طبیبِ صلِ بھہائی بہت بیمار عاشق کو



اگر متقلین ہم ہی سرکفت آئی تو جو تہا
سپاہ حسن قاتل جانی سہ دار عاشق کو

و عاصی اختر عاصی اگر مقبول ہو جانی

و مان ہی بخش دی و حضرت غدار عاشق کو

پیشی روئید و چلائی دو مر جانی و ہا
جانی عاشق صادق کو گدز جانی و

بزم و سوز جگر سی شب قوت میں ہو
شعر و تک میری آہو نکا اثر جانی و

میں نہیں غیر ہی غیر نہیں اور ہی
کوش پیوش میں مرنگی خبر جانی و

میں ہی کچھ طفل ہوں جو سکی سیاحتی و
کسی لڑکی کو شب بھر سی در جانی و

بالکی کہاں کچی پیر ہی نادا یہی
شوگا فونکر و وصف کر جانی و

آپ کا بندہ بیدام و ہو جا گیا





بزم مہتاب میں اختر کو اگر جانی دو

دیکھوں جو کہی اکہنہ اوٹھا کر تو ستم ہو

شعر رنج و غم و بیانی دل حزن و الم ہو

مضمون جو کہی ابروی خدا رکاشا

جلا دئی قاتلسی سرخامہ مسلم ہو

پیر جائیگا آپ تو بدلا ہی ملی گا

سم ہو جو نہ حرف کئی قول و قسم ہو

سلک و رذائکا مزاعیر سی پوچھو

کیا جو ہری حسن سی یہ سلک قسم ہو

کو بچو کلی کئی پر نہی گلی او سکی بچوئی

یہ ہاتھ چلی جائیں اگر سینہ میں دم ہو

یہ زخمی مینوش وہ نہ قاتل عالم

مہتاب فلک کیون اوسی ساغر سم ہو

آہ دل سوزانسی جلا دون انہی کشمیر

طوفان ہو کر نام کو ان چمنو میں نم ہو

اسی قاصد انہم میر اسب حال بیان کر



بس ایکیا مضمون ہو زیادہ ہو نہ کم ہو

پانسی اک لگی رنگ نیا اور سنو	شعر سی سی ابر سیہ دلہ اوٹھا اور سنو
لب دندانسی زخمونہ پھر کئی ہینک	اولیٰ جہلا تہین عاشق سی مرا اور سنو
غیر ذرات بکا کر تہین جہو فی قصی	و گو کہ ہی میرا فسانہ تو بہلا اور سنو
چوٹ سچ غیر و نکی سن کی خناری تھی ہو	کیا دم اوگتا گیا احوال ذرا اور سنو
ہندی مل ملکی نیارنگ کا لاصاب	ہمتو پس پس گئی تپری مرا اور سنو
بوسہ لب و دندانسی نپائی ای ماہ	ورہم وانغ خزانہ سی ملا اور سنو

جب کہی وصف میں ابرو کی کہلا اثر رار

وہین مجروح کیا مار لیا اور سنو



کڑوی باتون سی بد مرانکر و	مبارک بیٹون کا کچھ کہہ کر و
چو کہ جاتی ہو چھی مقتل مین	مین نشانہ ہون تم خطا نکر و
مین تو عاشق ہون کچھ مرضی نہین	مرنی دو گزنی دو دو وانہ کرو
غیر آئی تو آئی دو صاحب	چپ رہو مال دو بہانہ کرو
نیشہ دل پہ ایک ٹکر و	تم پری ہو بھی سیانہ کرو
غیر محفل مین تم بلاتی ہو	کالیان دو گجا بھیانکر و
عشق مین آہ آہ کرتا ہون	مالی سن سنکی واہ وانکر و

خضر زاری کے خبر کہو

اوسے الفت مین مبتلا نکر و



روئید و پستی و آہ و فغان کرید	شعر حالِ ظلم و ستم یارِ عیان کرنی د
کو نہری بند کر و سکو جلا و حساب	طبعِ سینہ میں اب رُو ہوان کرنی د
اور قرض ہی کہی غیری سُن لہجہ بکا	خط کا مضمون تو قاصد کو بیان کرنی د
سرا و تر جای میرا و مصیبت کت جا	کہیں حلا و کو گر و پند شان کرنی د
بھر معمولی میں گرنہ تفاوت ہوگا	جو کیا کر مابون اسی ہنسان کرنی د



چمنِ حسنِ ذرا و کھنی و داشتہ سر کو	
اسی گلو اسکو علاجِ خفتان کرنی د	
دیکھ پائین جو ماہ تابان کو	شعر وہین کر دین کتان گریبان کو
پر لگا دیگی مجھ کو وشتِ عشق	دیکھو اوڑ جا و نگار پرستان کو

خالِ ہندو کا ہو گیا کشتہ

دوونی ہو جاوے گی پریشانی

مصحفِ رنج تیرا نظر آیا

جوشِ وحشت ہی جوشِ گل ہی

غلِ رنجبیرِ زلف سی ای یا

مستبص غنچہ سانِ دل اپنا تھا

اپنی مرقد پہ بھرت آہ و بکا

سیریِ روئی کی تم نہ مانع ہو

کافر و مار لو مسلمان کو

عشقِ گیسو ہوا پریشان کو

جہین ہی خطِ کبھی تیرا آن کو

وہ جہان کیجی کریمان کو

مین جگتا ہوں اہلِ زندان کو

کہل گیا دیکھہ رویِ خندان کو

چوڑی جاتا ہوں بایں و حرمان کو

ناسیہ کر نی دو چشمِ نالان کو

لطفِ شہارِ صافِ خستہ دیکھہ

دی غزل تو کسی خندان کو

الغناء الموزون



تظرو نین چکا چوندہ ہوتی اوسہ پڑی آنکہہ	شعر سورج کی برابر نہوتی اور نہ لڑی آنکہہ
زگس کو کیا زرو غزالوں سی لڑی آنکہہ	آنکہہوں فی ہیند کپی ان آنکہہوں سی لڑی آنکہہ
اس طرح کی آتی ہی کسی شعبہ ہ بازی	اب سامری کی سحری حضرت کی لڑی آنکہہ
نکڑی ہوا پتھر کا جگر پاؤں نہ چھوئی	نکڑی نہیں اوس جاسی جہان اپنی لڑی آنکہہ
بدلیمن جو وہ برق چک جاتا ہی آگی	فی النور لگا دیتی ہی سٹاون کی چھری آنکہہ
جیران ہوا دلی ہی سب کھل گئی قلعی	جیسی تری آئینہ عارض یہ پڑی آنکہہ

سلطان جہان اختر شید ہی تمہارا

کچھ عیب نہیں اسی اگر تسی لڑی اٹکھ



دماغ کو دیکھ اور قمر کو دیکھ

نور جاتا رہا سحر کو دیکھ

ای شہ حسن کب فقیر ہیں ہم

سوزش اشک سی جلی پلکین

کھریا ہو گیا تجھی کیسینا

حجہ گلزار میں جلاسا را

بی خبری جو رطب و یا بس ہے

دیو کا کام نکلا ہے



ای پری تو بھی اس شہر کو کہی

بدلیکی آبر و نہی چشم تر کی ساتھ	شعر موتیکی قدر گھٹ گئی اپنی گہر کی ساتھ
یارِ شبِصال کی ہر گز بھٹو	گل ہو چراغِ عمر بشر اس سحر کی ساتھ
تیغہ پکڑ کی آنی توجہ لاؤ بن گئی	چنواؤ یا حبیب کو دیوار و در کی ساتھ
تیغِ نگاہِ یار کا کاٹ آزمائیں گی	سینہ سپر بانیگی تیر و تبر کی ساتھ
مہِ بالِ زور سی میری نہ نوچنی	وابستہ مرغِ روح بھی ہی بالِ دیر کی ساتھ
ایک ہی نگہ سی فیصلہ ہی وار پار تھا	اونسی نگاہیں چار ہوئیں کس خط کی ساتھ

خدا کو پہولتی یہ عاشقان ہیں

ہوتا اگر نہ عشق تبون کا بشر کی ساتھ



آبرو میری رہی ابروی خمدار کی تہم	شعر	صاف کرتھیں مری جسم پہ تلوار کی تہم
عشوہ و غمرہ و انداز و ادانی مارا		ناتوان ایک یہ چوڑنگ ہوا چار کی تہم
عشق سی قدر بڑی حسن کی پجانِ جهان		حسنِ سیف کار ہا مول خریدار کی تہم
پاک نیت نہ کہی در مضامین ہونکی		ہتکڑی سی بچپن کی کسی خوشخوار کی تہم
ابر پر پھوٹا ہرگز نہ کہی روشنی		دیکھتا شاخِ خنجر جو مری یار کی تہم
زر سپاہیسی جو کرتا نہیں دنیا میں غر		مرد سیرت پیہن پہراوسی سردار کی تہم
عشق اشغالی ہون موز و اندوہ الم		بندہ گئی فکر مضامین سی گنگار کی تہم

بزم میں آج غزل اپنی سناؤ

شعرا میں مری عزت رہی اشعار کی تہم



کیا پہلی گنتی میں پر ابرو ہی خمدارِ سیاہ	شعر فرطِ جوہر سی سراپا ہی تیرا سیاہ
سبزہ رنگوں کی نقشِ مینِ رخِ سرخ ہی د	گر چکا نامہ اعمالِ سیاہ کا سیاہ
نیلگون ہی رخِ افلاکِ غمِ زہرا میں	فرق پر بالِ بہنِ لپٹی ہی دتارِ سیاہ
زلفِ پرچِ صنم کا یہ اثر پڑتا ہے	ووداؤ دلِ عاشق سی ہوئی مارِ سیاہ
دستِ صراف ہی جو شخص کہی زکوةِ عز	ہاتھ کی طرح سی دیکھا دلِ زردارِ سیاہ
جس میں آتا ہی کہ اب یار کو نامہ لکھوں	کرون دفترِ خطِ شوقیہ میں دوجارِ سیاہ
عندلیبانِ چمنِ شمع کا عالم دیکھو	عشقِ گلین ہوئی گلگیر کی منتارِ سیاہ

وصل کار و زبہی کو ملی یا انتہ

رات کیا ہجر کی ہی جانہ دیوارِ سیاہ



بڑی خاکسار سی عزت بڑی کے

پری ہن لون کھڑیو نکو یہ کہیں

رقیبوں کی طاقت سی باز ہوئی

نہ توڑا کہی تیج قابل کا فورا

ہا عشق سی نام مجھ کا ور نہ

وہ نازک کمر تھا تو قاصد فی اکثر

کوئی ملک کوئی خاک مجھ نسا کوئی

دون کو پہنسا کر نہ تم مسکراؤ

یہ پیر معان ہی کیوں نشتا ہی

عزان ہو گئی بوستان کیسی کیے

سیری ہو گئی کاروان کیسی کیے

سناؤ نہیں گدڑی بیان کیسی کیے

یہ کسکی تھی پہلی شان کیسی کیے

یہاں مین وہاں مین کہاں کیسی کیے

عیان ہو گئی راز تہان کیسی کیے

یہاں قید مین بی زبان کیسی کیے

تو ہم ہوئی دریاں کیسی کیے

اور سی باغی باغبان کیسی کیے

ہی غم پی رفگان کیسی کیے

وہ چتون وہ پرو وہ قید یا دے

نہ طاؤس سی مٹ سکی داغ الفت

پیشا پد پاک کاکس سی پوچھیں

تب وصل مین یہ کو عریان کر گئی

خدا کی لئی اپنی زلفین اوٹھساؤ

کمر مار کی ناتوانی مین ڈھونڈیے

زمین پر ملی آسمان کیسی کیسے

جس آنکھوں پہ گدڑی گمان کیسی کیسے

اڑی ور پہ یہ پاسبان کیسی کیسے

گلی پر چوئی استحان کیسی کیسے

تہ خاک کہین بی نشان کیسی کیسے

مجھی خط و سی بی نشان کیسی کیسے

وزبت کی مین پاسبان کنسی کیسے

ابھی قید مین بی دمان کیسی کیسے

ہوئی پشت خم نو جوان کیسی کیسے

مری داغ سوزان کا مضمون سوچو	جلی کہلی آتش زبان کیسی کیسی
نظر آئی جب تیغ ابرودہ ترچی	ترپنی لگی نچیان کیسی کیسی

کلیچی مین اے سپہولی پڑی مین
میری اوٹھ گئی قدر دان کیسی کیسی

ماہتابی پر مری مہر کو لانا چاہتی	ہاں شہر روی گل پر آتش شبنم اوڑھنا چاہتی
میری گہرین مہر عاتق شب کو سیا	بخت خوابیدہ کو اب اپنی جگہ چاہتی
کیا نصیب تو کی ہی گروشن و سر جانین	خاک کوئی یار ماہی پر لگانا چاہتی
اپنی چوٹیں سزاوی ہم گنہگار و نکو تو	عاشق گسیو کو ایسا تانویا نا چاہتی
شب کو بزم یار مین روشن ہی شمع استخوان	ہڈیوں کو اسکی خاطر سی جلا نا چاہتی



استد نام خدا نادان ہی و دانا

جسکو چاہیں وہ بلا لیں کیا ضعیف اور کیا چاہیں

جال پیلا یا ہی زلفوں کا دیکھا و خال

شکریہ پر چٹکی پیول کی نہیں ہوں یاد

بالیو کی موتیوں سیل ہوا ایک آبلہ

دیکھتی مگر کہی ائی قبر پر اپنی و دیار

حسن کی دولتی ایسا دب گیا و داناوا

کہو کیا ہی لبت ہونڈا کہیں مٹا

گوری گالوں کو لگا دیا غ کہیں اچھا نہیں

مخلو نہیں خلوتی باتیں سکھانا چاہیے

عاشقی کا نام مر سکا یہاں نہ چاہیے

مرغ و شمشاد ہوں اس تلکا وانا چاہیے

طائر آزاد کو کیا آب وانا چاہیے

فروش کی جاگوں کی کاٹی بھانا چاہیے

آخری ہی یہ بھی قسمت آنا چاہیے

یہ وہلے ہی کا خون کا خزانہ چاہیے

خاک کو ہی مار چلکے آج چہا نا چاہیے

چاندنی ہی ماور و خط کا ہونڈا نا چاہیے

کل کی باتیں یاد آئیں گی جو وہ آج آئیں گے

ماہِ رواحتِ سی ابھی مہر چھپانا چاہیے



فراقِ یار کا دلِ پر قلم ابھی سی ہے

وہ طفل ہی کہ اوسے عشقِ حق ابھی سی ہے

نہو و صبحِ نہو کی شفق ابھی سی ہے

کہ خطِ مصحفِ رخ کا ورق ابھی سی ہے

مہِ دو ہفتہ کا بھی رنگِ فاقہ ابھی سی ہے

پہرِ کزنہ طائرِ دل کیوں قلم ابھی سی ہے

سفرِ قریب ہی شاید قلم ابھی سی ہے

یہ گالِ سرخ ہوئی شکوہ کیوں سنڈیا تھا

وہ طفلِ بیون کہ پیرِ دل ہو ابھی سی ہے

صبحِ وصل کو تہنہ شامِ ہجر سی ڈ

چہٹی کا پہرِ قفسِ قفسی مرغِ روح میرا

خضر بھی ہونہ سگارِ بہنہای ملکِ عدم

تیری گلی سی نہ ہنگامین غول صحرائی	وہ گرد باد ہوں دلو قلع ابھی سی
پٹ گیا میرا دل اب تھو برانور روز	شروع سال نہیں اور قلع ابھی سی
زوالِ حسن میں شاید یہ دل سہل جا	کمالِ عشق میں دلو قلع ابھی سی
شروع عشق ہی مودی تہن ای چین	ہم جو چکا قصہ رقت ابھی سی
طیبو خاک نہ اکسیر سی میری الفت	دو ابی نہ بنی بیان حق ابھی سی
کسی سناؤں بیانِ لف یا رکھ	بجای شانہ دل زار عشق ابھی سی
طواف خانہ کعبہ کر گیا یہ	
کہ اسکی منہ میں صنم نام حق ابھی سی	
پک جسکو سمجھی تھی وہ تیرے	ہر جسی زلف جانا وہ زنجیر ہے



اگر طوق قمری گلو گیر ہے

اوہ ہر زنجیہ کیسو کی زنجیر ہے

کہنلی عفتدہ ایزوئی ولد ار کا

جیسی سب کہن آفتاب جہاں

مجھن گو سکر ایک پوسہ بھی دو

کہ ہر لوڑ کی جائیگا مرغِ نطر

جوان مبتلا ہے بہلا ہو گئے

مین قیدی ہوں اوس گلبدن مار کا

بلین غیر تم پائس سی دور ہوں

کڑی میری ہواور زنجیر ہے

اوہ ہر صفحہ دلپہ تصویر ہے

اگر کائنات خاتمہ شمشیر ہے

وہی یار زخو رشید تصویر ہے

دعا میں دوا کی بھی تاثیر ہے

پر و نین جو باندہا سہر تیر ہے

عجب پیر گردون کی تاثیر ہے

جیسی عشق پہچان بھی زنجیر ہے

اجی اپنی اپنی یہ تقدیر ہے

جسی بوٹی سمجھیں ہیں یہ خطیا

حائل اگر ہاتھ ہوں یار کے

محب ہم ہوئی وہ عدو ہو گئی

پہپی سیرہ نیکی زلفون میں دل

کبھی سر پہ تعویذ سورج کا ہے

سجھا آتش گل کو اسی غنڈ لیب

تاری بنائی سہ و مہر کے

جہان خاک چھانی وہ اکیر ہے

پڑی غل کہ گردنیں زنجیر ہے

عداوت محبت کی تعریف ہے

میرا یار خورشید تنویر ہے

کبھی چاند تاری کی زنجیر ہے

تری چوچ گلشن میں گلگیر ہے

وہ تعویذ سر اور یہ زنجیر ہے

خدا یا شفا جلد سے کو ہو

محب حسن اور شبیر ہے



اخیار پیر جای اشراف کو و با سہ

تہوار و نکو ابرو کی دم جنک کسبیتو

یا دانی ہین جگاہ بہا ہین وہ ویر آہ

یہ حضرت دل ملک پوئی لڑویشہین انکھین

کیا فوج عشق سیری نظر و ہین سہائی

نسبت بھی اخیار سی اسی یار نہ نیا

ہر رنگ کی ابرائی تو مضمون لگا ہا ہم

حلقی میری آنکھو ہین پڑی بکیر کی فوس

سینہ جوا و بہار تو اوٹھا ڈالتی لہن

ای آہ میری زخم جگر ہو گئی سہلے

تیار اگر ہو چکی نلگوں کی رسا سہلے

وہ فوج وہ لشکر وہ سپاہی وہ رسا سہلے

کیا ماہری ڈالنگی اس افسر کی رسا سہلے

ایک آنکھ میں جیتی ہیں سالیکی رسا سہلے

میں قوم کا اشراف وہ دنیا کی رزا سہلے

برساتی مٹی میں فلک پر یہ دوشاہ سہلے

کا نوین عبت یار فی ٹکالی سہلے

اؤسنی کو میری جانکی دوسانپ میں پا سہلے

کر صدق طبیعت سی عامانگہ زارہ

جالیمین جو جہانکا تو وہی حال خیمال

وہ مصحف مطلق ہی تو تفسیری شاعر

تکی ہی یہ دزات بس اب نہیں گئی پلہ

بیکلا ہی بہت مٹی کی پر یوسی وہ مجھو

وزرات یونہیں آنکھ مچولی سہی ہی شوق

تو ارکری نہ وہ کہی نہ ڈرا سہ

پہر عارض رنگین یہ لٹکنی لگی کیسو

مچھلی سا ترپتا ہی دل زار ہمارا

دنیا ہی میں ملتی اوسی جنت کی بجا سہلے

جالیمین مان پٹ پیمان آنکھوں میں جا سہلے

تصنیف ہوئی مدح زخم انہیں رسا سہلے

دم گھونٹی کر دیجی قاتل کی حوا سہلے

طفلی سپین کچھ طور نظر انہی رسا سہلے

مضمون کر کی یہ فی طور نکا سہلے

مشتو قلی کیا مات مہون با توین زنا سہلے

نادان ہو جو رانستہ کوئی سر پہ ملا سہلے

بالی انہیں کب کہتی یہ میں چاند پہ ہا سہلے

سینہ جو او بہارا ہی تو ملو ایسی گاہ

مستی ہوئی جاتی ہیں کوئی انکو ہلا

پیو لا جو سمانہیں گزار میں بلبل

لالہ کو یہی کہانی کی پڑی باغ میں لالہ

حق شیر خدا کا یہی تلف کرتی تھی غائب

نادان ہی غل اور کوئی کہلی بنایا

پہر ماتہہ حامل ہوئی غیر و نکی گلون

وہ ڈالیاں پیو لو نکی تو یہ سا کہو کی ڈالے

اسی ماہ علی انتر عمکین کے مدو کر

وہ کون ہی جو اس ل مضطر کو سنبھالے

عکس وی سمیتن سی ہی مکدر چاند نے

چاند ہی حیرت میں ڈوبا اور شد چاند نے

اس شب مہتابی ہی جوش و اباع میں

ہر گل پر پڑی ہی شل شد چاند نے

رات کا دن ہو گیا اور دن کی سکورات

ہجرہ میں ہو پ ہی ہو پ ہی ہر چاند نے



پر

روشنی داغ تن عالم میں ہی پرتو فتن	بہیپ جاتی ہی دین میری برابر چاند
ایکجا پر سات چیزیں مجھ کو حاصل ہو گئیں	باغ مینا یا ر خلوت نہر ساغر چاند نے
اوس چمکی نیم سہل اسی دم پرین گئی	رنجی ابرو کو ہو جاتی ہی خنجر چاند نے
شعل داغ جنون کی روشنی میں دھلین	عاشقوں کی واسطی ہو جای رہبر چاند نے
ہی عروج دست بہت ایکساں سبکی لئی	ہر گد اوشہ کی گہر میں ہی برابر چاند نے
کس سر اپا نور کی آمد ہی جو کسو تلک	ماؤ تابان فی بچائی ہی زمین پر چاند نے
بدر ہو گر داب اوتار سی نہیں باری جاب	
دیکھنی جای لب وریا جو تر چاند نے	
کیا بنائی میں یہ معبود کھن پتھر کے	اشعر کاف و پو حتی پرتی ہو بدن پتھر کے



نرم دل بیل شید اکانہ کلا اسی گل

اس لبِ سرخی ہوزن ہی یونچن جگر

چو کزی بہو لہیں تیرا میں نہ کیونکر ٹپلی

تدکشی کرتا ہی بت باغین کچھ دور نہیں

نوی مجنون کسی لپلی کا گزر کرتا ہی

وہ جفاکش ہیں ذرا بوجہ تو اوٹھا جسم

مرضِ سل خواہی ہو تو عجب اسکا نہیں

سب مہر گئی تھپرت ہندو تو ہے

بی نشان ہو گئی تہ جائیکہ تیر کی لکیر

شکلِ توفی بنائی ہیں چمن پہرے کے

جیسی ہنگ ہوئی لعلِ مین پہرے کے

اکھونکو دیکھیں تو ہو جائیں ہرن پہرے کے

حسرت واپس سی ہون سرو سن پہرے کے

ہیں جو ہارینہاں سیکڑون من پہرے کے

ہمتو انسان ہیں اسی شوق من پہرے کے

ڈپیلی لگو اتا ہی بیاحتہ پن پہرے کے

کیون پہاڑوں کی نہوں خستہ تن پہرے کے

نام کہو ونکی بت عہد شکن پہرے کے

اے صنم تو لب شیرینی نہ سمجھا مجھ کو	کہی و باو نہ سنا تھا سخن پہر کے
منہ بکرے جای جو عاشق کا وہ راز فشا	موسم دل عاشقوں کی اور دہن پہر کے
شیشو نمین مہندی ملیجی جاب آسائیں	اچکی پاؤں تو نازک ہیں گن پہر کے
سیم وزر چوٹ محبت کی اوٹھالیتی ہیں	سکہ سخن سی سکی ہیں چلن پہر کے
قیس غریبن ہوا باد یہ پیما شاید	شعلہ دلسی جلاوون میں ملن پہر کے
کیون نہ ماحشر لانت کی طرح کہتی ہیں	عشق بازوئی ہیں تعوید و کفن پہر کے

سخن جو رہنائی نہ بیان کر اختر

سچ فوالا دسی زاید ہیں محن پہر کے

ہمیں جہان میں بڑا اعتبار اوسکا ہے	وہ جیسا چاہی کری اختیار اوسکا ہے
-----------------------------------	----------------------------------



دستِ پاپ کی رسائی نہ ہوتی سینہ پر
تیر شرکانِ نئی بہت دور پہنچ گئے

بعدِ مردن بھی نہ باقی رہا یہ قصہ بدن
روح جب تنہی چلی خوف و خطر بند کئے

کیا شہادت ہی کہ اللہ کو سجدہ نہ کیا
اسی بتوں گ میں تنہی تو شر بند کئے

موتیوں کی نہ حفاظت کریں مارے کیسو
دل کی چالوں فی تو بالی میں گھر بند کئے

وہ شہ حسن نہ پونچھ گیا ملو غیر و فی
بہنی ہر کار و نیکی نہ پہنچ رہے بند کئے

واہ صبا و وہی جسم ہی پر روح نہیں
مرغ اور بہا کا فقط جالین پر بند کئے

بے سنجہ شہباز نگہ کا نہ کہی چوڑ گیا
نظروں ہی نظروں میں کو مرغ نظر بند کئے

شہد لب اوں کا کس طعنیو کب پاؤ گی
بیت میں بہنی خم شیر و شکر بند کئے

اسی نگار و نمونہ توڑی کی کہی گر چشم
میزی شوقین کو تر وہ کہ ہر بند کئے

عید کا چاند بھی خالی ہو گئی تھی سی
سہرا لکھ میں لوگوں کی سحر بند کیے

وہ شہ حسن حکومتی وہاں بھی نہ
جب ملایا رسی انیوار نظر بند کیے

آنکھ کی پٹی کا اختر کو بنایا تا را

جیسی دماغ دل ای شگ قمر بند کیے

کیون نہ تصویر خیالی ہو ہیشا سائے
ہر دہیان مجھ مجنونا بھی ہی مثل لیلیا سائے

کانکا جھکا بھی انجور شید رونا باب ہی
جلوہ گر ہی ماہ پر عقد شریا سائے

قدم و عمان چپ چانگی ای بجر کرم
آنسو کا بہ گیا آنکھوں سی دریا سائے

ایک تصویر خیالی روبرو برسوں کے
کیون تصویر سی نہ وہ روی زیبا سائے

ہانگی بدھیتی سی کہل گیا سب از دل
کیون چپ چپ کی کرتی ہوا اشار سائے



پیش از چل در محفل میں تو بانی زمین

لطف جب ہی ہو وی اعتبار تارا سنا

رکھ لیا دل قوت بادام چیم پائے

خال ہند و پرگنی کی کون مائل ہو گیا

گوش و رخ پر کیسوئی پرچ گایہ حال ہی

ای مسجای زمان بوسہ سی صحت بچتی

کیا بد لراشہا و کیا کہ قد چڑھایا داپر

نار کی موی بیانا کا مجھ پہ دہو کا ہو گیا

اس لب شیریں فی کانٹو پر پہ لایا ہی محمی

واروی فرقت پلائی غیر کو بیمار نے

کفر کا دعویٰ کیا کس بستہ رہا رہے

من گل کر با نیو نسی سنہ کا لامار نے

لاکھ سی پہنیر افزون کرو یا بیمار نے

وار فانیسی محی رخت کیا و لدا رہے

اس قدر لاغر کیا اس عشق کی آزار نے

کس مریسی آبی چوسی زبان یار نے



میراجو ہر رستی سی سب ہونید اہو گیا
بل کیا تیری طرح مجھسی تری تلو اورینے

رخی مطلب ہی نہ اختیار دست ساعدی عن

دل چرایا ہی ہمارا طرہ طرارینے

زاد و پیر مغان و نو گنہگار ہوئے
حسن منوش سی خجاندہ میں ستر سار ہوئے

وستہ داغ ہو بالاسی قبا ایصاحب
بہر دستار تری طرہ طرار ہوئے

بحر الفتن تو پایا ہے کشتی حسن
ہم ہین دو ہاتھ لگا کر نہ کہی پار ہوئے

آبِ نداسی تری آبر و پانی رو کر
صدف چشم میں آنسو در شہوار ہوئے

خس و خاشاک ترہ شعلہ رخونسی بہر کے
ہمتو دنیا میں پی آتش در بار ہوئے

زنگسی یہ گلستان ہی نہال اسی صیا
داغ طاقوس چین در ہم و دنیا رہوئے



بغیر ہو گیا کم طرف جو منہ لگتا ہی

ایسی بچاؤ میں آخر بھی تو سرشار ہو



شعر ہمیشہ عشق ہی کی داستان ہے

میرا رازِ نہانی ہی عیان ہے

شروع حسن میں وہ نوجوان ہے

ایدھر رنج و الم غم سہماں ہے

پلٹش آتشِ لپٹ شعلہ وہ جوان ہے

کل خندان ہمارا اور فشان ہے

یہ محرومِ عشق دلِ طہان ہے

قلم کی چاک میں اپنی زبان ہے

کسی خلوت نشین سی بدگمان ہو

ترقین ترقی و کیت ہوں

او دہرِ محسبی وہ گہرین سدھار

کہنوں کیا عشقِ خسی لپیں کھیا ہے

بھنسی سی وانٹ کہنچا تہین او بیک

بچاؤ سر و مہری ہی سینو

کلی اوس حور کی باغ جان ہے	کوئی زباہ گری فرو دس کی سیر
فلک اوما سیر استیان ہے	کہان جائیگا وایم فکر صیاد
گیبان دمچیان دس کتان ہے	سیری پرزی اوڑائی ایمہ صاف
سیر قاب یہان ہی دل وہان ہے	فراق روح ہو کیونکر گوارا
<p>تجہی انعام جنت ہو گا اختر</p> <p>از لسی مرتضی کا مدح خوان ہے</p>	
پیدا ہوئی زمانین انسان نے	شعر سیکھی پریمی صل کی سامان نے
چشم و ثرہ ویکہاشی لکھنہ طیب	وہ کر چکی مین دروکی درمان نے
زباہی کافرو ملکیت میل گیا	بنوائیگا گنج شہیدان نے



الفت میں سینہ های بشر داغ داغ ہیں

باغیاں سیوہ دار میں کیتا سی دہر ہیں

تیرنگا، و تیر مژدہ کا ہدف ہوا

مضمون زمین کہنے پہ کیا قطع کر دیتی

عشاق کیا جلنگی رخ آتشیں سی یا

ایرو کی طاق میں جو پی سجدہ خم ہوتے

پرزی اوڑائی ٹکڑی کیا چاک کر دیا

کس پیچ سی لپیٹ لیا زلف و رخ کو آہ

عارض سی تیری نوزمہ و خور بہی او گیا

دیتی ہیں نیا روز گلستان فی سینے

پاؤں ہیں بہر سیب بخدان فی سینے

ماری ہیں لکوتر کئی پیکان فی سینے

چولی پرانی ہو گئی دامان فی سینے

پیدا کری یہ دل دل سوزاں فی سینے

کافری کیا لڑنگی مسلمان فی سینے

بخشتی نکالی بہر گریبان فی سینے

دیکھی یہ مار زلف پریشان فی سینے

آئینہ نسی نبائی یہ حیران فی سینے

کس کسکو غرق کر دیا وریا ہی عشق تین	دیکھلای قوم نوح فی طوفان فی سینے
محرورم وصلِ مایہی ہم غیر شاوہین	پیوند ہو گئی شبِ ہجران فی سینے
ہنی برای مغلِ خوبان کنی دست	یکلی برای شمعِ شبتان فی سینے
کیونکر نہ میرا دل ہو پریر و اولٹ پٹ	بل کہا ہی ہی کا بلِ چچان فی سینے
چو کہت پہ شوقِ حسن سی باز وہی چلی گئی	بیٹھی ہیں بابِ عشق یہ دربان فی سینے
کی اس غزل کی الروا دی گئی	
دیکھلای او سکون یہ سہ تاجان فی سینے	
زلفِ پر خیم بکو تیری یاد ہے	شعرِ و اہم وہی اور تو ضیا و سہ
کٹ گئی تغیرِ حالِ تیرے	مصرعِ دیوانِ مرا جلا دینے



سردہنی شمشاد ہی آزاد ہے

قد جانان پر یہ قمری ہی نقشہ

تو پری ہی یا کہ آدم زاد ہے

کون ہی کیا ہی تجھی ہم کیا کہین

خانہ دل اب میرا برباد ہے

اوٹھ گیا دوش صبا پر یہ غبار

میرا ہر داغ کٹا وہ صاویہ ہے

فردین نظری ہوئی رہنمای غیر

حسنِ انسر جسکی اکھنوں میں نہیں

وہ بھانہیں کورما در زاد ہے

دیکھا کی اکھیاں نہیں چھپا یا ہوئی حیران ہے

خیالِ چشمانِ باریا ہر انوکھتی علیٰ غن ہے

ڈانٹتے ہیں غصے سے ہونہہ و نون ملی ہیں

بے باغ و گل ہیں سنسلی ہاتھ و نوہن سنسلی

نثار ہوئی ہی تنہا عقیق نکلی ہیں زمین سے

یہ پھوٹ نکلا ہی گیا نکا کہ و ما ہو نہو نہ ایا ہو



<p>ہوا دل زار پیہ شیدا ہی یندان نچا ہی تہا ہمارے تھکین آہی شامت کہ بکی چھی ملی ستا تھارے تلو اور پر جو خون ہی کس اس پر بہت بون مجھی تو واجب ہی ٹکر کرنا کہ عشق وین پانا گدڑ کی کیا نام نہنی پایا محبت انجام نہنی پایا شید و سبل ہونہن چندہ رہے تھن جو نڈہ تھارے کی حسن تو کہی تو سوئی بحرین سی ہن</p>	<p>پہی گیسو کیا ہی سوانہ باز ہوا تھو کو تم سن ہی یہ مرنی پٹی بت چھا تھین اپنا نہ کن پوچھو فائل خوش سکون ہی اسی تو جو ہر ملا بد خیمہ سکی اسکو گوندا ہیکلیگا یہ ہمارے قسے میرے آرام نہنی پایا کہ چھوٹی رجونسی اور محن کئی مین و مزار و نڈہ میرے کانی ایک سخن و قار ہوا کھیرے شکی عقیق باہر ہو تی مین</p>
<p>تو تجھ پر اصرار ہی لسی مانل سی ہی ہی ہا بل ہوا ہی بوسی کا تجھی سا نڈہ ماں تو اسکو مکر و سن</p>	



کسی چوڑ کی محکوبہا نسی بان ای بعد م کہو کیا کدر
 ہو قافلہ رانی غ جان کہ جس کے بھی نہ صد گدزی

مری سنی باہی طلسم جان چہ سیک اپنی گما کہاں
 بہت ہندین تو کر نہیں پان حب میں گد زاونیا گدزی

کیا زلفوں کی ہسی صید ہا وہین طار روح پھر کنی لگا
 چہ ساقیہ کی ہلا ہلا ہوی جا کی خیر ملا گدزی

مری خوشی اتنی بڑائی ہوئی ملا نہ او کی ہلا ہوی
 نہ سائی نہ سائی ہی ہی تھو پیہ کی خاک گدزی

سہ قہر تو سن بار میرا سہم سپی ایک بگو لا اور
 پہنا ایسا خبار کہ پھر نہ چہ ہامری کی مجھ جاکدزی

جلی جاتین ہیں نہیں اگی جوان میں نص حیرتوں کتنا
 کہیں ہی میں قیاس پان چہی ٹکی خستہ قضا گدزی

نہیں سکا بگو مریض نہ نہیں چسکا کوئی طبیب
 مری پٹ لکٹی میں میں چلو ہاتھ وہا شفا گدزی

غم و شج و طہر برباد ہو اویا کہ چہی خرابیک صبا
 مرانہ شوق جو پری کیا چہی تیو خبر کیا کیا گدزی

گل واع بہت ہی سینی تھی تھی ایک ہی نہیں
 لگی صر صر باغ غم جو چھی ہی غنچہ و لگو کھلا گدزی

کیا اسکون فی آج جو چہ کہ ہم دیا شکون کی سہنی فی محکوم
ہو اعرق سفید یا دھنم مرئی کہہ مجھی کو بہا گدڑی

کیا انصار پر کیا غضب نہیں ہے تو کہنا کیسا سب

تو ای ستاره ای کالقب بیتا و سپه ی جان خفاگذاری

محبی مہندی لگا کی جو قتل کیا ملی غریب شہر
مذبح کیا قتل ہو اسکو نہین تہ ساسی نیچے

مرسی یہ کلاںج خرمی ہی چیمان پہلی گریبان کے
میں لگ کر میں ہی شک یہی پہلی شک ہی نہ قبا

کیا ہاتھوں پر تیرے تونی ستم رول ہی سائیں کج عالم
عجب آنکھ موجوں لایہ ہی صنم تھی لیا ہی دھکا

ترخشی قین آنا ملاهی مرا جی پسا فلند ز سیر خوا

زلف چرخ ایک وام ہو نبل کی دیو کہیں آن ہوسا

ولزار کو بی الم کہیں اسی نکرنا خطبہ کم





تو بدین مارا تیرا صنم ملی روشنی تیری ضایعی

جستار روح شایر کیا تو عین خورشیدین المسی هستی

سجده خین کا شکر کیا بت شو چه مرکی تسمی هستی

رستم مو عین ایون عین نایون پاپا بونین

ای کشتی دل سیات بونین کیا و کر نین قدسی هستی

سینه پرینی گل کہا یا هم سمجھی خزانہ ایک پایا

زلفو نکو جکی سلجیا یا اوس اسی اپنی درسی هستی

ناہ نہ سالتہ سوایہ عبادت مجکو ہی زیبا

طالق ابرو بھی مکہ لیا کیا غمھی کہ شیخ حری هستی

سکا و بہ کا و داتہ مو اکا رتہ کہ فکر زلتا

آہ و صغیہ دلہ لکھا جلون فکر و وات غمھی

کیا کو چین جنت فی کرم کہاں جانگی اسو ملک

یہ خدای عالی صغیہ صغیہ مین ہماری قدسی

شب بحر کسی کیا خوب مو ایونی عاشق چہرہ نور قرا

ملی صبح طری شکر خدایا بتر شام المسی



تصویر یونانی مطالعت طیارسی ہو
شعر شروع مطلع و مقطع میں گلکاری ہو

بیکلی سی در و شانہ او سکو بد پسسی ہو
ہر کلی اوس نازنین کی جسم پر بہاری ہو

یاد میں اوس بیوفا کی بارالفت سی با
ہجر سوائی دولت محنت و خواری ہو

کیون کناری مارتی ہو تیر مژگان چکے
بوندی آنسو کی محبی آتش کی چکاری ہو

قاتل تیر نگہ کو سناگ پر لگو ایسے
تیغ ابرو بھی کلی پخت کی آری ہو

سبزہ رنگی آپکی خفت سی کر یہی سی
پہر ہری ہین نہ ہم دل پوشا کز نگاری ہو

اوس ہمیر کی الفت سی اب کیا فائدہ

ترک ہی چوڑا اوس بیو لی ہین بیزاری ہو

عالم فانی میں فنا ہو گئے
شعر اب تو سوتی ملک بجا ہو گئے



پیوٹ کی ہمریج و بلا ہو گئے

پھر تصدق بین بلوئیے

لی نہ گئی کوچہ و لدارین

دی نہ بھی ہمد شکن گالیان

ہم و الم کرے و تعب رنج و غم

ما تہ نہ ملے جو تہا یا ہی خون

نزد و ہوئی پھول خزان آگئے

کا کل چچان سی رہا ہو گئے

اور تو سب رشک ہما ہو گئے

خاک بھی اسی باد صبا ہو گئے

وعدہ و صل اگلی وہ کیا ہو گئے

طیش و طیش رنج و بلا ہو گئے

اب تو سر دست حسنا ہو گئے

نقید ہی گلزار رہا ہو گئے

استنما چار کو پہچانیے

پھول گئی آپ تو کیا ہو گئے

زمانہ ہی طرہ و فاساد پر گئے

مشورہ چمن کی چمن کی ہوا پہری گئے

وہ انہیں وہ چٹونوں میں پرکھتی

وہ شوخی وہ ناز و اداسی پر کے

وہ آیا چین کی ہوا پہری گئے

خجالت سی بادِ صبا پھر گئے

درختوں پہ سایہ چمن میں ہوا

پری باغین جا بجا پہرے گئے

لیا بوسہ رخ تو کہ وہ یہ نہ ہو

زبان ہو گئی بد مزاج ہو گئی

اسی بول تانی ہیں کیسے بہوین

گلی پر بھی شمشیر کیا ہر کیے

نہایت تک سخن سی و ہ

طبیعت تری اوستی کیا ہے

ہمیں یہی گروہی کوئی صنم خالق کی قدرت ہے

شعر ہمایوں جو خوش محبوبہ کا کوہِ توجہ ہے



قلم کر ڈالتی متکین سرتاورد و سر جای

ابھی سی سرکٹ بین ہم ہمارتی سر پست

بیان کیا کیا کروں عشقنی صدی کی کیا

میں صلیبت ہے تجھے پنج ہی آفت ہی ہے

سیری تجھو سی شہزاد ہی لاکھ تہا

وہایت وار ہون واع حکراو کی مانت ہے

ہم اندر عالم میں ہیں سجا اور سامان ہے

ہیں غمی محبت اور انہیں غمی ونسی صحبت ہے

چار ہی نہیں و صاحب کی محبت نہ رہے

شعر خصلتیں و نہ رہیں صورت و سیرت نہ رہے

چاہے ہی تشنہ ویدار ہو اسی سیراب

ابھی شکر لب بھی اخو اہش شہرت نہ رہے

غیرنی چوس لیا غبق رو و وہاں

وہ تراکت وہ ملاحٹ و ہر بلوبت نہ رہے

ہانجی ہاں اور تو ما عمر بہرا کرتی ہیں

ایک انوکھی تہی ہیں ہکو محبت نہ رہے



ہر کو سیری چو سہا ہی شبِ دُشمن
وہ مزاد و کھنسی و دھلاوت ترے

زاد پر اب عشق کی تہمت نہ ہو

وہی اب چھوڑ دیا آہ وہ حالت ترے

جاری و کی تھی ای بارِ محبت تیرے
خوابین و بکیتی ہیں چاندی صورت تیرے

یہ کہ عشق مجازی سی پناہی سے
گہل گئی بعدِ قیامِ حقیقت تیرے

تصفیہِ خو کا کرنگی سیری عذاب
بی ہو وی وصلِ نجائی حرارت تیرے

ایچھا تیری سوا میں نہیں سجدہ کرتا
شکل ہی ہی بت ہی یہ شرارت تیرے

کہی ہم چو نوین آتی تھی کاتی تھی نہیں
پیشم بد و درہوز و روپہی کثرت تیرے

نفسیاتِ بنی تیری تیری تیری ہیں
چاندین ہکو نظر اگنی صورت تیرے



چاند کاسنہ نہیں جو سامنی تیری آئی

نہ وہ کلین نہ بہوین اور نہ صورت تیری

دین دنیا میں نہیں تیری سوا کوئی شفیق

یا علی چاہتی کو شفاعت تیری

ابو باز آئی ستانی سے

ہر

چوری چوری چلی بہانی سے

ای شہ حسن لاکھون سکہ داغ

پائی اس عشق کی خزانہ سے

گوشتی ہی گلاب کی صورت

آج اسی گل تری نہانی سے

ایک فی بھی نہ دیر دوہم کو

کچھکی در و دل زمانہ سے

مین تو در پردہ دل خراش ہوا

مان و مسانہ ہی ترانی سے

صندلی رنگ یار آجائے

در و سہ جای او گلی آئی سے



باغ میں تیری مسکراتی ہے

غنچہ کہلتی ہیں ای گل خندان

نورِ رخ بڑھ گیا خطِ آبی سے

حسنِ مالی میں مہ کا ہوتا ہے

اوسنی پیغام پہچا سر کو

آج ہم آئین کی بہانی سے

رنگی بیچ میں ایک اور ملا آتی ہے

شاخِ لکھی پی زلفِ دو تہا آتی ہے

لڑکھاتی ہوئی کیوں بادِ صبا آتی ہے

کوچہ ساتی گلفام سی کیا آتی ہے

ای لودہ نوکِ مژدہ بہرہ دوا آتی ہے

تیغِ ابرو ہلسی یہ درِ وجہ بڑھتا تھا

خیر ہو خیر ہو موروں کی قضا آتی ہے

ابر پر ابر چلا آتا ہی گلزارِ ون میں

دستِ نگین سی کہیں بوجِ خیالی سے

دل پیا جاتا ہی نہ تباہی بجتی آپ



تیراوس ترک کا اڑتا ہوا آتا ہی ایدر	مرض صید عشق کی دوا آتی ہے
ایسی باری ہی کہ پوشاک پنکھ گنار	وہ پری باغین ہی اگر لگا آتی ہے
ملکہ ہر روز نسیم سحرین ہی گل	بو تیری باغین غنچو نکو کھلا آتی ہے
باغ عالم میں ہی بکا چمن عمر خان	لالہ و گل سی بھی بوی فنا آتی ہے
لالہ رویو نکا ہی دوا غبت ایدل را	کو نسی گل سی بھی بوی وفا آتی ہے
یہ قلندر ہوا نام محبت سی سیر	نام اندوہ و الم بہر غذا آتی ہے

عشوہ و غمزہ بہار افلاذ او ہی ایدر

وہ پری دیکھنی انداز سی کیا آتی ہے

بنا ہون آج میں مقبول کیا تو یا و زاری	شعر شکر و قاتل اعر و س شبنی باری ہے
---------------------------------------	-------------------------------------



گل گزار خوبی بہر سیر باغ آبا ہے	تھا خرسی چمنیں چل ہی باد بہاری ہے
شبِ فتمین میری حالتیں کیا کیا ہوئیں صبح	قحان ہی بھرا یہی ٹرپ ہی وزاری ہے
کہی جاتہیں تیغِ فکر سی شاعر نامی	ہر ایک کجی ہماری ہاتھ کی مضمونہ ماری ہے
شگفتہ کر دیا ہی خاطرِ عمکین کو مصرع نے	کلی ہر ایک اپنی نخل دیوانگی تمہاری ہے
حواسِ حسد سیری چار چیزوں فی نہایت	مروت ہی محبت ہی نمک ہی داری ہے
اور انہی خاکِ مقولانِ سحرِ موارسی قاتل	بچنگی کا ہیکور و چین ایسی شہسوری ہے
شبِ جہزائی اور مرم کی کا مار و زوقت کا	
الم ہی سنج ہی بیابی ہی اُشما ہے	
ہجرِ ساقمیں جنابِ ایک ساغرا کو س ہے	واعِ مجہ مجنونا کاشلِ تیر کیا وس ہے



شغلِ شعرو شاعری کیونکر یکایک چھٹ گئے

روحِ عاشق کو ذائقِ غالبِ مانوس ہے

دور کر جراحِ پیا ہمارے سوزِ انسی کہیں

مرغِ آتشِ خوارِ داغِ گرم سی مایوس ہے

عشق کیسوی سیرِ فکر ہی اندھی ہو

مرغِ مضمون میرا ہر شعر میں مجبوس ہے

بالِ و پرِ موجِ وینِ پرِ روح تیری کیا ہو

اٹلی سی مرغِ صدا فوس ہی فوس ہے

پیچ ہی یہ حال سی رات ہی زلفین نہیں

مگر ہی ہو گا ہی یہ تیرا دیر ہی سالوس ہے

تو فی ای شکِ ہما گل لالہ واغونسی کیا

جسم اس بی بالِ و پر کا پیکرِ طاوس ہے

قصرِ تنہا یادِ رخسارِ روشنی کیونکر نہ ہو

دلِ بنگِ شمع ہی سینہ میرا فانوس ہے

والا تھیلے میں راحت اور کلنا قہری

مادہِ سنگ کی فرج ہی جو بیان کنجوس ہے

اونگلیاں کانوں میں دی لی امی دنِ شیا

نامہ تعریفِ تباہینِ محبتِ مانوس ہے

کوچہ الفت میں بین شاہ و گدہ پہنچسی

مشق کی غمت ہی کسانک و زماوس ہے

کیقتا و اکھڑو دارا و جہم افرا سیاب

وہ سلیمان کیا ہو کس سمت کیا کوس ہے

کیسی بار اوین حاسد رشک سی حل جگتی

نالہ پر چم ہجر نوبت دل ہمارا کوس ہے

وہ ہی محکو حشر میں جنت ملک لیجا تنگی

اسے ناچار تو مداح شاہ طوس ہے

اس لب لعل یہ قربان بدخشان ہو جا

زلف پر چسپی سنبھل ہی پریشان ہو جا

سبزہ نگیزی رخ و اع گلستان ہو جا

لالہ روئسی میرا دل گل خندان ہو جا

تیری کاوش کہیں اسی ناوک مرکان ہو جا

قاتلا کچھ تو مری درد کا ویران ہو جا

سوزش و اع جبکہ انکو گلستان ہو جا

دل آباد ہی عشاق کا ویران ہو جا



گرم رفتار چو دهر و خرامان ہو جاے

دشتِ دل جو سلیمان کی طرح پیر واکے

نکین لبی تیری ساقی غارتگر ہوش

آتشِ طور کی گرمی کسی تاب سے

مخلِ یارین ہم رشک سی حلوائین ہی

فندقِ دستِ گارینسی تیری اہیتاب

مخلِ عیش جو طیار ہو دیوانہ نمین

دھوکا کھائی نہ کہی روح پریشان ہے

وہ بھبھہ جای صراحی کا لہو مینی کیے

نقشہ شہر ابھی خاکین نہ پاں ہو جاے

لکھنؤ میراجی رشک پرستان ہو جاے

ساغر بادہ عجب کیا جو نمکدان ہو جاے

آفتِ جان نہ کہیں جلوۂ جانان ہو جاے

ایک پروانہ اگر شمع یہ قربان ہو جاے

ورقِ گنچہ خورشید و رخسان ہو جاے

مصرعِ صاف میر اسرارِ حیران ہو جاے

کوئی تمنا اگر ایجان پی در مان ہو جاے

بزمِ خوارین منوش جو بچان ہو جاے

بن تری سیر گلستان جکرون قیاس

کمانکی سبزی کیا لال ہو ہی شاعر

تارِ طنبور تیری بن بھی رنجیر بن ہون

کیا نکھوئی شفق پیول گئی انجوشید

کچھکا ہونکا جو مضمون قبا قطع کروں

کیون ذرا تہی شبِ جبر بھی آکر

سیرِ غول کی رخِ صافنی کہو لی قلمی

بن تیری شاخِ شجر جان کو آری ہو جا

ایک ذرا اکھنڈی تو قیامت دیکھی

برگ گلزار ہر ایک خنجرِ زبان ہو جا

طوطی بند ہی کونکر نہ خوش الحان ہو جا

برزمِ عشرت ہی بھی خانہ زندان ہو جا

پاندان آکھایہ گھنڈ گردان ہو جا

شکنِ خامہ بھی چاک گردیاں ہو جا

کوی لڑکا تیری اندھیری گئی یان ہو جا

تجسی آئینہ مہتاب ہی حیران ہو جا

تختہ لالہ بھی گنجِ شہیدان ہو جا

ستم و قہر و غضب آفت و طوفان ہو جا

شاعر مصرع ترک کی کہی تعریف ہی کر	باغبان آنج تو ہمدرد گلستان ہو جا
شجر تیغ کا جھونکا جو لگی اسی قاتل	میر امر زخم بدن نچو خستہ ان ہو جا
روح پہنکی میری کیونکر نہ خستہ نہیں	ملک الموت جو دروازیکا دربان ہو جا
وامن ابر میں کیونکر نہ چہا ہی صورت	سہ پہن سانی او کی یہ تابان ہو جا
زلف میں اول و آخر نہ ملی قصی کی	اس کہاں کا کسی راگو پایاں ہو جا
لاہ و گل کو چمنیں بگھنی کی لالی ہو	شعر زخم گلچین ہر چمن میں دیکھتی آلی ہو
عشق ساعد میں بی ہن ہن ہن ہی شمع	دوغو کی ہلکی ہر ایک آتش کی پرکالی ہو



اب خن و خاشاک در شان کعبین بچایا کری	بام قصیر دلی دون انکھین پر نالی ہوئے
ابرو و شکرانی الفتن چلاب سیر کو	سر و گلزار و نین میری جانکو بہا لی ہوئے
بجلیان کانو کی اغیار وکی جانو پر گرین	کانی خبکی ہماری انکھ میں جالی ہوئے
خار کوکب ہو گئی صحرا و حشان ہو گیا	جب یہ پڑی کی صورت پاؤں کی بہا لی ہوئے
بالیان کانو کی صاحب شک انجم گئین	چاند کی ہالی کی صورت کان کی ہالی ہوئے

اب ہمیں کاہیکو پونچی کا ویتھائی زمان

اوسکی ای نئی اب چاہنی والی ہوئے

چاند ہمکو دیکھا دیا کینے	دل کو ہا لبتا دیا کینے
شک زخمون کی واسطی بہوئے	کا لامرہم لگا دیا کینے



کس سے مضمون آبلہ پایا	یہ دُری بجا دیا کینے
گر مئی عشق سے ہوا ناسور	شمع رو کو رولا دیا کینے
آبِ دندان کی موج میں باہت	میرا مردہ بجا دیا کینے
قفسِ تن میں فل پڑکتا ہی	بی زبان کوستا دیا کینے
چاندنی رات میں تنفر ہے	دوغ اسی بہت دیا کینے

سینہ بند ہی گنجینہ
جسٹم مخفی سکھ دیا کینے

کالی راتوں میں یہ کیسوی سید مارا	زہر دینی کو تری طرہ طارے
میں بازو نہیں سوا کیا اسی قائل	تھا یہ خلی یہ کمر باندہ کی اغیار



<p>وَرِ وِندان کو عبثِ عشقین و بکھلاتی ہو</p> <p>بد قماش ایسی ہوئی چینی کرتی مین غلام</p> <p>سر خر و شوقِ شہا و شعی ہی اقبال</p> <p>یا الہی نہ بکڑ جابی کہیں اپنا بساؤ</p> <p>غیر موزی ہوئی کس چسپی بل کرتی تین</p>	<p>جو ہری حسن کی آپہنچی خریدار آئے</p> <p>ورق کینہ و دم باز پسی سب ہار آئے</p> <p>سرکب آنی جو بقتل مین سبک بار آئے</p> <p>مخل عیش مین و چار طرحہ ار آئے</p> <p>کیونہی کیوں کسب و نکی سایہ ہین مار آئے</p>
	<p>اس طرح نماز و نین مین بل نہ مصروف</p> <p>جس طرح سامنی سلطان کی کہہ گا آئے</p>
<p>یلا یاغِ محبت شراب کی بنیے</p> <p>چمنین اس گل و شبنم پہ اوس ڈالو گکا</p>	<p>نہ داغ کہتا و نگا ساقی کباب کی بدیے</p> <p>تجھی و کیا و نگا مین آفتاب کی بدیے</p>



پر وینج مرہ میں شکار حاضر ہے

جو غرق بحرِ کرم ہوتی فکرِ دریا دل

کہانی عشق کی تلمو سلا یا کرتی تھی

مریض ہوں خفقان جاہی بانقشائی

شالِ سرمہ لگی کیون گرد کوئی سوار

بتہاری عشق میں فاضل بھی ہو گئی محزون

ٹرٹپ کی یہ سبلِ بناہی صورتِ بیت

دلِ برشتہ ملاہی کیا ب کی بدیہ

دُر آب پر نظر آتی حباب کی بدیہ

یہاں فسانہ گیسو ہی خواب کی بدیہ

سینا آپکا پی لون گلاب کی بدیہ

غبارِ راہ ملاہی نقاب کی بدیہ

بغلیں رہ گئی تپہ کتاب کی بدیہ

ہوا ہی سکھتا اب اضطراب کی بدیہ

الہی غیر ہوا کی قاصد پہنچا

سول نیک کری وہ جو تاب کی بدیہ

سینه دول و اعدار و یکپن کتک ری شعر سار بدن لاله زار و یکپن کتک ری

بهرین پای جوداع دل هی بیت باغ رنگ رخ گلزار و یکپن کتک ری

لطف جوانی گیارخ ضعیفی هوا استوخران هی بهار و یکپن کتک ری

سینه هوا و اعدار گل هی کلهی بن هزار میر اکبوتر کار و یکپن کتک ری

ماشتو کی صفت مین یار یکوبی کرلی شام اشک الم کی قطار و یکپن کتک ری

ششیه هی گاهی قصور اسکو کردن چورچو ساتی و ساعر خسار و یکپن کتک ری

مالسی ملای سال کچنهین اینا خیال بیخود و بی اختیار و یکپن کتک ری

بمستو راز و هویتی تیری نگه مین قلی تیر مره وار پار و یکپن کتک ری

اسی سیری آینه روزنگ ملا دله تو پهل ساول پر غبار و یکپن کتک ری

واغونکی انکھونسی یار دیکھلی تیری بہار
یہ ہمہ تن انتظار دیکھتی کبک ہے

جال او تہا زلف کا پہاڑ اسی پر دعا
ہو لہین تیری شکار دیکھتی کبک ہے

خام طبیعت رہی آہ نہیں کھنگے
مخلو نہیں غصہ وار دیکھتی کبک ہے

اگر ہی برگ و بار عشق میں ہی بقیار

ماو کی اوپر نثار دیکھتی کبک ہے

اجی کیون آج کیا پر سامنا ہے
شکر نگہ کی تیغ کو سیدھا کیا ہے

یہ زلفون میں اپنا دل پہناتا ہے
عجب دامن محبت یہ بلا ہے

کبھی خلوت میں آئینہ نہ دیکھا
وہ بت کیا اپنی صورتی حقا ہے

کر و فرہا وہی یہ کڑوی بات
مجھی شیریں زبانی گا مرا ہے



میلو و دوسر کی پیروا ہے

لگائیں خاک اوس دہیز کی ہم

یہی شکوہ بس اسی بادشاہ ہے

اور اوی خاک عاشق اوس گلہسی

زمین پر عشق ہی بہرہ کسی ہے

فلک پر رتبہ ہنسر گیا ہے

یہاں قابو میں تیرا دل کہاں ہے

مری محصول کا حاصل کہاں ہے

بنا لوٹن کبوتر دل کہاں ہے

پڑی یہی اسپہ صاحب بستی

فراغت ضعف سی حاصل کہاں ہے

کروں کیا سیر گلزار جو اپنے

بنی ناقص نہ کامل کہاں ہے

مقابل ہو ہماری ماہ رویہ کے

ہماری بھر کا ساحل کہاں ہے

نیائی اٹھائی عشق اسی دل



جلاؤں کا مادنا چشم بد دور
کہاں ہی گا لگاؤ تل کہاں ہے

ابھی مانگا تھا اوسنی مجھسی بوسہ

کہاں ہی سائل کہاں ہے

یادین اپنی یار جانی کے
ہمیں مر مر کی زندگانی کے

دوستوں کو عدو کیا ہمیں
کر کی تعریف یار جانی کے

کیونچہ کیوں مار بیٹھیں محفل میں
چار میں گفتگو زبانی کے

کیوں نہ رسوا کرین زمانی میں
یہ کہانی غم نہانی کے

روح ہو ویکی حشر میں صاحب
ایک نشانی سہ اسی فانی کے

ناکار یہی مڑ گیا انسان
ارض پر سیرتسانی کے



زرد صورت پہ جبرین نہیں
شجہ ہی رنگ زعفرانی کے

کیون نہ کوہان شعرا و نچا ہو
شیر دل کی سار بانی کے

آج کل لکھنؤ میں اسی

دہوم ہی تیری خوش بانی کے

یا وقہ میں ہوس دار لئی پہرتی ہے
شہر ہجر گل میں سب خار لئی پہرتی ہے

کیون نہ ہم رتبہ گری ہو میرا عشق
عرش پر یار کی رفتار لئی پہرتی ہے

اسی پری تو تو ہی گم شرب مینوش جان
ساتھ سہا رہی دو چادر لئی پہرتی ہے

فکر دل دادہ ہی آزاد ہی وہ جانِ جہان

ابتوا ساوہ دلدار لئی پہرتی ہے





عجبِ غیرتِ بدر وہ ماہِ رویتِ شعر وہ انبانِ نہیں ہی پری ہو بہو ہے

گرہِ سالِ ہجرت کی عاشقِ ندگی لکھو ہی نافِ حسین عقدِ موسیٰ

کیا دستِ رنگین سی مقبولِ حسابِ شوق کی بھی سنہ پر ہمارا لہو ہے

ہرج اور مل سی نقارِ بندہ گا یہ بحرِ روانِ عشق کی آجیو ہے

یہ مضمون دیوانینِ ٹانک لیستِ سمجھتا اگر چاکر و لکارِ فوس ہے

پہری بزمِ مین گالیانِ ہی سنوگا کہ تم تم سی ہتر بھی او کی تو ہے

فلاشیثہ نبائی بزمِ پری مین حبی مہرِ سمجھی وہ او سکا سہو ہے

سیری عشق کی دھومِ بارِ زمین ہی رتی حسن کی گفتگو کو بکھو ہے

پلاٹین سیٹے جرجنہ آب کوثر

یہی دلیں کی اب آرزو ہے



و لال جنس دل کی خریدار ہو گئے

بیریا تہاری عشق کی بیوش کر چکی

وصف رخ عذار جو پر تو فگن ہوا

کل کیون بیول ہو لکی کلبجائیں عین لب

کیا شک تھا کہ تین غماص میں جلی

ابخت رسی چین ہی شاہ بخوان

وصلی بنائی ہجر صنم کی نوشت کو

مقلین بکشت ہیں آبی ہیں قاتلا

وکان بند کرتی بازار ہو گئے

عیار ہو فریبی ہو بکار ہو گئے

کاغذ کی تختی تختہ گلزار ہو گئے

ہمسی قلندر انکی زردار ہو گئے

آب ہوا و خاک میں خیمہ مار ہو گئے

کتوال ہمی پہلی گرفتار ہو گئے

سطر کی تار نکی ہیں زار ہو گئے

شان و سیوہ و ترا سبکبار ہو گئے

شعر کی اب طبیعت دل نرم ہو گئے

اتنی کڑی اوٹھائی کہ بیزار ہو گئے



گل و صیاد و مطرب کی ہنسیں جو بکائی پر

کرسی اپنی سب کو بھی نہال ای غبان کرد

خمر و جام و صراحی شیشہ وینا و ساعہ

مری سینہ پہ اک پتھر کی سل ایجان تو دھرو

تیسرے جاتین مجھ بی پر کی اسی شکست پر

ترانہ تری بلبل خدا تاثیر کردی

ہمین ہی جانی وہ سرو قد آتا ہی گلشن

ارسی میوش منجانبہ مجھ ہی مست محبت کر

یہ تعویذ محبت مگر کی ہی او تر از گردنی

اور او دل علم و حسرت میں میں تجھ کیان ہی

اسی اجرت ملی او گہی سجا کرتا ہی دیوانگی

مہ و خورشید و بدر و چاند شوخ بہرا کرد

بر ایک بیت مبارک تیر مرگا کا شائبہ شعر
دل صد چاک اپنا کیسوی جانکا شائبہ

کرن مہتاب کی تار و نیکی موتی ٹانگ لیتی ہیں
خبار را و مرقد پر ہماری شایا شائبہ

یہ باطل فرقت عیار لکھتیا ہی صرع میں
عزل کوئی تو ایک اساد شاعر کا بہانہ

بچاتی ہی زمین شعر خود کو فکرِ نالہ سی
مجھی قصرِ فلک ہوئی صد بیسی گرانا شائبہ

غزل میں حال اپنی نہ یونگی دو کا لکھنا
کوئی رشک ہمارا چالیں مجھ کو پسنا شائبہ

پڑی کیا اس میں پر ہاتھ صبا و شاعر کا
فلک اس غنڈی خوش بایا کا شائبہ

قتیل ابرو و مرقان اسیر کیسوی جانان

دل ایتہ تابان ابھی تو آزما شائبہ

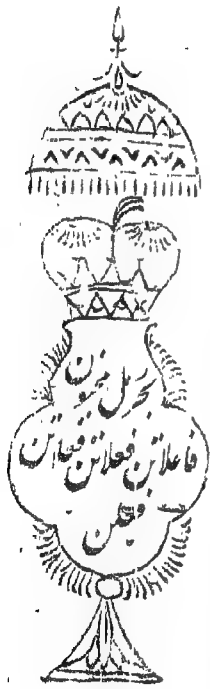
بنکی محروم پیری جانکی خواہان کتنے
شعر تیغِ خانہ سی کئی گبر و سلمان کتنے



اس سیدہ خاتون قیدی ہیں بریشان کئے	سلسلہ آہ رسا کا کہ کھار لو نہی
ریشک کرتی ہیں میری ناسی نشان کئے	کوسِ نعمِ نوبتِ دل آہ نشانِ عاشق
خالی کرونگی لبِ خمِ مکران کئے	اس ملاحت پہ نہ جھلایا کرا قاتلِ خلق
استوا خمر کی ہی صحت کے پڑی ہیں لالی	
فائدہ کچھ نہوا سو چکی دربان کئے	
شعر میں ہوں بد وضع نیک خو تو ہے	میں تو پروانہ شمع و تو ہے
شکن زلف مو بہو تو ہے	پہنچسی کسکو صاف کرتا ہے
اور گلِ آفتاب رو تو ہے	میری پلکین کرن ہیں سورج کی
مثیل استیمہ آجھو تو ہے	پانی پانی ہوتی تو حیران ہیں



<p>زخمِ ابروئی مہربانی سے مہرِ ساغرِی ماہِ شیشہ سے کیسی پر دینِ بولی ہن گین ساغرِ تہِ تیدی تہیلان ہن</p>	<p>اے ی مژگانِ پی رنو تو سے اسی فلکِ جام کا سہو تو سے بین کا تارِ خوش گلو تو سے شیشہ مہر کا گلو تو سے</p>
<p>تیغِ ابرو نہ مارا شہزاد کو</p>	<p>قاتلِ واہِ سرخِ نہ و تو سے</p>
<p>خلو تو نہیں تری محرمی جو محرم نکلا سرِ بہت نہ جو میرا میرِ عظم نکلا کشتِ ہتھالی برباد وہی اسی ابرِ مرہ</p>	<p>شعر سربازِ ازبڑی موسیٰ اب ہم نکلا سربازِ ازبڑی دیکھنی عالم نکلا اسک تر اکہہ سی شاید کہ بہت کم نکلا</p>



بست قاتل فی میرا خون کیا قتل میں	نامہ اللہ زبان پر ہو اگر وہم نہ نکلا
کیا لڑکپن سی بھی شوقِ مسلمان تھا	انکہ و نہ پر اب وہی جد کی لٹی خم نہ نکلا
بیسری خوب لٹی میں بچا جاتی چوٹ	نینچہ ہاتھ میں تولی ہوئی ہر دم نہ نکلا
شاہی وصل شبِ ہجر میں ہر جا جاتی تھی	میری سنیہ سی الہی یہ کہیں غم نہ نکلا
ہم فقیر و کافرانہ جو سنی گوشنِ فلک	کیا عجب جامِ کف زریز میں خم نہ نکلا
ہمیں دھوکا تھا جابو نکاسن ای بھر کر	انکہہ سی دیکھ لیا دیدہ پر خم نہ نکلا
سبز واری بہنیں ہم کا شغری سید	نرخم گیسو کا کہیں لٹ سی مرہم نہ نکلا

کسی شاعر کو نہ پہلو میں تھا و اسی ماہ

اخت زار قتل کو یقین کیا کم نہ نکلا



ہر دو تم میں ہی اوس گل کی خبر لائی کوئے
شعر اسی سلیمان کو ہر آجاسی کوئے

شہر یار آج ہی دربان ہر ایک چہکت کا
باز و کھنچی گئی دروازہ کیا جاسی کوئے

بسنہ خط ترایا مال کنی دیا ہے
یوٹیان بہر دو اب غسی کیا لاسی کوئے

ابھی زندہ لب جانچش مسجاسی ہوں
سہر پہ پیار کی جانا کو بلا لاسی کوئے

کہو لو دروازہ قیومین کہہ اہوں باہر
مرگتی کڑگتی جیسا ہنیں اب ہاسی کوئے

کانہ چشم ہر ایک یہ ہی اسی یوسف ہو
بھیک اس مصر کی بازار میں دلو اسی کوئے

درمزاغیا رسی اسی رکاوٹ حساب

بات تو کوئی کری غیر سی جلجاسی کوئے

اسکو نکی ہاتھ سی زہی آبرو میرے
شعر رسوا ہوئی زبانی یہ گفت کو میرے



مین ای پری تیرا سون ماینین تو میرے

میری طرح پری ہی کری جستجو میرے

کری چراغ مہر سی اب جستجو میرے

اوجھون خلاف وضع نہیں یہ لوجھو میرے

ناحق تلاش کرتی ہیں بہر سو میرے

خدیج جمع ہو گئی آسیب کہ نہیں

آنکھوں سی دیکھ لوں یہ زبانی کا انقلاب

اندھی ہوئی جمال جہان تابی قیب

زلف رسامی غیر پریشان کیجئے

ساقی بنی ہیں آپ کہناتی ہیں مذکو

لکھ بہجو گناہ نامہ میں ایتھن ہی

پڑتا پہر گایار غول چار سو میرے

شہر شہنشاہ لالہ ہو دی جو داغ جگر ہے کہلے

کچھ کچھ مذاق شعر ہی ای دی ہر کہلے

بدلی ہوا اور اسی اگر چشم تر کیلے

شیرینی سخن ہی یہ دیوان قند ہے



بگڑی بنا و غیر نکاشت باش ہو جیے
و بلند ہون قیہ اگر روی در کینے

گم ہو گئی مین پیری پچھو نہ ایمان
کیونکہ مکر کی عشق مین راہ سفر کینے

نہاری بدل ہی تیرا جو ہری حسن

کی سلک نظم مین کیا کیا گہر کینے

عشق رخ مین شراب احمدی
نمکین لبسی جام دل بہر دیک

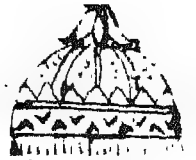
ہون مقابل قبا کی دستی سے
صفِ مژگان کا مجھ کو شکر دیک

رطب و یابس زمانیکا چکین
خسک جانو نکویہ لب تر دیک

ساوی شعار پھاڑو الونگا
کجکلہ ہون قبا ی پر زرد دیک

از زار اب ہی تہ نہ دہان





یا علی سکو آب کو شردی

حال دل اسی تو خدا جانے

لطف اشعار پو جہ شاعر سے

پہوٹ کر مخلوق میں رہتی ہو

سخت گوئی عزل میں پا بیگا

لاکھ میں فیصلہ چکاتی ہو

مذخ عشق میں اثر ہو گا

کشتن و لسی کنج لانا ہوں

ہر سچ ہی سچ یا ر غیر کیا جانے

با وفاقی وہ بیوفا جانے

دلکا احوال کوئی کیا جانے

مازکی میرا دلر با جانے

مدعی کیوں نہ مدعا جانے

میرا ہر شعر و دو ا جانے

میری دکو وہ کہر با جانے

آج سبوش ہو گیا

ایک ہو ایک ہو اخدا جائے



شمال شام ہجران در سحر ہے

نہ سایا ہی نہ کچھ شیب و سودا

سیر بازار رسوا کیجئے گا

تڑی چو کہت سی مین ہاتھار گولون

کبھی او سکو بھی کر لی صیدا ہی ماہ

وہ سینہ ہی مثال تختہ گل

گہنا دیتا ہی قدر لعل یہ خون

لڑتا ہوں صفِ مرقا نسی کہیں

شعر نمود صبح وقت رات بہر ہے

غریب پیر پی رو کی نظر ہے

کسی پر وہ نشین کا ولین گہر ہے

پیری صندل لگانا اور دوسر ہے

یہ مرغ مہر ہی بی بال و پر ہے

رگ گل میری جانانگی کر ہے

ہمارا انگ کتنا بد گہر ہے

خطر ہی اور نہ دہشت ہی نہ ور ہے

عبث سو تہا ہی اختر چونک او تہہ تو

خیال لے و خسی بخیر ہے



جب انت او کی مہر ہی نہ تھی گئی

مدرعب عشق ورا دیکھ لیتے

تیر و نمی یہاں او گر گئی او لچھی نگاہی

اے سکا پتی نہ غیر کو خاموش ہو جتے

شاخ گل گلاب سی پختہ نہ کیجئے

مضمون مہر و ماہ لکھی ٹوٹا ٹوٹا کچر

ایکل غلش رقیبوں کی جاتی نہیں کہی

۴ شعر بدلیمن حبیبی بق و شاری چمک گئے

بڑھ بیٹھی ہم رقیبوں کی پہلو سر ک گئی

ترکان یاری سیری دیدی امک گئی

صاحب چراغ و اغ زیادہ بہر گئی

او کی کلائی ٹوٹ گئی کیون چٹک گئی

پیدا ہوئی مین پورا تا فلک گئی

کانٹی ہی نہ تھی بحر میں غشی کٹک گئی

تیر قلم سی مرغ معانی ہو جو صید
ہنسنی لگی وہ لوٹ گئی اور پھر لگنی

وروازہ بند ویکہ کی اولیٰ پیری حضور

اشتر تھاری ملین ہی کیا کیا نہ شک گنی

کفر مکصورت کہلی دنیا میں اس اسلام سے
ہر اوٹہ گیا پردہ تو نکاہی خدا کی نام سے

ہاتھ کیا آگیا وہ صیاد ہو و شہر دل
طا مضمون آریا اس قلم کی دام سے

بخچہ سان چاک قلم کہل گیا اسی گلبدن
نازگی دلو ہوئی اس عارض کلام سے

غیر فی بوسہ لیا پستی ہن ہم ولین صنم
کیسی تیر لڑ گئی ان لکھوئی بادام سے

چرخسی زیر زمین کیا کیا سارہ کر گیا
ایک لخطہ ہی نسویا ایضاک آرام سے

شعر گوئی جی جی کہان اسی نازنین
بارکش کو و ہرین کیا کام اس آرام سے



انکہدین پیرنی لگی صبح قیامت تمام

قد و بالاسی تری اور گیسوی شب تاسی

صبحِ مختصر خوب ہی ہجر و الم کی شام ہے

وقتِ لاریں مر کی دن کشنی لگی

حسن کی مضمون عبت لکھتی ہو خرچ ہو

باز کب آتی ہیں قاصد عشق کی پیغام ہے

سکہ نازسی الفت کی چین بہول گئے

رہ کی غربت میں ہم اندازِ وطن بول گئے

جب حطب دیکھ لیا شہرِ ختن بہول گئی

رشی پہر یاد و فراموش ہوئی مہوش کے

میری پہر کی لٹی سرو سمن بہول گئے

دیکھتی عاشقِ گلزار کو زندانِ چین

چال و حشر کے ان لکھونسی ہرن بہول گئے

چو کڑی یاد و کرین میری حواسِ خمیہ

کھیت و کھیت مانعول ہرن بہول گئے

تری خوش چمپی بہکا چکایہ سبرِ خطہ



بدہ کیا یہ دلِ ناستیلب و دندانی

کیا سما ہی کہ مضمونِ بہنِ بہول کئے

کو ناستا عِزِ مقبوسِ محبی یاد نہیں

نئی قید کو اسیرانِ کہنِ بہول کئے

آبِ کوثر کا کوئی جامِ پلائی ساقی

ہزار کو کیا شاہِ زمیں بہول کئے

ملوون ہی میں رہ جای جو صحرِ اوہرائے

شعر اسکو نہیں وہ بہ جای جو وریا اوہرائے

کیا خونِ شہیدانسی اسیرِ اوڑگی تامل

ہوئی ہی یہ سب کا تاملِ اوہرائے

صاحبِ یدِ یمنی کی ہی کہلِ جانگی قلمی

آئینہ بنی تیرا کتبِ پا اوہرائے

بہنگی نہ کہی بہرِ مرضِ محکو وواوے

وہ قاصدِ جانِ بخش و میجا اوہرائے

چپختی ہی کہ ہر بندشِ اشاری فکر

مجنون بنی قیس نہ لکلا اوہرائے



غیر دنیوی بہوانہ یہ کیسوی سہ تاب
زنجیر بنی زلف کا سودا اید ہر آئے

اسکونی بہادون خن و خاشاک مژدہ کو
پرنا لا کروں گریہ و نالہ اید ہر آئے

چہوڑوں نہ کہی ز لکھی ہندیسی میں ابکو

ساجو معشوق خدا یا اید ہر آئے

بدلیکی برابر ہوئی یہ دیدہ تر ہے
شہر برسات کی گیسو فی نہ دیکھائی سحر ہے

کتک پیر اول شمع صفت لوسی حلکا
آنز کہی ہوگی شب فرمکی سحر ہے

نہرائی تیرنی لفت تو نیلی ہوئی غیا
کالونکی لئی زہر ہوئی ایک نظر ہے

تد گلی ملکی ہمین فوج نہ کیجے
کہتی تو کین عید میں قربان جگر ہے

خار و گل و صیبا و شجر ہو مک چکا
آہو ملکی لئی شرط ہی اینجان اس ہے



دیدار کو منطوبی چشمانِ محبت

شفاق مری کا نوکی ہستی ہی خبر ہے

پر وہ ہوا مضموں نوپہ ان آنکھوں کی اگی

دیوار ہوئی کان سی پہر نہ خبر ہے

گہٹ جاسی ہین صفحہ کاغذ کا گلابی

پائی نہ کہتی صوف کا تارا و سکی کہ ہے

انید بڑی شوق تر پیکر و ہین پہنچائی

صیاد اگر قطع کر ہی جوشیکی پر ہے

آجای تخران پہر نہ چلی بادِ بہار

مین دیکھ لوں گلشن کو اگر ایک نظر ہے

و تار لپٹا کر سی پکار گ جان کا

مفسد کی وہ فضا دنیا کا گم ہے

سینی مین بہری کہتی ہین غواصِ سنا

نظر و مین پلشتی ہین اشکوں کی گہر ہے

کی بہکتی مین علی آگے مدد کر

اس ٹہا ہٹھ مین لیتی ہین ہم نہہ پہر ہے



سایہ بال ہما سلائی سہر چاہیے شعر اور فقروں کی لٹی طل میسر چاہیے

دست رنگین فی جنون بڑھوا دیار کا اس سلیم کی لٹی ملکون کا شتر چاہیے

تجہ پر کی واسطی کافی ہی سایہ عشق کا صوم سبج و عبادت بہرہ اور چاہیے

داغ سینہ خانہ دلی بنی پربان اسی پری دربان درواز کی یاہر چاہیے

دست عاشق کہا نسی نگیا کی محرم ہو گیا ان جبانوں کی لٹی صحبت ہی ہم بہر چاہیے

پڑیوں کو چستی ہی صبح وقت اسی پر دیو شکی واسطی عاشق سا لاغر چاہیے

یاعلیٰ اب یاد مجھ کو حوض کوثر پر کرو

آب نہر تلخ کا کو ساغر چاہیے

گال تیرا چمن سی بہتہ ہے شعر تیرا کتا ہرن سی بہتہ ہے



سیرِ غربت و طلیٰ سی بہتر ہے

کہو و لیستما ہوں قبرِ مضمون میں

برہن ہو ہوا ہی با بر لیت

ما رہین کی تسکو محفل میں

یہ ملاحت کہاں کسی گل میں

مہرِ شرم سی ہن زیر نگین

تیری بازو پہ اپنا دل باندھوں

شہرِ خاموش کی ملی جاگیر

ہو نہ مٹی ہو طوطی دل کی

واعِ سینہ چمن سی بہتر ہے

کلاکِ غم کو رکن سی بہتر ہے

سکاپن پیرہن سی بہتر ہے

غم کہ وہ انجمن ہی بہتر ہے

رخ تیرا یا سمن سی بہتر ہے

ڈنڈیہ نورتن سی بہتر ہے

یکہ یہ نورتن سی بہتر ہے

ہمکو خلعت کفن سی بہتر ہے

پستہ سبِ ذقن سی بہتر ہے

زرد و غم سی ہی گو میرا رخسار
تیری سبب دقن سی بہر ہے

تلخ گوئیے مذاقِ اختر ہی

تیری شیریں دہن سی بہر ہے

عشقمین گل مست اور بیل چمن سیستے
و شعر شہر میں ایک ایک دیوانہ چمن سیستے

گر گئی کیا گیار زمین میں باد و خوار و جوں
پیر چرخ نیگون ہی پیر چمن سیستے

رقص ساغر و درمی میں دل کر گچا چوڑے
شیشہ نازک ہی شانی انجمن سیستے

برم می میں جوان مضمون نوید اکبرین
شاعر سرشار اشعار کہنہ سیستے

زہر کہا نیکی رقیب نیگون اس زلف سی
و مہتی بار و دوسر ملک ختمین سیستے

ساغر حب علی سجاد مرقد میں پیے
پنختن کی عشقم و کہنہ چمن سیستے



<p>سو تا جاگدا و شہاخیال زہم ماوہ لوشے</p> <p>ما قیاسیری لب سیکونکی ریتا شیرے</p>	<p>عاشق محمورتن چاہہ و قنہین بستے</p> <p>غل برگ سہری تیری سہین بستے</p>
<p>عین شیارہی جنت بخو دین لی لیا</p> <p>تو تو اسے ارفقت شاہ زمین بستے</p>	
<p>پنچمن کی یاد میں وہ لانت کی گئے</p> <p>ایک یز زمین تو پاؤں پہیلانامی</p> <p>مر کی ہی دنیا کی جگہ سخیونی کیا کہن</p> <p>خاک کی اب کوئی جانہن دانہی لگی</p> <p>جیا ہوئی قاضی کہان ہی جنت زراہی</p>	<p>شعر پیر ہاتھوں پاتہ بہکوسوی جنت کی گئے</p> <p>کیا یہ ارباب نعم مال و دولت کی گئے</p> <p>جائی زرد داغ اور کفن ہم جاجی لگئے</p> <p>عاشقو جیار وقت میری تربت لگئے</p> <p>جتنہ علم اور دستا فضیلت کی گئے</p>



تو بانی سائیکا کیا جرمتی و معشوق او

آہ سب تو اپنی اپنی قسمت کی گئے



ہشہ جامہ عریان تن عباد کی پوشاک ہی

اسی حیدر شاہ پہلی سی عشق پاک ہی

باغین حیات کو پیل کی ناحق تاک ہی

سرو پائی ایشہ کر پھر قد بی باز و ہوی

جلوہ کر دلیں می عشق تبت مبادک ہی

بی چابی ہو گئی تمسی خدا کی یاد میں

یہ شناور بحر حسن یار کا تیر اک ہی

ابروی معشوق کشتی بن گئی طوفان میں

ڈھانک کی جھل سی میں جل گیا دھاک ہی

غیر نرم یار میں تھی شک سی میں ڈھکیا

پاؤں جمتی ہی نہیں کہیں کیا حال دل

کیا زمین چانی اگر یہ گدش افلاک ہی



سرواہنکی میع و بولدار توڑیے
 اگر آجائی وہ ہلال
 ہیکڑیسی کفر و دینکی تائب ہی میرا
 مضمون لین گہٹ گیا صیاد نیک ہو
 باتن ہین بل ایسی کلتی سنی نہیں
 پتھر زین جنونہ گریبان ہی ہیٹ چکا
 ترچہ ہی گاہ آپکی ہو چال ہو گئی
 ولین ہی اس قیب کو ہی می پلائی
 جنس جگر بھی شقیں اوس محتسب کو دی
 اشعر پرتیشہ گاہ سی دیوار توڑیے
 روز دہلی لگا کی کئی بار توڑیے
 تسبیح شیخ رشتہ زمار توڑیے
 پنجرین بال مرغ کہ قمار توڑیے
 موجود ہی ستار کا ہر تار توڑیے
 سختی پائی کوہ پہر ہی خار توڑیے
 صاحب کسی غریب پہ تلوار توڑیے
 شیشی اڑا کی سنگ سی دو چار توڑیے
 قتل و انکسار بازار توڑیے

شیرین دہنکی یاد میں ہم سخت کہے
لازم ہی ابو شعر کی کہنا توڑیے

بہت دنوں ہی درمیکدہ ہی بند

چلتی بس آج تو درخار توڑیے

ہجرت ہی ناپسند وہ بجلو پسندے
شعر تبرید وصل چاہی دل دروسندے

چو کہت تہا عیش ہی اسی آفتاب
پیہا دم دل ہمارا زیادہ بلند ہے

سوج نظر کا اسپہو مہمیر چاہتے
ای شہسوار بوسہ گل ترسندے

یوسف پہ چیک گیا مجور کوہ کن
شیرینی مہن تری مصری قند ہے

کیا جاوین سیریا نکو امی صغیر عشق
ایک ایک اغ لالہ ہی ایذا دہند ہے

ایماہ صاف ابر کی پرو میں پہنچا
تجسسی زیادہ حسنین وہ چار چند ہے



عاشق نہوشہید نہو خاکِ پانہ ہو

تہاری واسطی کافی یہ پند ہے



الہی نعمتہ بیل سی یہ زبانِ ملجا ہے

ہماری پروہ نشین کا کہیں نہ ملجا ہے

تہاری سایہ دیوار پر کروں تکیہ

کہی تو دستِ عشق گلیمیں ڈالو نہیں

فسانہ شبِ گیسو میں ننید کب آئی

بھی کریں ٹکین بوسہ وہاں ملجا ہے

مکان ڈھونڈ چکی استو لا مکان ملجا ہے

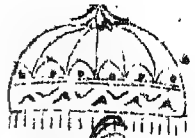
اوٹھاؤں سر نہ اگر شکِ آستان ملجا ہے

بسان دل اوس لیلیوں حُجّانِ جان ملجا ہے

سولاؤں پہلی اگر کوئی قصہ خوان ملجا ہے

گلہ اذیت ہجر اکا کیجی

گاہِ محکمہ



اولیہا ہی ہمیں زلف کی زنجیر تھارے

ہمسی تو نبات آج ہوئی ہو ٹہیہ پیچکی

سدا کر کشی کی اب نوچی ایماہ

وصلت کا تو اٹھارہ ہی وقت کا ہی قرار

زلفونہیں مراد دل بینی مرغِ شب آویز

غیر آگی وہاں جوتی ہیں بی بی ہن صاب

اونما کوئی ابرو کا سپا لیجی صاب

میخانہ میں روند و نکی مریدی کو صاب

کیون محکمہ زلف میں شانی کو بلایا

شعر ہر سال بند ہی زلف گدہ گیر تھارے

لب بند کنی دیتی ہی تقریر تھارے

سورج کو جلاتی ہی یہ تصویر تھارے

نایب بھلائی کی یہ تحریر تھارے

اندھا نگر کی شمس کو تنویر تھارے

بخار ہی زمین لٹ گئی جاگیر تھارے

یہ چاند پرانی سی ہی شمشیر تھارے

انگور کی بیٹی تو بنی پیر تھارے

اولیہا ہی عدالت میں قصیر تھارے

دیوانہ کنی دیتی ہی تاثیر تمہارے

تہ میری فصد ہی کہلو اسی صاحب

عاشق تو ہوئی اکی ہی تقدیر تمہارے

قیمت کا لکھا مٹ نہیں سکتا ہی ہمیں

عجب اسکا نہیں اس سینہ و دین

نقاش ازل کہچہ ہی تصویر تمہارے



خلق میں عزت و حرمت ہی ہماری ہو جائے

تجسسی الفت مجھی اینجا حق باری ہو جائے

تیغ ابرو بھی ہی خلق پر عاری ہو جائے

بخنتی جانسی عجب اسکا نہیں ای قاتل

باغین آہ کرین باد بہاری ہو جائے

چمن ہستی اغیار خزان کرتی ہی

سر و گلشن ہی مری دلپہ کنار ہی ہو جائے

پن تری قاتل عالم جو کروں باغلی سیر

چشمہ فیض مری حال پہ جاری ہو جائے

قشہ آب و م تیغ ہو نہیں اسی قاتل

<p>چارمین بات تو ایچان تهرای هو جا</p> <p>تو بیان چہاتیان ساعد کی تہاری هو جا</p>	<p>گالیان دوہین گوسوین سواہی کرو</p> <p>ذوقِ نغمہ جو کہی بزم میں رند و نکو ہو</p>
<p>ہو وی سر سبز گلستانِ سخن ای</p> <p>صحنِ گلشن کہی گل کی سواری هو جا</p>	
<p>خیمہ اہل قبا با لای آبِ استادہ ہے</p> <p>تاکینِ طاؤس گلگون کی سحابِ استادہ ہے</p> <p>رویِ مرکان پری بہر کبابِ استادہ ہے</p> <p>بازغائب ہو گیا لیکن سرابِ استادہ ہے</p> <p>عشوہ و انداز سی وہ خوش نقابِ استادہ ہے</p>	<p>فروشِ آبِ چشمِ حیرت پر حجابِ استادہ ہے</p> <p>و کہنی یہ موسمِ باران کری کشاکش کا</p> <p>دل پرویا سچ میں غصی سہنی ہین قہر</p> <p>بیشی ہی حاتمہ و نینہ تصویرِ خیال</p> <p>بیشا جانا ہی ہمارا دل رخِ محبوب سی</p>



قدر ز ابد ریش ابدی زبانی ساقیا

وز نه باد و خوار بهی بهر خضاب استاوه

میر اول حاضر سی ایگو بنو نکر و سیر

مطبخ عالین صاحب ل کتاب استاوه

و ده جوتگی ہو گئی یہ شریونی لگا

کو متی مین ابو آب استاوه

عده ہی بهول عایک بتو کی بی نیاز سے

حقیقت مت گئی معشوق کی عشق مجاز سے

بیر مصرع موزون طمانچہ دیو کا سچو

بتو کا منہ بہت پیر پر گیا شاہ حجاز سے

مغز کیون نہون کشتی تیری اقبال عالم

سیر سوار سیر ہو کی پنچا سرور از سے

شال خایہ آئینہ سیری شعر کا گہری

سکھ شکر مین ہو گا سیری آئینہ ساز سے

نزار و نایان ہو مین و سبار کی سلیپ

جو مین خانا بازار آتی نہیں و عشق بار سے



بڑھا دیا ہی شوق وصلِ مضمون شہوار کا
کئی فرسخ بڑھا مصرع سیرِ اجناس کی تار بسی

عجب کیا دلین شہ کی محبت منتقل ہوئے

صنم کچھ دور ہی اللہ کی بندہ نوازی

کر چکی چل کے پامال مجھے شعر تیغ کی سی دیکھائی چال مجھے

شوق وصل آج کل بڑھا اتنا ایک ساعت ہی ایک سال مجھے

نزد گل بھی جو شہادہ چہین لیا باغبان کر چکی نہال مجھے

کس کی تہریہ صبا کرتی ہو اپنی لکھنا ہی خط و خال مجھے

ایک تصویر سی دو بد و ہونہن خوابین بھی رہا خیال مجھے

تم ہر ایک میں حلول کرتی ہو صوفیو کیوں نہ آئی حال مجھے



شیر مضمون کی فکرت کرنا ہوں تک رہی ہیں عبت شمال سیچے

نہایت زار بدر آسا ہو

شعر گوئی میں ہی کمال سیچے

یادِ رحیم مہر و مہ انکھون تلی آنی لگی شعر و سیانین لہو کی دلیر سانپ لہرائی لگی

اسی تہ خوفِ خدا کیچہ تھکو کرنا چاہتی کافر و پھر کعبہ دلو میری دہانی لگی

سازسی و ساز ہو جاتا ہی مضمون کا تسا دہن میں اس طرب سپر کی ہم ہی کچھ گانی لگی

پیت خالی ہو گیا دوتا ملک کی کپچی کمان اوس کمان پر وسی ہم گوشتیں چرائی لگی

خاک اوڑاؤ کی ارادہ کیا کیا بتلاؤ تو

وافر پیر اوس کو چمپین تم جانی لگی





ماتیا پھر شرابِ ناب پہلے شعرِ پیشوا عالمِ شباب پہلے

خوب صورتِ مرینِ مین کیا مہر برجِ خاکی مین آفتاب پہلے

لو بگڑتی مین طالعِ طاؤس صید کرنی کو وہ سحاب پہلے

تابِ نظر و کش کو ہو سیکے کیونہی کیون گہری بی نقاب پہلے

مردِ مومن مومن مین تو ای زاہد عوضِ بادہ جامِ آب پہلے

اب کٹوری کی کچھ نہیں حاجت بہ چکی گہا ٹسی حساب پہلے

سو چکی شکل بی متہ ارسینے چشمِ تر صورتِ حساب پہلے

افتیادنگی سب حساب و کتاب

انہزار بی حساب پہلے



کیون نہواسن تن میر پیرا دل بہار
شعر تیغ ماندہ آہی جو تھکین و قاتل بہار

وہ سفر تو نہیں جو قطع کیا رندوں نے
اسی خضر خیر ہو الفکی ہی نثرل بہار

حال کیا زیب و عارض شفاف ہوئے
شک و انہی ہی قیمت مین مین تل بہار

سیرنی ہرآہ کرئی ہو گئی جھینکار و نئی
غل کیا طوق فی پھنی جو سلاسل بہار

پنچہ گلشی کمانی کی توکل سامان تھے
تیغ و مالین ہی آج حامل بہار

ایشہ حسن کسی غمیز کو خلعت نملی
اپکو دیکھا درخواست یہ عامل بہار

ناز کی ختم ہی چہرہ پیری ایگل تر
کیون نہ زخیر ہو تیری پتہ سائل بہار

اب پر پسی اوسے اسیب نہیں ایصاب

آہ ہزار تو تہی عامل کامل بہار



دستِ شانہ میں سہ زلف گرہ گیر ہی شعر پای عاشق میں تری ناگوئی زنجیر ہے

باتیں بات پٹ جاتی ہیں انکار و سی قول و چار میں ہی ایسی ہی تقریر ہے

خاکِ اب زنگِ طلائی میں تحریر کروں دل تو سیاب ہی کیا فسخہ اکیر ہے

سیرِ گھڑی ہر گز نہ برآئی حسرت عمر بہ گلشنِ ایجاو میں دگیر ہے

کوئی ہو یا کہ نہ ہو دیان ہی دست کا دود و محبی مری پار کی تصویر ہے

نورِ اسطر کا خوشید و شوخین کب ہی کب بہلا ساسنی اوس ماہ کی تصویر ہے

نوبت ہی شمع کی اس زہم جہان میں تجھی نام روشن تر اکس طرح نہ کلیر ہے

یا علی ہی یہ دعا خستہ و نخستہ کے

مح کو تیرا ہو اور عاشقِ شیر ہے



دو پیر کو گوتی میں وہ نہاتی جائینگے ۲۵ شعر ہی یقین عطر پر پی او میں نہاتی جائینگے

عشقا زکی ہیں جو ہر دیکھاتی جائینگے زخم تیغ ابر و خوش نہہ پہ کہاتی جائینگے

لوٹ جائیگی کسی انگیا کی بنداسی مارین سنتی ہیں شہر کا گھاٹ از ماتی جائینگے

ماہِ رواقتان جائیگی جبین صاف پر نجم و کوکب کی طرح تہم داغ پاتی جائینگے

کہینچی تصویر مبارک تیری پر کار قرۃ صورت بہرہ و فترسی مٹاتی جائینگے

ہو گیا ہی ایک تہی دل نالان جموش باغ میں چلکے اسی بل ساتی جائینگے

تختہ کر دینگے وہیں ٹہری اندر اوں کی پاؤں جاتی جاتی گور کن کو بھی ستاتی جائینگے

مکھوکل کا حال کیا معلوم خمای سی پوچھ آج کہ میں آئی ہیں شاید نہاتی جائینگے

تیغ ابرو کی دوہری آپسی ہوگی نصیب زخم و لکاپ کچھ مرہم نہاتی جائینگے

یہ نہیں کہتی کہ گہر میں جا کی کہل کر ونگی

گر برای سیر آنگی کہی گلزار میں

چو کڑی ہو لگی صاحبِ شتِ زمیں

بہین سگی میں صلحِ سیل کی کوئی نہ

گر زمین میں جائیگی صاحبِ کہتی بہن

نہ تو قیدی لعلی زنجیر کہیں اسی پر

کیا کہوں برسات میں بھر یہ ہو ونگی سوا

پانی میں نہ پوئیں سگی چو کائنگی ہم

وہی کی تہسکین کی اساد کو مرنگی بعد

اور تو کیا عشق کو دہن پہاڑی جائیگی

وکیہ لینا غنچہ گل کو ہناتی جائیگی

طالعِ خوابیدہ آمو جگاتی جائیگی

لو پڑھو لاجول ہی کبک خطا آتی جائیگی

آہ سی قصرِ فلک ہی ہم گرتی جائیگی

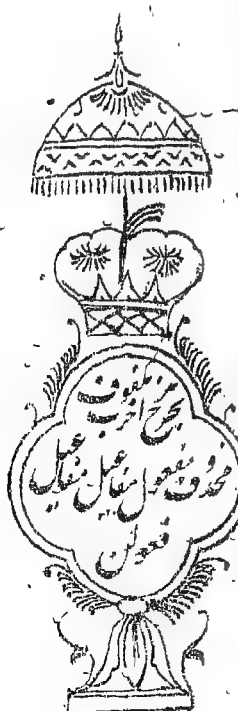
اور تو کیا طوقِ منت کا پہناتی جائیگی

ہندو کی مروتی گنگا میں بہاتی جائیگی

بیجا نیکو زمین میں ہم سلاتی جائیگی

مٹو لوی مکتب میں لڑکوں کو نور دلاتی جائیگی

منہ نہین اے ہو دینگی تو صاحب دیکھنا	وہ پرچہ دیکھو دیکھا تو دیکھا تھی جائیگی
آزما یا نہیں اس فنکو بہت باریکی	شاعر و نکو شعر گوئی ڈرائی جائیگی
کچنگاہی سی ہی ثابت ہوا سی قاتلا	تیر سنیہ پر سیری شاید لگاتی جائیگی
ایک پرچہ تیری صورت کا دیکھا دنگی نہیں	مانی و بہر او کی صورت مٹاتی جائیگی
بالبوئی مکتیونیسی دل ہوا ہی ابلہ	فروش کی جاگو بھکی کانی بچاتی جائیگی
کوہ پر طاؤس لالہ باغین ہو گاجل	واغ دل و نو کو ہم اپنی دیکھا تھی جائیگی
و مہر فلک کیونکر نہ ہو جائیں نہ شا	
منی ہن مشائی پرافسان جمائی جائیگی	
غل کرتی ہن زمانین بلاں کئی دے	شعر سینہ میں ہر گاہی سرا دل کی دے



خوشید کاکه تو بند باؤند پنه صاحب

حیدر فی کبانان جوین آئی ہی تو کیا

جوہر کی طرح ہو چین شیر کی ڈوبا

یسین گریٹو سورنہ چشت ہو دم ترخ

مدقوق ہوئی غیر لہو تہو کتی بین وہ

افہی جو پڑی زخم تو کانا سا لگا ہی

وریا ی حافیسی ہیکنی لگا اب مین

مضمون مری انکہہ سی چپ جاتہ پین صاحب

ہمراہیونکی پاؤن تہکی شوق ہی نزویک

اور طوق گلو ہی نہ کابل کنی دینے

در وار نہ ایانہین سائل کنی دینے

شمسیر کب پرتی ہین قاتل کنی دینے

آسان نہین ہو تہی یہ شکل کنی دینے

چہاتی یہ دہر ای مرض مل کنی دینے

مچھلی ساڑ پتانی یہ بسل کنی دینے

اس سحر کا ملتا نہین سائل کنی دینے

پر وہ جو ہو افکار کا حامل کنی دینے

گنتی نہین یہ دوری منزل کنی دینے

نیشی ہنی لو نہی اوندہ کنی جام بلور

جاتی ہی کچھ رونق محفل کنی دینے

منداوہر ہی کہی رخ کچھی صاحب

طیار کنی میٹی ہین محفل کنی دینے

کچھ کچھ تو سار تہی ہین تحقیق کریں گے

اب تو ہوئی آپ یہ مائل کنی دینے

کہلی ہی چاندنی دور شراب ارغوانی

چمن ہی مطرب میا ہی میرا یار جانی

مراضمون گل لالہ ہی فخر صاف گلشنی

قلم حکو سمجھتی ہین دوسر دوتالی

یہ سائسی کیا سب تکوای پری بکری

تری چوٹی زمین پر ایک ہائی اسمانی

سنت شمعرو کی دلو ہڑ کا تہی محفل میں

بہو کا ہی پری ہی ہنی ہادی ہی جانی

تہاری چہرہ گل رنگ سی بل نخل ہو گا

ہماری اشک تر پر جان شہنم پانی پانی



الہی خیر ہو وہ ساتھی پیمان شکن آیا	چمن نیا و سہ غراب و باران و جوانی
باری گانگی اور آنکھ کی بس ایک حالت ہے	نہ خط لایا کوئی قاصد نہ پیغام زبانی
بلی ہی نہ مجنون ہی وہ فرما دوشیزان	زمانہ نہیں فقط ایک دیگاراونکی کہانی

نخدان شعر کا شکل سی ٹہا ہی بیان	
جہا نہیں عروں کی دسی میری قدر وانی ہے	

ہی ضریری تقدیر میں اثر کی بدیہ	راہ شعر نفسی زہر ملا شیر و شکر کی بدیہ
ہو جو اصناف تو گلگیر کو پروا لگی و	کٹائی پروا تو لگی پر شعل کی سر کی بدیہ
ترج مین اونکی جو آنکھ یقین ہو اہوت	کروں و چار مقام اور سفر کی بدیہ
نور گیسو میں سیاہی نہ خمیں وہ نور	رنگ کیا کیا نہیں اس شام و سحر کی بدیہ



کیا نہ اسی کہ لبِ لعلِ شکر باری ہم

تابِ نظارہ نہ او کی رخِ انور کی ہوئے

کوئی پہلو نہ ملا اوس کمرِ ناز کی کا

او کی گردنِ سپر ابو فیکا خونِ اکیو کیا

کیا کہو نہیں دلِ بیمار کی فرقتیں بڑھتی

اپنی دہلیز میں دیکھو میری فنِ کرو

ظلمِ صیاد کا شکوہ نہ کہانی بلبِ نزار

قتلِ کر کی محبی اندر غشی قاتل کی

بنکی خاک اپنی بگولہ تیری بولہ بولہ

سنتی ہیں تلخی و شامِ شکر کی بے

بیانِ اکہین ہی گیتنِ تابِ نظر کی بے

لاکھ پہلو تیری مضمونِ مکر کی بے

کیجی قتلِ محبی مرغِ سحر کی بے

راتِ بہر گئی او ہر اور او دہر کی بے

خانہ ویران ہوں گہر و مجھ کی بے

بی پری تری نقیبین ہی پر کی بے

پسیری خوب سے ہر اور او دہر کی بے

زنگِ شری کشتی نی بھی مکر کی بے

روز کی ہجرتی انسان ہون گنگ ایاموں	منہ نہ کہا شاف و صباں اپنا سفر کی بدیلے
منہ بہر و خاکسی غیر و نکا ہمیں بوسہ و	پائین یز ہر شکر خوری شکر کی بدیلے
اونکی جانیکی خبر سنتی ہی جان آئی بلب	پاتراب اپنا ہوا اونکی سفر کی بدیلے
کسی صورت تو لگی لکھ لڑائیکا پتا	کہنیں وزن ہی ہون یو اوسین کی بدیلے
دوش یاران پہ خوار ہو امیر اہلار	راہ بہر کا مدھی اوہر اور اوہر کی بدیلے
شعلہ بہر کا تہین کتا ہون کچھ کا نہیں	پہونک ویتی ہین خبر وار خبر کی بدیلے
موشکا فکی رگ گسی جو تشیہ اسی دی	بالگی کھال کچی تیری لمر کی بدیلے

مہر و ش یار کا بوسہ جو لیا نی

خور کی تسخیر کی تسخیر قمر کی بدیلے

نمبر اور تاریخ ایمل	ایمل	ایمل بنیاد پر مبنی صوبہ ایمل	اجراء	جواب تعمیل اجراء	کیفیت
۱۲	نمبر اور تاریخ ایمل				
۱۳	تاریخ اور مضمون ایمل				
۱۴	نمبر اور تاریخ ایمل				
۱۵	تاریخ اور مضمون ایمل				
۱۶	نمبر اور تاریخ ایمل				
۱۷	تاریخ حکم				
۱۸	کس کے خلاف صادر ہوا				
۱۹	کس شی کی بابت اور تعداد - اگر کچھ ہو				
۲۰	تعداد خرچہ				
۲۱	تعداد جو عدالت میں ادا کی گئی				
۲۲	گم ہونے والی				
۲۳	بادداشت نسبت دیگر جواب تعمیل بہ استلام ادا یا گم ہونے والی اور تاریخ ہو ایک جواب تعمیل کی				
۲۴	اس جگہ پر مراتب مفہ حسب آرڈر ۹ قواعد ۱۳ و آرڈر ۲۲ قواعد ۲۱ و آرڈر ۲۳ مع حکم ثانی یا اور ایسی قسم کے مع حوالہ دیگر رجسٹر میں کہ وہ نالغہ ملے گا				

[illegible]

کس طرح پست رجوع
ہوئیں گے

(۱) ابتدائی دائر ہوئیں

(۲) موصولہ پست پر سے
انتقال

(۳) باز یہ نمبر سابق
حسب آرڈر ۲۱
قاعدہ ۲۳

(۴) تجدید ثانی حسب
آرڈر ۲۷ قاعدہ ۲۴

(۵) باز یہ نمبر سابق
قائم ہوئیں حسب
آرڈر ۹ قواعد ۳ و
۹ و ۱۳ آرڈر
۲۲ قاعدہ ۹

نمبر

نمبر

نام و پتہ و نمبر
مسدود

نام و پتہ و نمبر
مسدود

[مسدود]

۵

۳

۲

